تازہ ترین خبروں کیلئے وزٹ کریں www.dailyhimmat.com.pk

اللہ ہی ہے جو عقل شعور اور ہمت عطا کرتا ہے (حدیث)

ABC CERTIFIED
کوئٹہ، مستونگ، گوادر، راولپنڈی، اسلام آباد اور چکوال سے شائع ہونیوالا کثیر الاشاعت روزنامہ
فون نمبر : 2834643
فیکس نمبر : 2827323

DAILY HIMMAT QUETTA

بانی زمرد حسین (مرحوم)

روزنامہ ہمت کوئٹہ

چیف ایڈیٹر: نادر حسین زمرد

جلد نمبر 25 | بدھ 26 اگست 2026ء | 12 ربیع الاول 1448ھ | قیمت 7 روپے | شمارہ نمبر 316

فیلڈ مارشل کا دورہ کامیاب، نتائج جلد سامنے آنا شروع ہو جائینگے، ایران

پاکستانی حکام کی ملاقاتیں خوشگوار اور مثبت ماحول میں ہوئیں، ایرانی قیادت نے مذاکرات، کشیدگی میں کمی اور تنازع کے پرامن حل میں سہولت کاری کیلئے مخلصانہ کوششوں کو سراہا

فیلڈ مارشل عاصم منیر کی ایرانی صدر و دیگر حکام سے ملاقاتوں میں ایران امریکا تنازع، مشرق وسطیٰ میں کشیدگی میں کمی، آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے کے اقدامات کے طریقہ کار پر تبادلہ خیال

تہران (این این آئی) ایران نے فیلڈ مارشل عاصم منیر کا دورہ ایران انتہائی مثبت قرار دے دیا۔ ایران کے صدر مسعود پزشکیان کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا کہ فیلڈ مارشل عاصم منیر کے دورے میں اہم سفارتی کامیابیاں حاصل ہوئیں، فیلڈ مارشل کے دورے کے نتائج جلد ہی سامنے آنا شروع ہو جائیں گے۔ ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی کا بھی کہنا ہے کہ اعلیٰ ایرانی عہدے داروں سے پاکستانی حکام کی ملاقاتیں انتہائی خوشگوار اور مثبت

بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، وزیراعظم شہباز شریف سے پرنس منصور بن محمد کی قیادت میں وفد ملاقات کر رہا ہے

قومی اسمبلی میں عید میلاد النبیؐ کو شایان شان طریقے سے منانے کی حامل قرارداد منظور

اسلام آباد (این این آئی) قومی اسمبلی نے عید میلاد النبی ﷺ کو شایان شان طریقے سے منانے اور نبی

بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

منگی ڈیم پمپنگ حملہ، انکوائری کمیشن کا معلومات جمع کرانے کی تاریخ میں توسیع

تاریخ 26-8-28 کو بڑھا کر 03.09.2026 دفتری اوقات تک کر دیا گیا ہے

کوئٹہ (خ ن) ضلع زیارت میں منگی ڈیم پمپنگ اسٹیشن پر دہشت گرد حملے اور پولیس اہلکاروں کی قیمتی جانوں کے المناک نقصان کے حوالے سے عدالتی

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اپوزیشن عدم اعتماد لائے گی تو سہولت فراہم کریں گے، اسپیکر قومی اسمبلی

اسپیکر کی ذمے داری نہیں کہ ایوان کا کورم مکمل کرے، کورم مکمل کرنا حکومت اور اپوزیشن دونوں کی ذمے داری ہے

اپوزیشن نے پارلیمنٹ میں قانون سازی سے متعلق اتحاد کیا ہے جو اچھی چیز ہے، زیتون کا پودا لگانے کے بعد گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے کہا ہے کہ وزیراعظم یا اسپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک لانا اپوزیشن کا حق ہے، اگر اپوزیشن عدم اعتماد کی تحریک لائے گی تو اسے سہولت فراہم کریں گے۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں زیتون کا پودا لگانے کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سردار ایاز صادق نے کہا کہ اسپیکر کی ذمے داری نہیں کہ ایوان کا کورم مکمل کرے، کورم مکمل کرنا حکومت

بقیہ 5 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

شہباز شریف 31 اگست کو کرغزستان کے تین روزہ دورے پر روانہ ہوں گے

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف

بقیہ 6 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ایمرجنسی رسپانس کمیٹی کا اجلاس، مون سون صورتحال اور قومی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا

متعلقہ اداروں نے سیلابی صورتحال، نقصانات اور جاری ریسکیو و ریلیف اقدامات پر بریفنگ دی

اسلام آباد (این این آئی) ایمرجنسی رسپانس کمیٹی کے

بقیہ 7 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

سعودی عرب کے وزیراعظم سے وفد کی ملاقات، رئیل اسٹیٹ اور دیگر شعبوں میں سرمایہ کاری پر بات چیت

پاکستان سعودی عرب سے اقتصادی تعلقات کو اسٹریٹجک اقتصادی شراکت داری میں بدلنے کا خواہاں ہے، شہباز شریف

سعودی سرمایہ کاروں کی پاکستان میں زراعت، توانائی، شاہراہوں، ایئرپورٹس اور بجلی کی تقسیم کے شعبوں میں دلچسپی

اسلام آباد (آن لائن) وزیراعظم محمد شہباز شریف سے سعودی پاک مشترکہ بزنس کونسل کے چیئرمین شہزادہ منصور بن محمد آل سعود کی قیادت میں اعلیٰ سطح کے سعودی کاروباری وفد نے وزیراعظم ہاؤس میں ملاقات کی، جس میں پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان اقتصادی تعاون، سرمایہ کاری کے فروغ اور مختلف شعبوں میں دو طرفہ کاروباری روابط مزید مستحکم کرنے کے امکانات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا

بقیہ 4 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

نبی کریمؐ کی ولادت پوری انسانیت کیلئے عظیم نعمت ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

نبی کریم ﷺ نے معاشرے کے کمزور طبقات، یتیموں، مسکینوں، خواتین اور ضرورت مندوں کے حقوق کے تحفظ پر خصوصی زور دیا نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ ہمارے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

بلوچستان بھر میں 12 ربیع الاول کا جشن عقیدت واحترام سے منایا جائے گا، سیکیورٹی پلان نافذ، کوئٹہ سمیت متعدد اضلاع میں موبائل وانٹرنیٹ سروس بند رہے گی، سریاب روڈ سے مرکزی جلوس کا میزان چوک پر اختتام ہوگا

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے عید میلاد النبی ﷺ کے بابرکت موقع پر پوری قوم اور بالخصوص اہل بلوچستان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لیے محبت، اخوت، برداشت، عدل، مساوات، رواداری اور انسانیت کی خدمت کا کامل نمونہ ہے۔ اپنے پیغام میں وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ عید

بقیہ 8 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی بلوچستان ریونیو اتھارٹی کے نو منتخب افسران سے خطاب کر رہے ہیں

نئے صوبوں کے قیام کا وقت مناسب نہیں، متحدہ اپوزیشن کا پہلا اجلاس

منظم و موثر کردار ادا کرنے کا فیصلہ

آئین سے متصادم قانون سازی کے خاتمے کے لیے آئینی اور پارلیمانی ذرائع استعمال کیے جائیں گے، مشترکہ موقف اختیار کیا جائے گا

اجلاس میں افغانستان اور وسطی ایشیا کے ساتھ تجارت بحال کرنے، سرحدی تجارت کو فروغ دینے اور تجارتی راستے فعال کرنے کا مطالبہ

اسلام آباد (این این آئی) متحدہ اپوزیشن نے منظم و موثر کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ متحدہ اپوزیشن

بقیہ 14 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

فیلڈ مارشل عاصم منیر کا دورہ ایران، عالمی میڈیا پر بھرپور کوریج

پاکستان کی سفارتی کوششیں خطے میں کشیدگی کم کرنے اور امن کی راہ ہموار کرنے کے لیے اہم قرار

راولپنڈی (آن لائن) ایران اور امریکا کے درمیان

بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بانی پی ٹی آئی کو اسپتال منتقل کرنے کا پلان آخری لمحے میں تبدیل کیا گیا، بیرسٹر گوہر

ہماری کوششوں پر پانی ڈال دیا گیا، بانی پی ٹی آئی کا شفا انٹرنیشنل اسپتال میں علاج ہو جاتا تو بہت اچھا ہوتا

اسلام آباد (آن لائن) چیئرمین پاکستان تحریک

بقیہ 10 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

قزاقوں کو تاوان دینے کی بات نہیں مانی جا سکتی، اسحاق ڈار

پاکستانیوں کی رہائی کے لیے کوششیں کر رہے ہیں، تفصیلات نہیں بتائی جا سکتیں، کوشش ہے ملاحوں کو چھڑایا جائے

مغویوں کو تاوان دے کر نہیں چھڑوا سکتے، قزاقوں کو اس طرح پیسے ملنے شروع ہو گئے تو وہ یہی کام جاری رکھیں گے، گفتگو

لندن (این این آئی) نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے واضح کیا ہے کہ قزاقوں کی

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

تیاریاں مکمل، عید میلاد النبیؐ (آج) مذہبی عقیدت واحترام سے منائی جائے گی

ہر طرف چراغاں، مساجد کو سبز جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے سجا دیا گیا، سیکیورٹی کے سخت انتظامات

اسلام آباد، لاہور (این این آئی) ملک بھر میں عید

بقیہ 15 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بھارت نے سندھ طاس معاہدے کو التوا میں رکھا، احسن اقبال

نیویارک (این این آئی) وفاقی وزیر منصوبہ بندی،

بقیہ 48 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان ریونیو اتھارٹی میں 19 افسران کو میرٹ کی بنیاد پر تقرر نامے جاری

سرکاری ملازمتوں میں فروخت اور سفارش کا خاتمہ کر دیا، میرٹ کی حکمرانی قائم ہے، وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان ریونیو اتھارٹی میں بارہ

بقیہ 47 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

جنگوں کا کروڑوں ڈالر بیرون ملک بھیجنے کا انکشاف

اسلام آباد (این این آئی) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کے

بقیہ 12 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

روس، یوکرین سفارت کاری کی طرف واپس آئیں، پاکستان

شہریوں، انسانی ہمدردی کے کارکنوں اور شہری بنیادی ڈھانچے کا تحفظ بنیادی ذمہ داری ہے

نیویارک (این این آئی) پاکستان نے اقوام متحدہ کی

بقیہ 13 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، وزیر داخلہ محسن نقوی سے امریکی ناظم الامور عشائی بیکر ملاقات کر رہی ہیں

اسحاق ڈار سے ترک ہم منصب کا ٹیلیفونک رابطہ، علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار اور ترکیہ کے وزیر خارجہ

بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ڈیجیٹل مالیاتی انفراسٹرکچر کے فروغ کے وسیع مواقع موجود ہیں، بلال ثاقب

موثر ریگولیٹری نظام سے سرمایہ کاری کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، سلک روڈ فنانس ٹیکنالوجی فورم سے خطاب

تاشقند (این این آئی) وزیر مملکت اور پاکستان ورچوئل اسٹس ریگولیٹری اتھارٹی (پی وی اے آر اے) کے چیئرمین بلال بن ثاقب نے کہا ہے کہ

بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

عمان کے ساحل کے قریب آئل ٹینکر پر حملہ، جہاز ناکارہ ہو گیا

مسقط (این این آئی) عمان کے ساحل کے قریب آئل ٹینکر پر پروجیکٹائل سے حملہ ہوا ہے، جس سے

بقیہ 19 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

جان بچانے والی ادویات کی قیمتیں مقرر ہی نہیں کی جاتیں، وزیر صحت

ادویات میں استعمال ہونے والا خام مال باہر سے منگوایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے قیمتیں برقرار نہیں رکھی جا سکتیں

اسلام آباد (آن لائن) وفاقی وزیر صحت مصطفیٰ کمال نے ایوان بالا کو بتایا ہے کہ ادویات کی قیمتوں کا تعین 6 رکنی کمیٹی کرتی ہے، جس کی منظوری وفاقی کابینہ دیتی

بقیہ 18 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد، وفاقی وزیر پٹرولیم علی پرویز ملک پٹرولیم کے اسٹریٹجک ذخائر کے قیام سے متعلق امور کے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

ایران سے مذاکرات میں پیشرفت، ملاقاتیں نتیجہ خیز رہیں، محسن نقوی

پیش رفت مستقبل میں مزید مثبت اقدامات کی راہ ہموار کرے گی اور خطے میں دیرپا امن کے قیام میں مددگار ثابت ہوگی

ہماری گفتگو کا محور ایران اور امریکا کے درمیان تنازع، مشرق وسطیٰ میں کشیدگی اور آئندہ کا لائحہ عمل تھا، وفاقی وزیر داخلہ

اسلام آباد (این این آئی) وزیر داخلہ محسن نقوی نے دورہ ایران میں اہم پیشرفت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کی ایران

بقیہ 25 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

حکومت کو خطرہ نہیں، مدت پوری کرے گی، طارق فضل

پتا تھا کہ بانی پی ٹی آئی کو شفا انٹرنیشنل کے بجائے پمز منتقل کریں گے تو میڈیا پر بہت شور ہوگا

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے

بقیہ 22 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بدخشان جھڑپوں میں پاک فوج کی موجودگی کا دعویٰ بے بنیاد

اسلام آباد (آن لائن) وزارت اطلاعات و نشریات نے افغان طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کی جانب سے پاکستان کے خلاف عائد کیے گئے الزامات کو گمراہ کن، من گھڑت اور بے بنیاد

بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیر داخلہ کی سراناں میں مزدوروں کے قتل کی مذمت، لواحقین سے تعزیت کا اظہار

بے گناہ مزدوروں پر بزدلانہ حملہ روزگار کے مواقع روکنے کی ناپاک سازش ہے، محسن نقوی

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے بلوچستان کے علاقے سراناں میں 5 مزدوروں کے بہیمانہ قتل کی پرزور مذمت کرتے ہوئے مقتولین کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ اپنے ایک بیان میں وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ بے گناہ محنت کشوں کو نشانہ بنانا درندگی کی انتہا ہے، فتنہ الہندوستان کے دہشت گرد بوکھلاہٹ کا

بقیہ 21 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

اسٹریٹجک پٹرولیم ذخائر کی تیاری، ووڈ میک کینزی نے فیزیبلٹی اسٹڈی کا ٹینڈر جیت لیا

اسٹیک ہولڈرز فیزیبلٹی اسٹڈی کی تیاری کے دوران ووڈ میک کینزی سے مکمل تعاون کریں، وزیر پٹرولیم

اسلام آباد (آن لائن) وفاقی وزیر پٹرولیم علی پرویز

بقیہ 23 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بانی پی ٹی آئی کی بشریٰ بی بی سے بھی ملاقات کرا دی گئی

جیل کانفرنس روم میں دونوں 35 منٹ تک ایک دوسرے کے ساتھ رہے، خیریت دریافت کی

راولپنڈی (آن لائن) بانی پی ٹی آئی کی بشریٰ بی بی سے بھی ملاقات کرا دی گئی۔ میاں بیوی کی ملاقات جیل کانفرنس روم میں کرائی گئی۔ جیل ذرائع کے

بقیہ 26 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

پاکستان، بیلاروس کے درمیان سائنسی و تکنیکی تعاون کو مزید فروغ دینے پر اتفاق

پاکستان اور بیلاروس کے درمیان مشترکہ سائنسی و تحقیقی منصوبوں پر عملدرآمد تیز کیا جائے گا، خالد مگسی

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی خالد حسین مگسی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بیلاروس کے درمیان مشترکہ سائنسی و تحقیقی منصوبوں

بقیہ 27 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

قومی اسمبلی اجلاس، اراکین کا لوڈشیڈنگ کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے جامع اقدامات کا مطالبہ

پرائیویٹ ممبرز ڈے کو نکتہ ہائے اعتراض کیلئے مختص کرنے پر اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لیا جائے، عالیہ کامران

اسلام آباد (این این آئی) قومی اسمبلی کے اراکین

بقیہ 29 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

بابر یوسفزئی کی اہل سنت کے جید علمائے کرام اور جلوس کے منتظمین سے ملاقات

جلوس کے انتظامات، سیکیورٹی اقدامات، امن وامان کی صورتحال اور دیگر انتظامی امور کا تفصیلی جائزہ

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

ریاست اور بلوچستان کے لوگوں میں عدم اعتماد ہے، لشکری رئیسانی

بلوچستان کو دہائیوں سے اس کے قومی حقوق اور سیاسی جمہوری عمل سے محروم رکھا گیا ہے

کوئٹہ (آن لائن) سینئر سیاست دان و سابق سینیٹر

بقیہ 44 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

پی این ایس سی اور کراچی شپ یارڈ کی جدید کاری، بحری معیشت میں پیش رفت

ٹاسک فورس کے تحت اصلاحاتی اقدامات تیز، جہاز سازی اور قومی شپنگ کی صلاحیت بڑھانے پر توجہ

اسلام آباد (آن لائن) پاکستان کے بحری شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور قومی شپنگ و جہاز سازی کی صلاحیت بحال کرنے کے لیے وزیراعظم

بقیہ 40 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

پاکستان کی پنک سالٹ کی برآمدات 3 کروڑ 60 لاکھ ڈالر تک پہنچ گئیں

حکومت مصنوعات کی پہچان اور ویلیو ایڈیشن کو مضبوط بنانے کیلئے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان کی پنک سالٹ کی برآمدات مالی سال 2026 میں بڑھ کر 3 کروڑ 60 لاکھ ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ برآمدی حجم ایک لاکھ 48 ہزار ٹن سے تجاوز کر گیا۔ دستیاب سرکاری دستاویزات کے مطابق پاکستان کو

بقیہ 41 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم احمد کھوسہ صوبے میں جاری فیڈرل پروجیکٹس پر پیشرفت کے حوالے سے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

کرسچن میرج اینڈ ڈائیورس بل سمیت اقلیتوں سے متعلق امور پر مشاورت جاری رکھنے پر اتفاق

نیشنل لابنگ ڈیلیگیشن کی وزیر انسانی حقوق سے ملاقات، تعلیم، صحت، روزگار میں مساوی مواقع اور امتیازی سلوک کے خاتمے پر گفتگو

حکومت اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور فروغ کے لیے نمائندگان کیساتھ مشاورت سے قانونی و پالیسی امور پر کام جاری رکھے گی، اعظم نذیر

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر برائے انسانی حقوق سینیٹر اعظم نذیر تارڑ نے کہا ہے کہ حکومت اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور فروغ کے لیے متعلقہ برادریوں کے نمائندگان کے ساتھ مشاورت سے قانونی و پالیسی امور پر کام جاری رکھے گی۔ انہوں نے یہ بات نیشنل لابنگ ڈیلیگیشن برائے اقلیتی حقوق کے وفد سے ملاقات کے دوران کہی۔ ملاقات میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ، کرسچن

بقیہ 10 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

حضرت محمد ﷺ کی ولادت پوری انسانیت کیلئے عظیم نعمت ہے' ظہور بلیدی

حضور اکرم ﷺ کی پوری زندگی ہمارے لیے محبت، امن، بھائی چارے کا عملی نمونہ ہے

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر میر ظہور بلیدی نے 12 ربیع الاول، عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر پوری امت مسلمہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ولادت باسعادت پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی پوری زندگی ہمارے لیے محبت، امن، بھائی چارے، برداشت، عدل و

بقیہ 11 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم گرم اور خشک رہے گا، محکمہ موسمیات

کوئٹہ (یو این اے) محکمہ موسمیات کے مطابق بلوچستان کے بیشتر اضلاع میں موسم گرم اور خشک رہنے کا امکان ہے، جبکہ مختلف علاقوں کا درجہ حرارت بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق کوئٹہ میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35،

بقیہ 12 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

جھل مگسی کے علاقے گیس سلنڈر پھٹنے سے 5 افراد زخمی ہوگئے

کوئٹہ (آن لائن) جھل مگسی کے علاقے گیس سلنڈر پھٹنے سے 5 افراد زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز جھل مگسی کے علاقے میں دکان پر گیس سلنڈر پھٹنے سے 5 افراد زخمی ہوگئے دھماکے سے دکان کو شدید نقصان پہنچا زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

بولان، سونا خان میں سیلابی ریلے نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی

بھاگ (آن لائن) ضلع بولان کے علاقے تحصیل بھاگ کے گاؤں سونا خان میں ندی نالوں سے آنے والے سیلابی ریلے نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی۔ سیلابی پانی گھروں میں داخل ہونے سے درجنوں مکانات متاثر ہوئے اور کئی گھر مکمل طور پر

بقیہ 13 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

عمران اللہ خان ایک باوقار، مدبر، شخصیت کے مالک تھے' نور محمد دمڑ

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر کوالٹی مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ و چیئرمین بلوچستان فوڈ اتھارٹی حاجی نور محمد دمڑ

بقیہ 14 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

پارلیمانی سیکرٹری میر برکت رند سے پارلیمانی سیکرٹری محمد خان لہڑی ملاقات کر رہے ہیں

عید میلاد النبی ﷺ رحمت، محبت کا پیغام ہے، سردار عبید اللہ گورگیج

عید میلاد النبی ﷺ ہمیں انسانیت کی خدمت اور اتحاد و اتفاق کا درس دیتی ہے، رکن بلوچستان اسمبلی

کوئٹہ (یو این اے) رکن بلوچستان اسمبلی حلقہ پی بی 44 اور پیپلز پارٹی کے رہنما سردار عبید اللہ گورگیج نے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں عالم اسلام بالخصوص اہل بلوچستان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ولادت باسعادت پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور رحمت ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لیے امن، محبت، برداشت، بھائی چارے، عدل و انصاف اور انسانیت کی خدمت کا عملی نمونہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ ہمیں اس عہد کی تجدید کا موقع فراہم کرتی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں اور

بقیہ 17 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

فضائی کرایے کم اور بجلی کی لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کیا جائے، جمال شاہ کاکڑ

بقیہ 18 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

امریکی عوام میں ایران جنگ کی حمایت میں نمایاں کمی، ٹرمپ کی مقبولیت کم ترین سطح پر

بقیہ 19 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

پشین سرانان میں 5 مزدوروں کے قتل پر بلوچستان لیبر فیڈریشن کا اظہار تعزیت

بقیہ 15 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے' کوہیار ڈومکی

بقیہ 16 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

نبی کریم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں' جان جمالی

حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ولادت باسعادت پوری انسانیت کیلئے عظیم نعمت اور اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے

اوستہ محمد (این این آئی) سابق وزیراعلیٰ بلوچستان میر جان محمد خان جمالی نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ولادت باسعادت پوری انسانیت کے لیے عظیم نعمت اور اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے۔ آپ کی آمد سے دنیا کو امن، محبت، اخوت، عدل و انصاف اور انسانیت کا درس ملا۔ میر جان محمد خان جمالی نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ جشن عید میلاد النبی کے موقع پر نبی کریم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو اپنی

بقیہ 4 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کی زیر صدارت پولیو کمپین کے حوالے سے اہم اجلاس

پولیو کا مکمل خاتمہ مشترکہ ذمہ داری ہے مہم کو کامیاب بنانے کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں، مہر اللہ بادینی

کوئٹہ (خ ن) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ ایسٹ مہر اللہ بادینی کی زیر صدارت ایف آئی پی وی/او پی وی پولیو کمپین کے حوالے سے اہم ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں 31 اگست سے شروع ہونے والی پولیو مہم کے دوران اسکولوں اور مدارس میں بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے اور ویکسین پلانے کے حوالے سے انتظامات اور حکمت عملی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں سرکاری و نجی اسکولوں اور مدارس میں پولیو مہم کے مؤثر انعقاد کے لیے جامع پلان مرتب کیا گیا، جبکہ پولیو ٹیموں کے ساتھ محکمہ تعلیم، مدارس اور نجی تعلیمی اداروں کے نمائندوں کے

بقیہ 5 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بیگناہ مزدوروں کا خون کسی صورت رائیگاں نہیں جائیگا' عبدالرحمن کھیتران

واقعے میں ملوث عناصر کو ہر صورت قانون کے کٹہرے میں لایا جائے، سابق صوبائی وزیر و رکن اسمبلی

کوئٹہ (این این آئی) سابق صوبائی وزیر و رکن بلوچستان اسمبلی سردار عبدالرحمن کھیتران نے ضلع پشین کے علاقے سرانان میں نہتے مزدوروں کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ محنت کشوں کو نشانہ بنانا بزدلانہ اور انسانیت سوز اقدام ہے۔ بے گناہ مزدوروں کا خون کسی صورت رائیگاں نہیں جانا چاہیے اور واقعے میں ملوث عناصر کو ہر صورت قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ سردار عبدالرحمن کھیتران نے کہا کہ مزدور طبقہ اپنی محنت اور پسینے

بقیہ 6 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

مزدوروں پر دہشتگرد حملے کی مذمت کرتے ہیں' امیر حمزہ زہری

محنت کش مزدوروں کو نشانہ بنانا سفاکیت اور انسان دشمنی کا ثبوت ہے، صوبائی مشیر

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے پشین کے علاقے سرانان بازار میں مزدوروں پر دہشتگرد حملے ... ہے صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری نے کہا کہ بلوچستان کی تعمیر و ترقی میں مصروف محنت کش مزدوروں کو نشانہ بنانا

بقیہ 7 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

12 ربیع الاول انتہائی بابرکت اور خوشی کا دن ہے' فیصل جمالی

نبی کریم کی پوری حیات مبارکہ انسانیت کے لیے عملی نمونہ ہے، صوبائی وزیر

بقیہ 8 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بولان، سیرت النبی ﷺ پوری انسانیت کیلئے مکمل ضابطہ حیات ہے، فرید رئیسانی

نبی کریم نے جہالت و ظلم کا خاتمہ کر کے مساوات، عدل اور احترام انسانیت کا درس دیا

بقیہ 9 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان یونین آف جرنلسٹس کا اجلاس، 28 اگست کو یوم شہدائے صحافت منایا جائیگا

شہدائے صحافت کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، کوئٹہ پریس کلب میں یادگاری سیمینار کا انعقاد ہوگا

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان یونین آف جرنلسٹس کے ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس صدر بی یو جے منظور احمد رند کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں بی یو جے کے سینئر نائب صدر فرید اللہ خان، جنرل سیکرٹری شاہ حسین ترین، سیکرٹری فنانس عصمت امان سالانی، ممبران ایگزیکٹو کونسل سلیم شاہد، شہزادہ ذوالفقار، رضا الرحمان، غلام مرتضیٰ زہری، عامر محمد خان نے شرکت

بقیہ 1 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

سرانان واقعہ میں زخمی شخص زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا، ہلاکتوں کی تعداد 6 ہوگئیں

کوئٹہ (آن لائن) سرانان واقعہ میں زخمی ہونے والا شخص ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا ہلاکتوں کی تعداد 6 ہوگئیں۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز سرانان کے علاقے میں نامعلوم

بقیہ 2 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

قلات، مسلح افراد کا ٹرکوں کے قافلے پر حملہ، 6 گاڑیوں کو نقصان

سیکیورٹی فورسز نے موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے لیا، واقعے میں جانی نقصان سے بچاؤ

قلات (یو این اے) قلات کے قریب مسلح افراد نے ٹرکوں کے ایک قافلے پر فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں 6 ٹرکوں کو شدید نقصان پہنچنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ٹرانسپورٹرز ذرائع کے مطابق واقعے کی اطلاع ملتے ہی سیکیورٹی فورسز کی بھاری نفری فوری طور پر موقع پر پہنچ گئی اور علاقے کا محاصرہ کر کے صورتحال کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ خوش قسمتی سے حملے کے نتیجے میں تاحال کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع سامنے نہیں آئی ہے۔

مستونگ، شیخ زید ہسپتال کے قریب فائرنگ 2 افراد قتل

کوئٹہ (آن لائن) کوئٹہ علاقے مستونگ روڈ پر شیخ زید ہسپتال کے قریب نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے 2 افراد کو قتل کر دیا نعشیں ہسپتال منتقل کر دی گئیں۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ شب مستونگ روڈ شیخ زید ہسپتال کے قریب نامعلوم افراد نے

بقیہ 3 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی بلوچستان ریونیو اتھارٹی کے نوتعینات افسران کو تقرر نامہ دے رہے ہیں

10 ارب ڈالر کی سیف لائن معاملے پر ایران کی جانب سے پیشرفت نہیں ہوئی، وزیر خزانہ

بقیہ 20 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

12 ربیع الاول کی مناسبت سے پروقار نعتیہ محفل ومشاعرہ کا انعقاد

نبی کریم کی سیرت طیبہ ہمارے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے، بلوچستان رائیٹرز فورم

... مناسبت سے ایک پروقار نعتیہ محفل و مشاعرہ منعقد

بقیہ 22 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

چمن پولیس کی کارروائی، 55 منشیات کے عادی افراد گرفتار

... گرفتار افراد کو مزید علاج و بحالی کے لیے ڈرگ

بقیہ 21 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ (یو این اے) پاکستان ریلوے ورکرز یونین کوئٹہ ڈویژن کے ایک اہم وفد نے صدر شیر محمد بلوچ اور جنرل سیکرٹری محمد سلیم سرپرہ کی قیادت میں

بقیہ 26 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈیزل قیمت میں اضافہ مسترد، 15 روزہ قیمتوں کا نظام نافذ کیا جائے، پاکستان گڈز ٹرانسپورٹ اونرز

کراچی (این این آئی) آل پاکستان گڈز ٹرانسپورٹ اونرز ایسوسی ایشن کے صدر محمد اویس چوہدری ایڈووکیٹ نے ڈیزل کی قیمت میں ایک بار پھر اضافے کو مسترد کرتے ہوئے حکومت سے

بقیہ 27 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ملک میں اسمارٹ میٹرز کی تنصیب سے متعلق تفصیلات سینیٹ میں پیش

اسلام آباد (این این آئی) ملک میں اسمارٹ میٹرز کی تنصیب سے متعلق تفصیلات سینیٹ اجلاس میں پیش کر دی گئیں۔ منگل کو پریذائیڈنگ افسر شہادت اعوان کی زیر صدارت سینیٹ کا اجلاس ہوا، جس

بقیہ 28 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر بارکھان کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن گروپ کا اجلاس

بارکھان (خ ن) ڈپٹی کمشنر بارکھان سعید الرحمن کاکڑ کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن گروپ (DEG) کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر بارکھان، خزانہ آفیسر، انچارج آر ٹی

بقیہ 29 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

دالبندین، غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے کی کوشش ناکام، 13 افغان گرفتار

سرحدی علاقوں میں سیکیورٹی سخت، غیر قانونی آمدورفت اور انسانی اسمگلنگ برداشت نہیں ہوگی، سیکیورٹی حکام

دالبندین (یو این اے) دالبندین غیر قانونی سرحد عبور کرنے کی کوشش ناکام، 13 افغان شہری گرفتار سرحدی نگرانی مزید سخت، سیکیورٹی فورسز کی کارروائی میں 13 افغان شہری حراست میں کوئٹہ سیکیورٹی فورسز نے بلوچستان کے ضلع چاغی کے علاقے دالبندین میں کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے کی کوشش کرنے والے 13 افغان شہریوں کو گرفتار کر لیا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق کارروائی کے دوران مشتبہ افراد کو

بقیہ 23 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

غیر حاضر ڈاکٹرز اور اسٹاف کی غیر موجودگی برداشت نہیں' عبدالقدوس

فرائض میں غفلت برتنے والوں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی، ڈپٹی کمشنر

زیارت (خ ن) ڈپٹی کمشنر زیارت عبدالقدوس اچکزئی کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمیٹی کا اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں اسسٹنٹ کمشنر زیارت شیر شاہ غلزئی، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر محمد رفیق مستوئی، ڈی ایس ایم پی پی ایچ آئی ممتاز علی، تحصیلدار نور احمد کاکڑ، ایم ایس ڈی ایچ کیو ڈاکٹر انور مندوخیل، ایم ایس تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سنجاوی ڈاکٹر نور الباقی، اکاؤنٹس آفیسر عبدالغنی پانیزئی، ڈرگ انسپکٹر محمد عدیل، امین اللہ اور فرمان

بقیہ 24 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

دکی، ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن گروپ کا اجلاس

غیر حاضر تدریسی و غیر تدریسی عملے، فعال و بند اسکولوں اور خالی آسامیوں کی تفصیلات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا

دکی (خ ن) ڈپٹی کمشنر دکی فضل الرحمن کبدانی کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن گروپ کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں اسسٹنٹ کمشنر لونی فتح خان بنگلزئی، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر سید امیر شاہ بخاری، ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر عبدالباقی، آر ٹی ایس ایم ہیڈ محمد جمیل ناصر اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں گزشتہ DEG اجلاس کے فیصلوں پر عملدرآمد، غیر حاضر تدریسی و غیر تدریسی عملے، فیلڈ وزٹ رپورٹس، فعال و بند اسکولوں،

بقیہ 25 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈپٹی کمشنر کوئٹہ ایسٹ مہر اللہ بادینی انسداد پولیو ویکسینیشن مہم کے دوران اسکولوں اور مدارس میں بچوں کو حفاظتی قطرے پلانے کے حوالے سے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

ریلوے صرف سفری سہولت کا ذریعہ نہیں صوبوں کو جوڑنے والی قومی شناخت ہے' حنیف عباسی

مضافاتی ریلوے لائنوں کی اپگریڈیشن اور کوہاٹ سے خرلاچی تک نئی اسٹریٹجک ریلوے لائن کی تعمیر فریم ورک معاہدے کا حصہ ہے

ریلوے کی 79 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ وفاق اور صوبوں کے درمیان ریلوے کی ترقی کیلئے عملی شراکت داری سامنے آرہی، خطاب

اسلام آباد (آن لائن) وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے کہا ہے کہ پاکستان ریلوے کی 79 سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ وفاق اور چاروں صوبوں کے درمیان ریلوے کی ترقی کے لیے اس سطح کی عملی شراکت داری سامنے آ رہی ہے، جو ملکی تاریخ میں

بقیہ 39 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈھاڈر، ہندو تاجر کے گھر ڈکیتی میں ملوث 3 ملزمان گرفتار، نقدی اور موبائل برآمد

شہریوں کی جان و مال کے تحفظ پر سمجھوتہ نہیں ہوگا، جرائم پیشہ عناصر کیخلاف کارروائیاں جاری رہیں گی، پولیس

کوئٹہ (یو این اے) ڈھاڈر پولیس نے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ہندو تاجر کے گھر ڈکیتی کی واردات میں مبینہ طور پر ملوث تین ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان کے قبضے سے ایک موبائل فون اور 2 لاکھ 20 ہزار روپے نقدی برآمد ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق چند روز قبل ڈھاڈر شہر میں نامعلوم مسلح افراد

بقیہ 30 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان میں ٹرانسپورٹ کی ممکنہ معطلی، شہریوں کو سفر سے گریز کی ہدایت

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان میں سیکیورٹی کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر ٹرانسپورٹ سروسز معطل رہنے کا امکان ہے، جس کے باعث حکام نے شہریوں کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کی ہدایت کی ہے۔ مسافروں کو تاحکم ثانی مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی پریشانی سے بچنے کے لیے اپنا سفر

بقیہ 32 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سیرت پوری انسانیت کیلئے بہترین نمونہ ہے، سینیٹر شیخ بلال

موجودہ دور میں امت مسلمہ کو اتحاد، اخوت اور باہمی احترام کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے

کوئٹہ (آن لائن) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما، رکن پبلک اکاؤنٹس کمیٹی، اور سینیٹر پاکستانی و کامرس کمیٹی کے رکن سینیٹر شیخ بلال احمد خان مندوخیل نے 12 ربیع الاول کے حوالے سے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سیرت مبارکہ پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہمیں ایمان، تقویٰ، صبر،

بقیہ 31 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

کمشنر خضدار سے ڈاکٹر ارشاد احمد کی قیادت میں وفد کی ملاقات

ملاقات میں کالج کی موجودہ صورتحال اور درپیش مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا

خضدار (خ ن) کمشنر خضدار ڈویژن قادر بخش پرکانی سے جھالاوان میڈیکل کالج خضدار کے پرنسپل ڈاکٹر ارشاد احمد کی قیادت میں ایک وفد نے ملاقات کی۔ ملاقات میں کالج کی موجودہ صورتحال اور درپیش مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ پرنسپل جے ایم سی ڈاکٹر ارشاد احمد نے کمشنر خضدار ڈویژن قادر بخش پرکانی کو جھالاوان میڈیکل کالج خضدار کی تعلیمی کارکردگی اور جاری پیش رفت و طلباء کو درپیش تعلیمی اور انتظامی مسائل سے بھی آگاہ کیا۔ ڈاکٹر

بقیہ 40 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان کی بیوروکریسی میں تقرریاں و تبادلے

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کی بیوروکریسی میں تقرریاں و تبادلے۔ چیف سیکرٹری بلوچستان کے جاری کردہ اعلامیے کے مطابق کمشنر کوئٹہ شاہ زیب خان کا تبادلہ کر کے انہیں سیکرٹری پی اینڈ ای جبکہ ان کے پیش رو محمد ہاشم غلزئی کو سیکرٹری کالجز ہائیر اینڈ

بقیہ 33 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

میٹروپولیٹن کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر بشیر احمد بڑیچ پریس کانفرنس کر رہے ہیں

عوام کو معیاری طبی سہولیات کی فراہمی اولین ترجیح ہے' مرشد دشتی

بی ایچ یو اور بی ایچ یو ڈام مانیٹرنگ کا دورہ، عملے کی حاضری اور عوام کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا

حب (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے مطابق شہریوں کو صحت کے سہولیات ان کے دہلیز تک پہنچانے کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ منیجر پی پی ایچ آئی ڈاکٹر مرشد دشتی نے بی ایچ یو صبر اور بی ایچ یو ڈام کا مانیٹرنگ دورہ کیا، جہاں انہوں نے بنیادی مراکز صحت کی معمول کی سرگرمیوں، عملے کی حاضری اور عوام کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے ادویات کے اسٹاک، کولڈ چین، سروس ڈیلیوری، ڈیٹا کے معیار اور عملے کی کارکردگی کا معائنہ کیا، جبکہ طبی عملے کو مؤثر خدمات کی فراہمی مزید بہتر بنانے کے لیے

بقیہ 41 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں آزاد جموں و کشمیر میں معیار زندگی بہتر

مظفر آباد (این این آئی) آزاد کشمیر کے شہریوں نے اعداد و شمار کی روشنی میں پاکستان کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں دستیاب بنیادی سہولیات کو بہترین قرار دیدیا۔ آزاد جموں و کشمیر کے شہریوں کے مطابق یہاں پر بجلی، آٹے کے نرخ

بقیہ 34 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

حکومت یا اتھارٹی پر تنقید کرنیوالے ایوی ایشن ملازمین کیخلاف کارروائی کا فیصلہ

کسی بھی حکومتی پالیسی یا فیصلے، عوامی کارروائی یا حکومتی فیصلے پر تنقید کرنے پر بھی پابندی ہوگی

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان ایوی ایشن اتھارٹی نے ملازمین، یونین ارکان اور عہدیداروں کی وفاقی حکومت یا اتھارٹی پر تنقید کی صورت میں

بقیہ 36 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

جعفر آباد، ماں کے دودھ کی اہمیت، افادیت کے حوالے سے سیمینار کا انعقاد

ماں کا دودھ قدرت کی جانب سے نومولود بچے کے لیے بہترین تحفہ ہے کسی صورت انکار نہیں کیا جا سکتا

جعفر آباد (خ ن) جعفر آباد میں ماں کے دودھ کی اہمیت، افادیت اور نومولود بچوں کی بہتر صحت و نشوونما کے حوالے سے آگاہی سیمینار کا انعقاد کیا گیا، جس کے مہمان خصوصی ڈپٹی کمشنر جعفر آباد خالد خان تھے۔ سیمینار میں محکمہ صحت کے افسران، مختلف سرکاری محکموں کے نمائندگان، طبی ماہرین، خواتین اور شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ سیمینار کے دوران مقررین نے ماں کے دودھ کو بچے کے لیے قدرتی، مکمل اور بہترین غذا قرار دیتے ہوئے اس کے طبی فوائد اور بچوں کی جسمانی و ذہنی نشوونما میں اس کے اہم کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مقررین کا کہنا تھا کہ ماں کا دودھ بچے کو مختلف بیماریوں اور انفیکشنز سے محفوظ رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے

بقیہ 42 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

امریکا کی پاسداران انقلاب کے عہدیداروں کی معلومات پر انعام کی پیشکش

واشنگٹن (آن لائن) امریکی محکمہ خزانہ نے پاسداران انقلاب کے پانچ سینئر عہدیداروں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے پر ایک کروڑ ڈالر تک انعامات کی پیشکش کی ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ سے وابستہ ریوارڈز فار جسٹس اکاؤنٹ نے ایکس پر

بقیہ 35 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان، افغان مہاجرین کی باوقار واپسی پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا، نیشنل پارٹی

میڈیا ٹرائل میں ملوث پارٹی اراکین کو شوکاز نوٹسز جاری، تین دن میں جواب طلب

کوئٹہ (یو این اے) نیشنل پارٹی اور بی ایس او کے ترجمان نے صوبائی پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ 1979 کے بعد آنے والے تمام افغان مہاجرین کو بلا تفریق نسل و زبان ان کے وطن واپس بھیجا جائے اور ان کی جعلی شہریت و شناختی کارڈ

بقیہ 37 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ہمت کوئٹہ / مستونگ

پرنٹر و پبلشر نادر حسین زہمرہ نے روزنامہ ہمت کوئٹہ / مستونگ قلات پریس کوئٹہ سے چھپوا کر روزنامہ ہمت جیل روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔

چیف ایڈیٹر: نادر حسین زہمرہ

081 - 2005129
081 - 2011314

نیوز سیکشن: 081-2834643
فیکس آفس: 081-2827323

گوادر، محکمہ تعلیم کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقریب کا انعقاد

تقریب میں طلباء و طالبات سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی

پسنی 25 (خ ن) محکمہ تعلیم ضلع گوادر کے زیر اہتمام گورنمنٹ بوائز ہائیر سیکنڈری اسکول پسنی میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر پروقار اور روح پرور تقریب منعقد ہوئی، جس کے مہمان خاص رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمن بلوچ اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر گوادر زاہد حسین تھے۔ تقریب میں طلباء و طالبات سمیت مختلف شعبہ

بقیہ 38 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

عید میلاد النبی کے سلسلے میں لیاقت بازار میں جلوس کے استقبال کے لیے لگایا گیا گیٹ

صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ زہری سے صوبائی مشیر لیبر اینڈ مین پاور یاسر دار غلام رسول عمرانی ملاقات کر رہے ہیں

موسیٰ خیل، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کا گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کا دورہ

موسیٰ خیل (خ ن) ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر موسیٰ خیل عبداللہ جان نے گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول طور خان کا دورہ کیا اور تعلیمی سرگرمیوں کا

بقیہ 44 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ڈیرہ بگٹی، امن وامان کی صورتحال کو ہر صورت برقرار رکھا جائیگا' زوہیب الحق

ماہ ربیع الاول کے دوران تمام جلوسوں اور محافل کے لیے جامع اور مربوط سیکیورٹی پلان تشکیل دیا گیا ہے

ساتھ ڈیرہ بگٹی/سوئی (خ ن) ڈپٹی کمشنر ساتھ ڈیرہ بگٹی زوہیب الحق کی زیر صدارت تحصیل سوئی میں ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس کوآرڈی نیشن کمیٹی (DICC) کا اجلاس منعقد ہوا، جبکہ ساتھ ڈیرہ بگٹی میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت

بقیہ 43 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

ہرنائی، عبدالحفیظ جھکرانی کا شہر کے مختلف حساس اور اہم مقامات کا دورہ

ہرنائی (خ ن) ضلع ہرنائی میں امن و امان کی فضا کو بحال رکھنے اور شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ایس پی پولیس ہرنائی انجینئر عبدالحفیظ جھکرانی نے رات کے وقت شہر کے مختلف حساس اور اہم

بقیہ 45 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اوتھل، ڈپٹی کمشنر حمیرا بلوچ کی ہدایت پر سوشل ویلفیئر آفس میں شجرکاری مہم کا آغاز

درخت ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لیے ضروری ہیں، شہری پودے لگا کر حفاظت یقینی بنائیں، عبدالصمد رونجھو

اوتھل (یو این اے) ڈپٹی کمشنر لسبیلہ حمیرا بلوچ کی خصوصی ہدایت پر ضلع لسبیلہ میں شجرکاری مہم کے سلسلے میں سوشل ویلفیئر آفس اوتھل کے احاطے میں پودے لگا کر باقاعدہ شجرکاری مہم کا آغاز کر دیا گیا۔ اس موقع پر سوشل ویلفیئر آفیسر اوتھل عبدالصمد رونجھو اور عقیل احمد قمر نے پودے لگائے۔ شجرکاری کے موقع پر حوالدار عبدالغنی خاخیلی بھی موجود

بقیہ 46 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

بلوچستان ریونیو اتھارٹی میں میرٹ پر بھرتیاں کی گئیں، عبداللہ خان

اتھارٹی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باصلاحیت انسانی وسائل کی شمولیت سے ٹیکس وصولی کے نظام کو مزید مؤثر، جدید اور شفاف بنانے میں مدد ملے گی

حکومت بلوچستان کی واضح پالیسی ہے کہ سرکاری ملازمتیں صرف میرٹ اور شفاف طریقہ کار کے تحت اہل امیدواروں کو فراہم کی جائیں

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان ریونیو اتھارٹی کے چیئرپرسن عبداللہ خان نورزئی نے کہا ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے تحت بلوچستان ریونیو اتھارٹی میں بھرتیوں اور تعیناتیوں کا عمل مکمل طور پر میرٹ، شفافیت اور انصاف کے اصولوں کے

بقیہ 47 صفحہ نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

اہم ٹیلی فون نمبر

ہسپتال

پی ایم سی ایچ	9202617	فاطمہ جناح ٹی بی سینوٹوریم	2853618
بولان اسپتال ایمرجنسی	2836820	چلڈرن اسپتال	2823705
سول اسپتال ایمرجنسی	9202017	مائیکل شہید ٹرسٹ	2828383-2824875
عبدالستار ایدھی	2830832	پاکستان جنرل اسپتال	2842295-284[illegible]
سینٹر	2830861-115	جیلانی اسپتال	2447183
کرسچن اسپتال	2842697	ایس آر ٹی پی	2850362
فیڈرل میڈیکل سنٹر	9211636	شعبہ حادثہ سول اسپتال ایمرجنسی	137
ہیلپر آئی اسپتال	9211087	بی ایم سی اسپتال	2823618-28[illegible]
ریلوے اسپتال	9211078	فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سنٹر	664461
لیڈی ڈفرن اسپتال	2836532	مولانا محمد عمر فاؤنڈیشن	0812837296

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی ایکسچینج	9202626	لا کالج	2843053
ریڈیو پاکستان	9202393	نادرا	452028
پریس کلب	7 2821731	[illegible]	9021409-111-111
گیس لیکیج	119	انکوائری	1217
[illegible] بورڈ	9202791--9202771	شکایات	1218

مستونگ کے اہم ٹیلی فون نمبرز

سول اسپتال 895438	ڈی سی آفس	895453
گرڈ اسٹیشن	895402	واپڈا آفس
895034	ڈسٹرکٹ ناظم	895797
ڈی پی او آفس	895450	جوڈیشل مجسٹریٹ
895888	اسپیشل برانچ	897115
ڈی ایس پی آفس	895009	حبیب بینک
پولیس لائن 895719	سیشن جج 895457	895452
895410	پائلٹ سیکنڈری سکول	☆☆☆☆

شکر گوٹھ وندر میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کی روح پرور محفل کا منظر علماء کرام کے خطابات، نعت خوانی، صلوۃ و سلام اور لنگر کی تقسیم نے محفل کو یادگار بنادیا

چمن ڈگری کالج کے پرنسپل کے حوالے سے شکایات کا نوٹس لیا جائے، جمعیت نظریاتی

میرٹ بدانتظامی، غیر حاضری، اختیارات کے ناجائز استعمال اور مالی بےضابطگیوں کے الزامات ہیں

کوئٹہ (آن لائن) جمعیت علماء اسلام نظریاتی بلوچستان نے وزیر اعلیٰ بلوچستان، چیف سیکرٹری بلوچستان، ڈی جی نیب، ڈائریکٹر اینٹی کرپشن، وزیر تعلیم اور سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن بلوچستان سے اپیل کی ہے کہ ضلع چمن کے ڈگری کالج چمن کے پرنسپل کے حوالے سے عوام کی سنجیدہ شکایات اور تحفظات کے پیش نظر [illegible] ان شکایات میں میرٹ بدانتظامی، غیر حاضری، اختیارات کے ناجائز استعمال اور مالی بےضابطگیوں کے الزامات شامل ہیں [illegible] ادارے میں شفافیت اور جوابدہی یقینی بنائی جائے [illegible]

بلوچستان سمیت سندھ کے متعدد ٹرینیں بند ہیں، میر محمد مینگل

سبی (آن لائن) [illegible] STEs اور گارڈز کو ڈرائیوروں کے برابر ماتحتی دیا جا رہا۔

کوہلو، ماوند میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری، روڈ کی تعمیر سے آمد و رفت آسان ہوگی

عوام کو پینے کے پانی کی بہتری کے لیے ڈیموں کی تعمیر کے لیے فنڈز دیے جائیں، حاجی عبداللہ مری

کوہلو (یو این اے) بلوچستان کے ضلع کوہلو کی تحصیل ماوند [illegible] میں سڑکوں کی تعمیر و بہتری کا سلسلہ جاری ہے۔ تفصیلات کے مطابق تحصیل ماوند میں سڑکوں کی تعمیر سے علاقے میں آمد و رفت کی سہولیات میں بہتری آنے کی امید ہے۔ مقامی آبادی نے ترقیاتی منصوبوں پر کام شروع ہونے پر حکومت بلوچستان اور متعلقہ محکمہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ اس موقع پر قبائلی رہنما حاجی عبداللہ مری نے میڈیا کے نمائندوں سے [illegible] کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور زراعت و روزمرہ زندگی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی عوامی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ماوند میں ڈیموں کی تعمیر کے لیے بھی فنڈز فراہم کریں گے تاکہ علاقے میں پانی کے مسئلے پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ زراعت کو بھی فروغ دیا جاسکے۔

کوئٹہ، بلوچستان ریفارمز سوشل نیٹ، فیاض حسن سجاد ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ہیلپرز پبلک سکول اینڈ کالج گرلز کیمپس میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے موقع پر مولانا محمد احمد خان، ارشاد محمد اکبر ساسولی اور دیگر سرٹیفکیٹ تقسیم کر رہے ہیں

صحبت پور میں کھاد کی غیر قانونی ترسیل جاری، انتظامیہ کی اقدامات صرف فوٹو سیشن تک محدود

صحبت پور (یو این اے) صحبت پور محکمہ زراعت کے احکام ہوا کی نظر کھاد کی ترسیل جاری محکمہ زراعت کے افسران اور ضلعی انتظامیہ فوٹو تک محدود رکشوں ٹرکوں ٹریکٹر ٹرالی پر کھاد کی ترسیل ضلع بھر میں جاری۔ رپورٹ کے مطابق حکومت بلوچستان محکمہ زراعت کے احکامات کے مطابق یوریا کھاد کی نقل و حمل پر پابندی کے احکامات صحبت پور ضلع ہیڈ کوارٹر سمیت تحصیل پنجور سہجی تحصیل مانجھی پور تحصیل حیردین۔ تحصیل فرید آباد تحصیل جیا خان کے علاقوں میں کھاد کی ترسیل جاری ہے تمام چھوٹے بڑے کسانوں کو یوریا کھاد خفیہ راستوں سے ترسیل جاری ہے حکومت بلوچستان محکمہ زراعت کے تمام احکامات صحبت پور کی مقامی انتظامیہ۔ محکمہ زراعت کے افسران فوٹو سیشن تک محدود ہے رکشہ کے ذریعے اور ٹرکوں کے ٹریکٹر ٹرالی کے ذریعے خفیہ راستوں سے ترسیل جاری ہے۔ سیاسی سماجی حلقوں نے حکام سے اپیل کی ہے اپنے احکامات کی تکمیل کے لیے صحبت پور اچھی ساکھ رکھنے والے زراعت افسر کو تعینات کیا جائے۔

12 ربیع الاول تاریخ انسانیت کا بابرکت دن ہے، محمد یعقوب کھوسہ

معاشرے میں امن، بھائی چارے اور اتحاد کے فروغ کے لیے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا ناگزیر ہے، بی این پی رہنما

[illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible] فرمایا انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو محبت، اخوت، مساوات، عدل و انصاف، برداشت اور رواداری کا درس دیا۔ آج معاشرے میں امن و استحکام اور بھائی چارے کے [illegible] معاشرے کو بہتر بنانے کی کوشش کریں انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کو موجودہ حالات میں اتحاد، اتفاق، محبت اور باہمی احترام کی اشد ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے انسانیت کو امن، محبت اور بھائی چارے کا ایسا درس دیا جو قیامت تک پوری انسانیت کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

کوہلو، کیسکو کی جانب سے بجلی کی منقطع کاری، شہر میں پانی کا شدید بحران پیدا ہوگیا

کوہلو (یو این اے) [illegible] ہونے کے باعث سردار شہر، ملک ہاشم گلی، گلی چری، گلی علی، گلی حاجی پیر محمد، گلی عالیانی، نیو گلی، گلی موسیٰ خان اور گلی حاجی عبدالرازق زرکون سمیت متعدد علاقوں میں پانی کی سپلائی متاثر ہوئی ہے۔ متاثرہ علاقوں کے مکینوں کا کہنا ہے کہ بجلی کی عدم دستیابی کے باعث پانی کی فراہمی بند ہونے سے روزمرہ زندگی شدید متاثر ہورہی ہے۔

نال میں شادی بیاہ پر رات گئے تک بلند آواز میں گانے، شہری پریشان

نال (آن لائن) نال اور گردونواح میں شادی بیاہ کی تقریبات کے دوران ہیوی اسپیکر پر انتہائی بلند آواز میں رات گئے تک گانے چلانے کے باعث قریبی آبادی کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ بالخصوص رات کے اوقات میں بلند آواز سے بچوں، بزرگوں، مریضوں اور دیگر شہریوں کی نیند اور سکون متاثر ہو رہا ہے۔ شادی کی خوشی منانا ہر خاندان کا حق ہے، تاہم خوشی کے اظہار کے لیے اردگرد کے رہائشیوں کے آرام اور سکون کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر کسی کو گانے سننے کا شوق ہے تو آواز اپنے گھر یا تقریب کی حدود تک محدود رکھی جائے، تاکہ پورے محلے کے لوگوں کی نیند خراب نہ ہو۔ شہریوں نے نال انتظامیہ اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ شادی بیاہ کی تقریبات میں بلند آواز سے اسپیکر اور ساؤنڈ سسٹم کے استعمال کا نوٹس لیا جائے اور منتظمین کو پابند کیا جائے کہ آواز مناسب سطح پر رکھیں اور رات گئے تک آس پاس کے رہائشیوں کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ شادی کی خوشی اپنی جگہ، مگر دوسروں کے آرام، سکون اور بنیادی شہری حقوق کا خیال رکھنا بھی معاشرتی ذمہ داری ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ٹریفک صدر سرکل کوئٹہ سید عاصم شاہ سے بیورو چیف اے پی پی نظر محمد ملاقات کر رہے ہیں

شکر گوٹھ وندر میں جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کی عظیم الشان محفل، عاشقانِ رسول کا روح پرور اجتماع

علماکرام کے مدلل خطابات، نعت خوانی سے محفل منور، گھروں کو سجانے والے خوش نصیبوں میں انعامات کی تقسیم

وندر (رپورٹ/محمد رمضان لاسی) شکر گوٹھ وندر میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کی عظیم الشان محفل، عاشقانِ رسول کا روح پرور اجتماع۔ جماعت اصلاح المسلمین کے زیر اہتمام ایمان افروز جلسہ؛ علماکرام کے مدلل خطابات، نعت خوانی سے محفل منور، گھروں کو سجانے والے خوش نصیبوں میں انعامات کی تقسیم۔ وندر شکر گوٹھ وندر میں جماعت اصلاح المسلمین و روحانی طلبہ جماعت تحصیل سونمیانی وندر، ضلع حب کی تمام برانچز کے مشترکہ تعاون سے جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان اور ایمان افروز جلسے کا انعقاد کیا گیا، جس میں عاشقانِ رسول نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جلسے کی میزبانی ڈاکٹر یاسر نے کی جبکہ صدارت خلیفہ سائیں فقیر محمد طاہری نے فرمائی۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، بعد ازاں کراچی سے تشریف لائے خصوصی نعت خواں عبدالحمید طاہری اور محمد فہیم طاہری نے بارگاہ رسالت میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ محفل سے خطاب کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا مفتی سکندر علی انگاریہ طاہری نے عشق رسول اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، جبکہ خصوصی خطاب حضرت علامہ مولانا حافظ مفتی غلام حسین طاہری نقشبندی نے فرمایا۔ انہوں نے میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے ایمان افروز اور مدلل خطاب میں سیرت رسول کو مسلمانوں کے لیے کامل نمونہ قرار دیا۔ بعد ازاں خلیفہ سائیں فقیر محمد طاہری نے شرکائے محفل کو مراقبہ کروایا، جبکہ اختتام پر حضرت علامہ مولانا دوست علی طاہری نے صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر کروائی۔ محفل کے اختتام پر شرکائے محفل اور مہمانانِ گرامی میں لنگر تقسیم کیا گیا۔ جشنِ میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے اپنے گھروں کو خوبصورت انداز میں سجانے والے تین خوش نصیبوں میں انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔ منتظمین نے اعلان کیا کہ آئندہ بھی شکر گوٹھ میں گھروں کو سجانے والے افراد کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

کوئٹہ، بیگرز ویلفیئر ہوم کو فوری خالی کرا کر سوشل ویلفیئر کے حوالے کیا جائے، رحیم کاکڑ

کوئٹہ (یو این اے) تحریک انصاف کے رکن و سابق میئر کوئٹہ رحیم کاکڑ نے وزیر اعلیٰ چیف سیکرٹری اور دیگر اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بیگرز ویلفیئر ہوم جو کہ سیکرٹری سوشل ویلفیئر سکندر شاہ نے نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کو غیر قانونی طریقے سے دیا تھا وہ بھی دسمبر 2025 تک دیا گیا تھا مگر اب ان کا معیاد پورا ہو چکا ہے مشیر سوشل ویلفیئر فوری طور سے بیگرز ہوم کو نارکوٹکس والوں سے خالی کرا کے سوشل ویلفیئر کے حوالے کرائیں تاکہ کوئٹہ میں بیگرز کو روکا جائے اور بیگرز ہوم فعال ہو۔

بولان، بدامنی کی شدید لہر، شہریوں کا پولیس اور انتظامیہ کی ناکامی پر احتجاج

مظلوم عوام کا مال و اسباب کی برآمدگی کے لیے قرآن پاک اٹھا کر دہائیاں دینے پر مجبور ہونا لمحہ فکریہ ہے

بولان (یو این اے) کچھی اور نصیر آباد ڈویژن کے تمام اضلاع بشمول جھل مگسی ڈیرہ مراد جمالی جعفر آباد صحبت پور اوستہ محمد سمیت ملحقہ دیہی و شہری علاقوں میں چوری اور مسلح ڈکیتی کی وارداتوں میں بے پناہ حد تک اضافہ ہو چکا ہے روز بروز بڑھتے ہوئے امن و امان کے مسئلے نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے دوسری جانب محکمہ پولیس اور مقامی انتظامیہ شہریوں کے لوٹے گئے قیمتی سامان موٹر سائیکلوں اور دیگر اشیا کی برآمدگی میں مکمل طور پر ناکام نظر آرہی ہے جس کے باعث عوام کا پولیس انتظامیہ اور اپنے منتخب عوامی نمائندوں سے اعتماد اٹھ چکا ہے قرآن پاک کا واسطہ اور بے بسی کی تصویر انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی عدم توجہی کے باعث ایک دردناک اور باثر رجحان سامنے آیا ہے شہری اور دیہی علاقوں کے مظلوم و محکوم بے بس لوگ اپنے لوٹے گئے مال و اسباب اور قیمتی سامان کی واپسی کے لیے ہاتھوں میں مقدس کتاب قرآن پاک اٹھا کر ڈاکوؤں اور چوروں کو واسطہ دے رہے ہیں عوام کا کہنا ہے ہم انصاف اور برآمدگی کے لیے اب پولیس کے پاس جانے کے بجائے اللہ پاک کی مقدس کتاب کا سہارا لینے پر مجبور ہیں کیونکہ انتظامیہ نے ہمیں مکمل طور پر لاوارث چھوڑ دیا ہے مظلوم عوام کا یوں قرآن پاک اٹھا کر دہائیاں دینا اور انصاف کی بھیک مانگنا پولیس کے اعلیٰ حکام آئی جی پولیس بلوچستان اور صوبائی حکومت کے لیے ایک بڑا لمحہ فکریہ ہے عوام نے صوبائی حکومت بلوچستان آئی جی پولیس بلوچستان اور اعلیٰ حکام سے فوری نوٹس لینے اور نصیر آباد ڈویژن اور ضلع کچھی میں امن و امان کی صورتحال بہتر بنانے کا پرزور مطالبہ کیا ہے تاکہ چوری و ڈکیتی کی وارداتوں پر قابو پایا جاسکے اور عوام کے اندر پھیلی ہوئی بے چینی کا خاتمہ ہو۔

کوئٹہ، ڈی آئی جی وزیر خان ناصر، ایس ایس پی دوستین دشتی ادارۃ السنان خضدار میں اتحاد اہلسنت بلوچستان کے سربراہ سید شجاع الحق شاہ سے ملاقات کر رہے ہیں

مشرقی بائی پاس میں بدترین بجلی لوڈشیڈنگ سے زندگی اجیرن ہو چکی ہے، میر جمیل رند

کیسکو کا مکینوں کے ساتھ ناروا سلوک ناقابل قبول ہے، لوڈشیڈنگ کا فوری خاتمہ کیا جائے

کوئٹہ (یو این اے) معروف قبائلی شخصیت میر جمیل رند نے مشرقی بائی پاس کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں بجلی کی بدترین اور طویل لوڈشیڈنگ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ گزشتہ دو ماہ سے کیسکو کی جانب سے مشرقی بائی پاس کے مکینوں کے ساتھ ناروا سلوک روا رکھا جا رہا ہے، جس کے باعث ہزاروں شہری شدید مشکلات اور اذیت سے دوچار ہیں۔ میر جمیل رند نے کہا کہ مشرقی بائی پاس کے علاقوں میں گزشتہ دو ماہ سے بجلی کی صورتحال انتہائی خراب ہے اور 24 گھنٹوں کے دوران بمشکل پانچ گھنٹے بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ دن کے بیشتر اوقات بجلی مکمل طور پر غائب رہتی ہے، جبکہ رات کے وقت بھی طویل دورانیے کی لوڈشیڈنگ نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ رات 10 بجے سے 12 بجے تک اور پھر رات 2 بجے سے صبح 6 بجے تک بجلی بند کر دی جاتی ہے، جس کے باعث شہری شدید گرمی، حبس اور مچھروں کی بہتات میں راتیں جاگ کر گزارنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شدید گرمی کے موسم میں طویل اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ شہریوں کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں، خصوصاً بچے، بزرگ اور خواتین اس صورتحال سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ بجلی کی مسلسل بندش کے باعث گھریلو معمولات، کاروباری سرگرمیاں اور دیگر ضروری امور بھی بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ میر جمیل رند نے کہا کہ بجلی کی فراہمی عوام کا بنیادی حق ہے، کیسکو حکام کو چاہیے کہ مشرقی بائی پاس کے عوام کے مسائل کا فوری نوٹس لیتے ہوئے لوڈشیڈنگ کا دورانیہ کم کریں اور بجلی کی بلا تعطل فراہمی یقینی بنائیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر مشرقی بائی پاس کے علاقوں میں بجلی کی صورتحال فوری بہتر نہ کی گئی تو عوام اپنے بنیادی حقوق کے حصول کے لیے احتجاج کا راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے کیسکو کے اعلیٰ حکام اور متعلقہ ذمہ داران سے مطالبہ کیا کہ مشرقی بائی پاس میں طویل لوڈشیڈنگ کا فوری خاتمہ کر کے شہریوں کو ریلیف فراہم کیا جائے اور بجلی کی فراہمی کا باقاعدہ اور منصفانہ شیڈول جاری کیا جائے۔

بیلا، اپنی چھت پروگرام میں گجری کے سیلاب متاثرین کو نظر انداز کرنے پر تشویش کا اظہار

بیلا (یو این اے) سیاسی و سماجی شخصیت غلام رسول جاموٹ نے کہا ہے کہ سیلاب متاثرین کے لیے اپنی چھت پروگرام کے تحت لسبیلہ کے مختلف علاقوں میں گھر تعمیر کیے جا رہے ہیں، لیکن گجری کے وہ مستحقین جنہیں باقاعدہ سروے میں شامل کیا گیا تھا، انہیں مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گجری کے سیلاب متاثرین نے سروے کے تمام مراحل مکمل کیے اور کئی مستحق خاندان پروگرام کے منتخب مستحقین بھی ہیں، مگر اس کے باوجود انہیں گھروں کی تعمیر کے عمل میں شامل نہیں کیا جا رہا۔ دوسری جانب لسبیلہ کے دیگر علاقوں میں گھر تعمیر ہونے کا سلسلہ جاری ہے، جس سے گجری کے عوام میں شدید تشویش اور احساس محرومی پایا جاتا ہے۔

ہرنائی، خزانہ اور پے رول آفیسر کی عدم تعیناتی سے ملازمین و پنشنرز شدید مشکلات کا شکار

اگست کی تنخواہوں کی ادائیگی تاخیر کا شکار، حکومت فوری مستقل افسران تعینات کرے، آل ملازمین اتحاد

ہرنائی (یو این اے) ضلع ہرنائی میں خزانہ آفیسر اور پے رول آفیسر کی عدم تعیناتی کے باعث ضلع بھر کے سرکاری ملازمین، پنشنرز اور دیگر ملازمین کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ماہ اگست کی تنخواہوں کی ادائیگی تاخیر کا شکار ہونے سے ہزاروں گھروں کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ آل ملازمین اتحاد ضلع ہرنائی، گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن اور آل ائیڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ضلع ہرنائی میں خزانہ آفیسر اور پے رول آفیسر کے تبادلے کے بعد سے تاحال کوئی متبادل افسر تعینات نہیں کیا گیا۔ جس کے باعث خزانہ آفس ہرنائی میں ملازمین کی تنخواہوں، پنشن، جی پی فنڈ اور دیگر مالی معاملات کا نظام مکمل طور پر معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ضلع کے تمام محکموں بالخصوص محکمہ تعلیم، صحت اور دیگر سرکاری اداروں کے ملازمین شدید ذہنی اذیت میں مبتلا ہیں۔ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو ضلع بھر کے ملازمین اس ماہ تنخواہوں سے محروم ہو سکتے ہیں۔ تنظیموں نے اپنے بیان میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، چیف سیکرٹری بلوچستان، صوبائی وزیر خزانہ، سیکرٹری خزانہ، کمشنر لورالائی ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر ہرنائی سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اس مسئلے کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع ہرنائی میں فوری طور پر مستقل ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر اور پے رول آفیسر کی تعیناتی کو یقینی بنائیں۔ قیادت نے کہا کہ ملازمین کو وقت پر تنخواہوں کی فراہمی نہ صرف ان کا بنیادی حق ہے بلکہ اس سے سرکاری امور کی کارکردگی پر بھی براہ راست اثر پڑتا ہے۔ حکومت فوری طور پر مداخلت کر کے ضلع ہرنائی کے ملازمین اور پنشنرز کو ان کے جائز حقوق سے محروم ہونے سے بچائے۔

پاکستان میں وفاقی پارلیمانی نظام، اختیارات کی کشمکش اور ایک تاریخی جائزہ

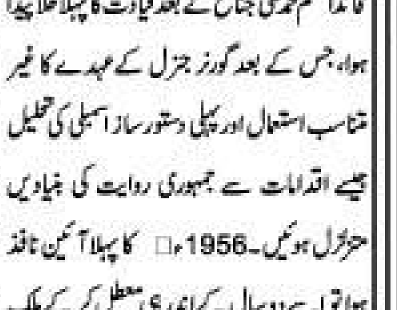

محترم قارئین، پاکستان کا سیاسی اور آئینی سفر اپنے آغاز ہی سے ساخت ساختہ بحرانوں اور اختیارات کی شدید کشمکش کا شکار رہا ہے۔ 1947ء میں قیام کے بعد سے لے کر موجودہ دور تک، ملک کا سیاسی ڈھانچہ بظاہر جمہوریت اور وفاقی پارلیمانی نظام کے اصولوں پر قائم کیا گیا، لیکن عملی طور پر پارلیمان اور عوام کے منتخب نمائندے حقیقی پاور سینٹر کی حیثیت حاصل کرنے میں جدوجہد کرتے رہے۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ کا ایک گہرا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سول و عسکری اشرافیہ، غیر منتخب اداروں اور بیرونی سیاسی اثر و رسوخ نے پارلیمانی عمل کو ہمیشہ محتاط کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کی۔ آئینی ارتقاء کے ابتدائی دور میں ہی قائد اعظم محمد علی جناح کے بعد قیادت کا پہلا خلا پیدا ہوا، جس کے بعد گورنر جنرل کے عہدے کا غیر متناسب استعمال اور پہلی دستور ساز اسمبلی کی تحلیل جیسے اقدامات سے جمہوری روایت کی بنیادیں متزلزل ہوئیں۔ 1956ء کا پہلا آئین نافذ ہوا تو اسے دو سال کے اندر ہی معطل کر کے ملک میں پہلا مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ جنرل ایوب خان کے دور اقتدار نے ایک بنیادی جمہوری نظام (Democracies Basic) کی شکل میں ایک مرکزی صدارتی نظام متعارف کرایا، جس نے پارلیمانی بالادستی اور صوبائی خودمختاری کے خیالات کو پس پشت ڈال دیا۔ اس دور میں فیصلے پارلیمان کے بجائے مخصوص سیکیورٹی اور انتظامی حلقوں کے گرد گھومتے رہے، جس کے اثرات مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور شدید سیاسی بے چینی کی صورت میں سامنے آئے۔ 1973ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں تمام سیاسی قوتوں نے متفقہ طور پر پاکستان کا متفقہ آئین تشکیل دیا، جس نے ملک کو ایک باقاعدہ وفاقی پارلیمانی نظام عطا کیا۔ تاہم یہ آئینی کامیابی بھی مستقل استحکام نہ لا سکی۔ ذوالفقار علی بھٹو حکومت کا خاتمہ اور جنرل ضیاء الحق کا دور حکومت ملک کی سیاسی و سماجی سمت میں شدید تبدیلیاں لایا۔ آئین میں آٹھویں ترمیم کے ذریعے شامل کی گئی شق 52(2)بی نے صدر مملکت اور غیر منتخب طاقتوں کو یہ قانونی اختیار دے دیا کہ وہ جب چاہیں منتخب پارلیمان اور حکومت کو گھر بھیج دیں۔ اس شق کا استعمال نوے کی دہائی میں بار بار کیا گیا، جس کی وجہ سے بینظیر بھٹو اور نواز شریف کی منتخب حکومتیں اپنی مدت پوری نہ کر سکیں اور جمہوریت ایک نازک اور غیر مستحکم کھیل بن کر رہ گئی۔ جنرل پرویز مشرف کے دور نے ایک بار پھر آئینی ترتیب کو بدل دیا اور "ایل ایف او" کے ذریعے سیاسی عمل کی ناکہ بندی کی گئی۔ اگرچہ 2008ء کے بعد اٹھارویں آئینی ترمیم کے ذریعے 1973ء کے آئین کو اس کی اصل وفاقی اور پارلیمانی روح میں بحال کرنے کی تاریخی کوشش کی گئی اور صوبوں کو مالی و انتظامی خودمختاری دی گئی، لیکن سیاسی طاقت کی اصل ڈوریں مکمل طور پر پارلیمان کے ہاتھ میں منتقل نہ ہو سکیں۔ حالیہ سالوں میں عمران خان کے دور حکومت اور اس کے بعد کے سیاسی واقعات نے اس بات کو مزید واضح کیا کہ پاکستان میں سیاسی اتحاد، اپوزیشن کی تحریکیں، اور حکومتوں کی تشکیل و تحلیل اکثر و بیشتر پارلیمانی دائرہ کار سے باہر ہونے والے فیصلے اور جوڑ توڑ کے تابع رہتے ہیں۔ اس تاریخی تسلسل نے ملک میں اداروں کے غیر متوازن کردار، قانون کی حاکمیت کے عدم وجود، اور حقوق العباد کی فراہمی میں شدید رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔ جب فیصلے عوام کے منتخب نمائندوں کے بجائے دیگر طاقتوں کے اشاروں پر ہوتے ہیں، تو اس کا مستقیم اثر گراس روٹ لیول پر عوام کے بنیادی انسانی حقوق، انصاف کی فراہمی، آزادی اظہار، اور بلا تفریق مساوات پر پڑتا ہے۔ سیاسی میدان میں احتساب کے عمل کو اکثر سیاسی انتقام کے لیے استعمال کیا گیا، جبکہ حقیقی اور شفاف احتساب کے نظام کا فقدان رہا۔ نتیجے کے طور پر، لسانی، قومی اور صوبائی محرومیاں جنم لیتی ہیں اور عام شہری خود کو فیصلہ سازی کے عمل سے الگ تھلگ محسوس کرتا ہے۔ پاکستان میں ایک مستحکم، باوقار اور پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ آئین کی روح کے مطابق پارلیمان کی حقیقی بالادستی کو تسلیم کیا جائے۔ جب تک تمام ادارے آئین کی طے کردہ حدوں کے اندر رہ کر کام نہیں کریں گے اور انتخابی و سیاسی عمل کو مکمل طور پر عوام کی شفاف رائے کے مرہون منت نہیں چھوڑا جائے گا، تب تک وفاقی پارلیمانی نظام محض ایک نام کے طور پر قائم رہے گا اور حقیقی جمہوریت کے ثمرات عوام تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

نوٹ۔ اس مضمون سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

نواب اکبر بگٹی بلوچستان کے نامور اصول پسند سیاستدان بلوچ پشتون اتحاد کے علمبردار

سردار منظور احمد خان کاکڑ صدر آل کاکڑ قبائل فیڈریشن سیکرٹری جنرل بلوچستان [illegible] قبائلی و سماجی رہنما نواب اکبر خان بگٹی [illegible] بلوچستان کے نامور سیاستدان [illegible] جمہوری وطن پارٹی کے پلیٹ فارم سے ملکی سیاست میں اپنا کردار ادا کیا وہ ایک بہترین ایڈمنسٹریٹر تھے بحیثیت گورنر اور وزیر اعلیٰ بلوچستان کے فرائض بہترین انداز میں سرانجام دیے صوبے میں امن و امان قائم کیا ہے انہوں نے بنا کسی تعصب کے پشتونوں اور سیٹلرز کو اپنی جماعت میں بڑے بڑے عہدے دیے جن میں بشیر ترین انور درانی ایم ظفر خدائے نور خان رضیہ رب اور میر عبدالجبار شال تھے جنہیں سیٹلرز اسپیکر اور ڈپٹی چیئرمین سینٹ کے عہدوں پر فائز کیا گیا ان کی رواداری کی یہ ایک بہترین مثال تھی نواب بگٹی شہید کی شہادت نے بلوچ سماج کو بدل کر رکھ دیا [illegible] پہاڑوں کی طرف دھکیل دیا جہاں 26 اگست 2006 میں ایک بہت بڑے ملٹری آپریشن کے ذریعے انہوں نے اپنے ساتھیوں سمیت گلزمین کے لیے لڑتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی

جنرل پرویز مشرف کی سربراہی میں اس وقت کی مقتدرہ میں یہ سوچ پائی جاتی تھی کہ بلوچستان میں قومی حقوق، ساحل و وسائل کی جو ابھرتی ہوئی عوامی تحریک کی اصل وجہ اور روح رواں نواب بگٹی ہی ہیں لہٰذا اسے مار کر ہی بلوچستان میں ان نوآبادیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے، لیکن پالیسی میکرز کا یہ اندازہ غلط ثابت ہوا آج نواب بگٹی کی مرتب کیے بلوچ قومی تشخص اور بلوچ ننگ و ناموس کے لیے جان کے نذرانے دینے والے نواب بگٹی نے بلوچوں کو قربانی اور عملی جدوجہد کا راستہ دکھایا انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا تھا میرے اور مری کے مرنے کے بعد یہ تحریک یہیں ختم نہیں ہوگی نوجوان ضرور ہمارے سیاسی ورثہ کی حفاظت کریں گے آج بلوچ نوجوانوں نے اس سیاسی ورثہ کو جس انداز سے گلے لگایا ہے اس کی نظیر اس خطے کی تاریخ [illegible] چند پارلیمانی نشستوں کے لیے نہیں تھی وہ اسے ایک بہت بڑے اور اعلیٰ سماجی آئیڈیل سے منسلک کرتے ہیں۔ مابعد نواب بگٹی بلوچستان میں چار ریاستی انتخابات منعقد ہوئے ہیں لیکن بلوچ عوام اور خصوصاً بلوچوں کے نوجوان اور پڑھے لکھے طبقے نے اسے مکمل مسترد کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں بلوچستان میں انتخابات کے دن کرفیو کا سماں ہوتا ہے یوں بلوچ ان جعلی انتخابات اور اسمبلیوں کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں دوری اور اعتماد کا ناصرف فقدان ہے بلکہ ایک بہت بڑے بحران نے جنم لیا ہے نواب بگٹی کے سیاسی وارثوں کے مقابلے کے لیے روایتی قبائلی سرداروں کے بجائے اب ایک نئی جعلی اور ذمی قیادت سرفراز بگٹی صادق سنجرانی، قدوس بزنجو، ظہور بلیدی، انوارالحق کاکڑ و دیگر کی شکل میں میدان میں اتاری ہے جو اپنے اشتعال انگیز بیانات، تقاریر اور ٹوئٹس کے ذریعے اسلام آباد سے اپنی وفاداری کے سرٹیفکیٹ کو مستند بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں یہی لوگ اس جنگ کے سب سے بڑے بینفشریز ہیں یہ چاہتے ہیں کہ مار دھاڑ کا یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ اسلام آباد کی منڈی میں ان کی مانگ برقرار رہے

نواب بگٹی نے بھی انہی کی طرح پارلیمانی اور جمہوری سیاست کی تھی لیکن انہوں نے پی ایس ڈی پی کے لیے کبھی کسی کا ماتھا نہیں چوما تھا نہ کسی سے پارلیمانی نشستوں اور اقتدار کی بھیک مانگی تھی سردار منظور احمد خان کاکڑ نے کہا بلوچ سیاست اور عوامی جدوجہد کی شدت اور وسعت میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے بلوچستان کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کو بلوچستان کے حقیقی نمائندوں کو اعتماد میں لے کر ان کے خدشات دور کرنے ہوں گے ساحل و وسائل پر ان کا حق حاکمیت تسلیم کرنا ہوگا ورنہ حالات بد سے بدتر ہوتے جائیں گے انہوں نے کہا نواب بگٹی آج بلوچوں کے قومی ہیرو ہیں اور بلوچ اپنے اس بزرگ لیجنڈری ہیرو کی شہادت پر ہمیشہ فخر کرتے رہیں گے۔

شاید مقتدرہ کو اندازہ نہیں تھا کہ زندہ اکبر بگٹی سے شہید کیا گیا اکبر بگٹی زیادہ خطرناک ثابت ہوگا وہ نواب بگٹی کو شہید کر کے ہار گئی جبکہ نواب بگٹی مر کر بھی جیت گئے آج وہ بلوچوں کے قومی ہیرو ہیں

بظاہر نواب اکبر خان بگٹی اور اسلام آباد کے مابین سیاسی کشمکش اور تصادم کا آغاز ساحل و وسائل کے اختیارات پر ہوا لیکن اس تصادم کی بنیاد اس وقت پڑی جب گیس اور اربوں ڈالر کے ان بڑے میگا منصوبوں پر بلوچ عوام کو اعتماد میں لیا گیا نہ ان کے خدشات اور تحفظات کو دور کیا گیا جس نے مقامی آبادی سمیت پوری بلوچ قوم کو مزید تشویش میں مبتلا کر دیا ان تمام واقعات نے جلتی پر تیل کا کام دکھایا اور یہیں سے بلوچ قومی تشخص اور بلوچ ساحل و وسائل کو اسلام [illegible]

شہادت کو 20 سال ہونے کو ہیں لیکن بلوچستان میں امن کا قیام ممکن ہو سکا ہے اور نہ ہی یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں بلکہ بلوچستان آج ماضی کی نسبت زیادہ مسائل کا شکار ہے

بنیادی انسانی حقوق کی پامالی نے ایک انتہائی سنگین بحران کی شکل اختیار کی ہے۔ سیاسی و معاشی حقوق کی محرومیوں میں مزید اضافہ ہو چکا ہے۔ حکومت نام کی کوئی چیز وجود ہی نہیں رکھتی ہر معاملہ ڈنڈے کے زور پر چلایا جا رہا ہے پڑھے لکھے نوجوان ریاست سے انتہائی مایوس ہیں ہر طرف احساس محرومی، غربت، نفرت، مایوسی، استحصال، ریاستی جبر اور نوآبادیاتی حکمرانوں کی بالادستی اور پالیسیوں کا راج ہے

نواب بگٹی کی شہادت کے واقعہ نے بلوچستان میں [illegible] میں نہیں ملتی

نواب بگٹی کی شہادت سے بلوچ جدوجہد کو ایک نیا عزم ملا اور اس نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا نواب بگٹی کی قربانی اور عملی جدوجہد کے فلسفے سے بلوچ قومی جدوجہد کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا اور انہوں نے اپنی شہادت سے بلوچوں کو واضح پیغام دیا کہ وہ اسلام آباد کی غلامی کسی بھی صورت قبول نہ کریں لفاظی اور بیان بازی کے بجائے عملی جدوجہد کا راستہ اختیار کریں انہوں نے بلوچ فلسفہ مرگ پر من و عن عمل کرتے ہوئے اپنے لیے ایک باوقار موت کا راستہ چن لیا اس لیے ان کی شہادت پر ممتاز بلوچ بزرگ رہنما سردار عطاء اللہ مینگل نے کہا تھا ہمیں نواب بگٹی کی شہادت پر رشک آ رہا ہے۔ اس عمر میں اگر ایسی موت مل جائے تو اور کیا [illegible]

نوٹ۔ اس مضمون سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

ورلڈ کپ فائنل کے بعد ہنگامہ آرائی، فیفا کی ارجنٹائن کے کھلاڑیوں اور آفیشلز کے خلاف سخت کارروائی

فیفا نے ارجنٹائن پر مختلف خلاف ورزیوں کے باعث مجموعی طور پر 3 لاکھ 21 ہزار امریکی ڈالر جرمانہ بھی عائد کیا

اسلام آباد (آئی این پی) فیفا نے ورلڈ کپ 2026 کے فائنل کے بعد پیش آنے والی جھڑپوں پر سخت ایکشن لیتے ہوئے ارجنٹائن کے مڈفیلڈر لیانڈرو پریڈیز پر 10 میچز کی پابندی اور 90 ہزار امریکی ڈالر جرمانہ عائد کر دیا ہے۔ فیفا ڈسپلنری کمیٹی کے مطابق ناہوئل مولینا کو بھی 7 میچز کے لیے معطل کیا گیا ہے اور ان پر بھی 90 ہزار ڈالر جرمانہ لگایا گیا ہے۔ فیفا کا کہنا ہے کہ اسپین اور ارجنٹائن کے درمیان 19 جولائی کو نیو یارک نیو جرسی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل کے اختتام پر دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں اور آفیشلز کے درمیان جھڑپیں ہوئیں، جن کی تحقیقات کے بعد یہ سزائیں سنائی گئیں۔ اس کے علاوہ تھیاگو الماڈا اور پابلو مارٹن پائز گاویرا کو ایک، ایک میچ کی پابندی اور 30 ہزار ڈالر جرمانہ کیا گیا ہے، جبکہ ٹیم آفیشل روبرٹو آیالا کو 3 میچز کے لیے معطل کرتے ہوئے 30 ہزار ڈالر جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ فیفا نے ارجنٹائن فٹبال ایسوسی ایشن پر مختلف خلاف ورزیوں کے باعث مجموعی طور پر 3 لاکھ 21 ہزار امریکی ڈالر جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ ادارے کے مطابق اے ایف اے کو غیر اسپورٹس مین رویے، ٹیم کی بدسلوکی، شائقین کی جانب سے امتیازی نعروں اور سیکیورٹی قواعد کی خلاف ورزی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ مزید برآں ارجنٹائن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے آئندہ دو ہوم میچز 50 فیصد تماشائیوں کی گنجائش کے ساتھ کھیلے، تاہم ان میں سے ایک میچ کی پابندی معطل کر دی گئی ہے۔ فیفا نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ جرمانے میں سے ایک لاکھ ڈالر امتیازی سلوک کے خاتمے کے اقدامات پر خرچ کیے جائیں، جبکہ مزید ایک لاکھ ڈالر جرمانہ معطل رکھا گیا ہے۔ یہ تمام کارروائی ڈسپلنری اینڈ ایتھکس پراسیکیوٹر کی رپورٹ کی روشنی میں عمل میں لائی گئی ہے، جبکہ فریقین کو فیصلے کی تفصیلی وجوہات حاصل کرنے اور اپیل دائر کرنے کے لیے 10 دن کا وقت دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ 19 جولائی کو کھیلے گئے اس فائنل میں اسپین نے ارجنٹائن کو ایک صفر سے شکست دے کر عالمی ٹائٹل اپنے نام کیا تھا۔

کولمبو: بھارتی کھلاڑی ٹیسٹ میچ میں سری لنکن بلے باز کے آؤٹ ہونے پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں

ویمن ایشیا کپ اور ایشین گیمز کیلئے ٹیم سے اچھی کارکردگی کی امید رکھنی چاہیے، خواتین اسپنرز

بھارت کے خلاف میچ کا دباؤ ہوتا ہے، ہر حریف ٹیم کو ذہن میں رکھ کر تیاری کی جاتی ہے، بات چیت

لاہور (آئی این آئی) پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی اسپنرز نشرہ سندھو اور طوبیٰ حسن نے کہا ہے کہ ویمن ایشیا کپ اور ایشین گیمز کے لیے ٹیم سے اچھی کارکردگی کی امید رکھنی چاہیے، تیاری اچھی جا رہی ہے، کارکردگی میں تسلسل لانے کی ضرورت ہے، بھارت کے خلاف میچ کا دباؤ ہوتا ہے، ہر حریف ٹیم کو ذہن میں رکھ کر تیاری کی جاتی ہے۔ پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی اسپنر نشرہ سندھو نے ٹریننگ کیمپ کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ٹیم نے آئندہ میچز کے لیے مخالف ٹیموں کے مطابق تیاری کی ہے اور کیمپ میں کھیل کے ہر شعبے کو بہتر بنانے پر کام کیا جا رہا ہے، یو اے ای کی کنڈیشنز میں پاکستان کی اسپنرز اہم کردار ادا کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم اچھا کھیل پیش کرنے کے باوجود بعض مواقع پر میچ ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو پاتی، تاہم کوشش ہے کہ جن شعبوں میں اچھی کارکردگی دکھائی ہے، وہاں تسلسل برقرار رکھا جائے۔ اپنی بولنگ کے حوالے سے نشرہ سندھو نے کہا کہ وہ ہر میچ میں ایک ہی پلان کے ساتھ نہیں جاتیں بلکہ حریف اور میچ کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے حکمت عملی تیار کرتی ہیں۔ بھارت کے خلاف میچز کے بارے میں خاتون اسپنر نے کہا کہ ان مقابلوں کے لیے اچھی تیاری کی جاتی ہے کیونکہ ان میں پریشر کی صورت حال ہوتی ہے، بھارت کے خلاف میچ کے دن جو ٹیم پریشر کو بہتر انداز میں ہینڈل کرتی ہے وہی کامیابی حاصل کرتی ہے۔ پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی لیگ اسپنر طوبیٰ حسن نے کہا کہ دبئی کی کنڈیشنز سے پاکستانی کھلاڑی واقف ہیں، اس لیے ٹورنامنٹ سے قبل کنڈیشنز کے مطابق ٹریننگ کرنا انتہائی اہم ہے۔ طوبیٰ حسن نے کہا کہ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں جتنی غلطیاں کم کی جائیں اتنا ہی ٹیم کو فائدہ ہوتا ہے اور کیمپ میں اسی چیز پر کام کیا جا رہا ہے، کھلاڑیوں کو کنڈیشنز اور پریشر کی صورت حال کے مطابق ٹریننگ کروائی جا رہی ہے۔ لیگ اسپنر نے کہا کہ وہاب ریاض کھلاڑیوں کو مختلف چیلنجز دے کر پریکٹس کرواتے ہیں تاکہ میچ کی صورت حال میں بہتر کارکردگی دکھائی جا سکے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ٹاپ ٹیموں کے خلاف کارکردگی کے باوجود ایک ذہنی رکاوٹ موجود ہے جسے ٹیم توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ویمن ایشیا کپ اور ایشین گیمز کیلئے ٹیم سے اچھی کارکردگی کی امید رکھنی چاہیے، خواتین اسپنرز

بھارت کے خلاف میچ کا دباؤ ہوتا ہے، ہر حریف ٹیم کو ذہن میں رکھ کر تیاری کی جاتی ہے

لاہور (آئی این پی) پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی اسپنرز نشرہ سندھو اور طوبیٰ حسن کا کہنا ہے کہ ویمن ایشیا کپ اور ایشین گیمز کے لیے ٹیم سے اچھی کارکردگی کی امید رکھنی چاہیے، تیاری اچھی جا رہی ہے، کارکردگی میں تسلسل لانے کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بھارت کے خلاف میچ کا دباؤ ہوتا ہے، ہر حریف ٹیم کو ذہن میں رکھ کر تیاری کی جاتی ہے۔ پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی اسپنر نشرہ سندھو نے لاہور میں جاری ٹریننگ کیمپ کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ٹیم نے آئندہ میچز کے لیے مخالف ٹیموں کے مطابق تیاری کی ہے اور کیمپ میں کھیل کے ہر شعبے کو بہتر بنانے پر کام کیا جا رہا ہے، یو اے ای کی کنڈیشنز میں پاکستان کی اسپنرز اہم کردار ادا کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم اچھا کھیل پیش کرنے کے باوجود بعض مواقع پر میچ ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو پاتی، تاہم کوشش ہے کہ جن شعبوں میں اچھی کارکردگی دکھائی ہے، وہاں تسلسل برقرار رکھا جائے۔ اپنی بولنگ کے حوالے سے نشرہ سندھو کا کہنا تھا کہ وہ ہر میچ میں ایک ہی پلان کے ساتھ نہیں جاتیں بلکہ حریف اور میچ کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے حکمت عملی تیار کرتی ہیں۔ بھارت کے خلاف میچز کے بارے میں خاتون اسپنر نے کہا کہ ان مقابلوں کے لیے اچھی تیاری کی جاتی ہے کیونکہ ان میں پریشر کی صورت حال ہوتی ہے، بھارت کے خلاف میچ کے دن جو ٹیم پریشر کو بہتر انداز میں ہینڈل کرتی ہے وہی کامیابی حاصل کرتی ہے۔ پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی لیگ اسپنر طوبیٰ حسن کا کہنا ہے کہ دبئی کی کنڈیشنز سے پاکستانی کھلاڑی واقف ہیں، اس لیے ٹورنامنٹ سے قبل کنڈیشنز کے مطابق ٹریننگ کرنا انتہائی اہم ہے۔ طوبیٰ حسن نے کہا کہ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں جتنی غلطیاں کم کی جائیں اتنا ہی ٹیم کو فائدہ ہوتا ہے اور کیمپ میں اسی چیز پر کام کیا جا رہا ہے۔ کھلاڑیوں کو کنڈیشنز اور پریشر کی صورت حال کے مطابق ٹریننگ کروائی جا رہی ہے۔ لیگ اسپنر نے کہا کہ وہاب ریاض کھلاڑیوں کو مختلف چیلنجز دے کر پریکٹس کرواتے ہیں تاکہ میچ کی صورت حال میں بہتر کارکردگی دکھائی جا سکے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ٹاپ ٹیموں کے خلاف کارکردگی کے باوجود ایک ذہنی رکاوٹ موجود ہے جسے ٹیم توڑنے کی کوشش کر رہی ہے، پاکستان نے ماضی میں ٹاپ ٹیموں کے خلاف کافی اچھا مقابلہ کیا ہے، تاہم ٹاپ فور ٹیموں کے ساتھ زیادہ دو طرفہ سیریز ہونی چاہیے تاکہ پاکستانی ٹیم مزید بہتری لا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ دی ہنڈرڈ کھیلنے کے بعد فاطمہ ثنا نے وہاں کے تجربات ٹیم کے ساتھ شیئر کیے ہیں، انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستانی ٹیم اپنے اور ٹاپ ٹیموں کے مائنڈ سیٹ کے فرق کو کم کرنے میں کامیاب ہوگی اور مزید پاکستانی کھلاڑی بھی بین الاقوامی سطح پر آگے آئیں گی۔

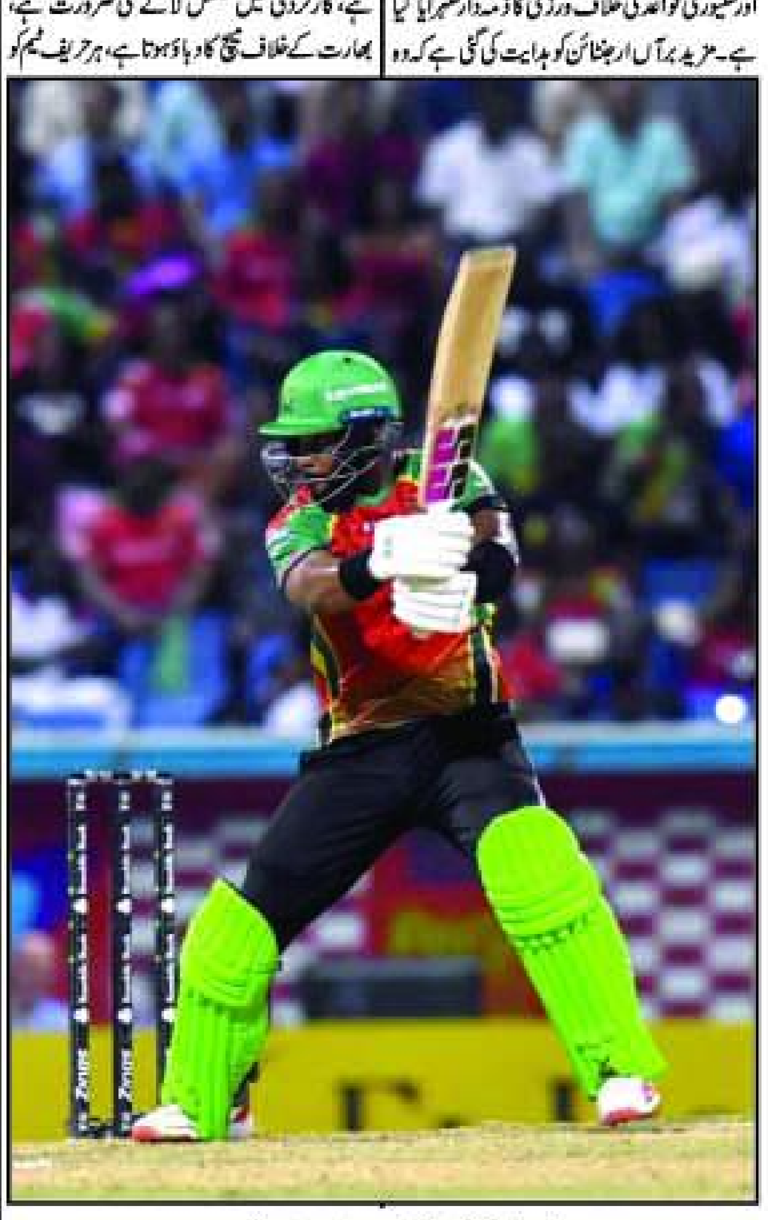

سی پی ایل کے ایک میچ میں بلے باز شاٹ لگا رہا ہے

کراچی میں 26 اگست سے انٹرنیشنل اسکواش ایونٹ کا انعقاد

کراچی (این این آئی) کراچی ایک مرتبہ پھر انٹرنیشنل اسکواش ایونٹ کی میزبانی کرے گا۔ سندھ اسکواش چیمپئن شپ ون کا آغاز 26 اگست سے جہانگیر خان اسکواش کمپلیکس کشمیر روڈ پر ہوگا۔ 30 اگست تک جاری رہنے والی پی ایس اے چیلنجر ٹور ایونٹ میں 6 ہزار ڈالرز انعامی رقم رکھی گئی ہے۔ سابق چیمپئن ناصر اقبال کو ٹاپ سیڈ قرار دیا گیا ہے، ایک اور سابق قومی چیمپئن طیب اسلم سیڈ 2 ہیں۔ 32 کھلاڑیوں کے ایونٹ میں پہلے راؤنڈ میں 8 کھلاڑی بائی ملنے کے سبب بغیر کھیلے ہی پری کوارٹر فائنل میں جگہ بنائیں گے۔ چیمپئن شپ کے فاتح کھلاڑی کے ساتھ 1950 ڈالرز انعام میں ملیں گے جبکہ رنرز اپ 1600 ڈالرز حاصل کرے گا۔

ارشد ندیم خصوصی تربیتی کیمپ میں شرکت کیلئے جنوبی افریقا چلے گئے

ارشد ندیم جنوبی افریقا میں 2 ہفتے معروف کوچ ٹریسی لائیمبرگ کی زیرنگرانی تربیت حاصل کریں گے

پوچفسٹروم (این این آئی) اولمپک گولڈ میڈلسٹ ارشد ندیم جنوبی افریقا چلے گئے جہاں وہ شہر پوچفسٹروم میں خصوصی تربیتی کیمپ میں شرکت کریں گے۔ ارشد ندیم جنوبی افریقا میں 2 ہفتے معروف کوچ ٹریسی لائیمبرگ کی زیرنگرانی تربیت حاصل کریں گے۔ وہ اس سے قبل بھی جنوبی افریقا میں تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ تربیتی کیمپ کے بعد ارشد ندیم ہنگری میں ہونے والی ورلڈ ایتھلیٹکس الٹی میٹ چیمپئن شپ میں شرکت کریں گے۔ چیمپئن شپ 11 سے 13 ستمبر تک بوڈاپیسٹ میں شیڈول ہے۔

افغانستان ایشین کرکٹ کونسل کی صدارت کیلئے اہل بورڈز میں شامل

بنکاک (آئی این پی) افغانستان کرکٹ بورڈ کو ایشین کرکٹ کونسل کی صدارت کیلئے اہل بورڈز میں شامل کر لیا گیا۔ بنکاک میں ایشین کرکٹ کونسل کے سالانہ اجلاس کے اعلامیے کے مطابق اجلاس میں اہم انتظامی امور پر فیصلے کیے گئے۔ ایشین کرکٹ کونسل میں مختلف نئی کمیٹیوں کے قیام کی بھی منظوری دیدی گئی۔ کمیٹیوں میں گورننس، انتظامی امور، کرکٹ ڈویلپمنٹ، مقابلوں اور مالی معاملات شامل ہیں۔ افغانستان کرکٹ بورڈ کو ایشین کرکٹ کونسل کی صدارت کیلئے اہل بورڈز میں شامل کر لیا گیا، اے سی سی کی صدارت اب افغانستان کرکٹ بورڈ بھی سنبھال سکے گا۔ افغانستان کو صدارتی روٹیشن میں شامل کرنے کی منظوری اے سی سی اجلاس میں دی گئی۔ اے سی سی کی صدارت پہلے پاکستان، بنگلا دیش، سری لنکا اور بھارت کو دی جاتی رہی، اجلاس میں یو اے ای کرکٹ بورڈ کے نائب صدر خالد الزرونی کو اے سی سی کے نائب صدر منتخب کرلیا گیا، خالد الزرونی کا بطور اے سی سی نائب صدر انتخاب متفقہ طور پر کیا گیا۔ 2026 سے 2028 تک اے سی سی ایگزیکٹو بورڈ کے ارکان کا انتخاب کیا گیا۔ قطر کرکٹ ایسوسی ایشن کے صدر شیخ عبدالعزیز بن سعود الثانی ایگزیکٹو بورڈ میں منتخب ہو گیا، سنگاپور کرکٹ ایسوسی ایشن کے صدر محمود غزنوی بھی اے سی سی ایگزیکٹو بورڈ کا حصہ بن گئے، ایسوسی ایٹ ملکوں کی نمائندگی کے لیے مالدیپ اور بحرین کے نمائندے منتخب ہو گئے۔ محمد فیصل اور محمد منصور اے سی سی ایگزیکٹو بورڈ میں ایسوسی ایٹ ممالک کی نمائندگی کریں گے۔

سیف گیمز: ساؤتھ ایشیا اولمپک کونسل کے وفد کا گیمز وینیوز کا دورہ

یاور حسین نے گیمز وینیوز کی تیاریوں، انتظامات پر آگاہ کیا، اسلام آباد پندرہ کھیلوں کی میزبانی کرے گا

اسلام آباد (آئی این پی) پاکستان میں آئندہ سال ہونے والے ساؤتھ ایشین گیمز کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے ساؤتھ ایشیا اولمپک کونسل کے وفد نے پاکستان اسپورٹس کمپلیکس اسلام آباد کا دورہ کیا اور گیمز وینیوز میں انتظامات کا جائزہ لیا۔ پاکستان اسپورٹس بورڈ کے ڈائریکٹر جنرل یاور حسین نے وفد کو گیمز وینیوز اور جاری تیاریوں سے متعلق بریفنگ دی۔ پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن کے صدر عارف سعید اور سیکرٹری جنرل خالد محمود بھی اس موقع پر موجود تھے۔ وفد کو بتایا گیا کہ ساؤتھ ایشین گیمز کے انعقاد، وینیوز کی تیاری، انتظامی امور اور دیگر ضروری اقدامات پر تیزی سے کام جاری ہے۔ وفد نے مختلف کھیلوں کے لیے مختص وینیوز کا معائنہ کیا اور وہاں جاری تیاریوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔ پاکستان 23 مارچ سے 11 اپریل 2027 تک ساؤتھ ایشین گیمز کی میزبانی کرے گا۔ گیمز کے مقابلے اسلام آباد، لاہور اور پشاور میں منعقد ہوں گے۔ شیڈول کے مطابق اسلام آباد میں 15، لاہور میں 10 جبکہ پشاور میں 3 کھیلوں کے مقابلے منعقد کیے جائیں گے۔

سنسناٹی اوپن ٹینس ٹورنامنٹ کے ویمنز سنگلز میں سوئس کھلاڑی شاٹ ریٹرن کر رہی ہیں

انگلینڈ کیخلاف لارڈز ٹیسٹ کیلئے پاکستان ٹیم میں تبدیلیوں کا امکان

دوسرا ٹیسٹ 27 اگست سے لارڈز میں شروع ہوگا، لندن پہنچنے کے بعد کنڈیشنز کو سامنے رکھ کر پلیئنگ الیون کو حتمی شکل دی جائے گی

لارڈز (این این آئی) پہلے میچ میں شکست کے بعد انگلینڈ کے خلاف لارڈز ٹیسٹ کے لیے پاکستان ٹیم میں تبدیلیوں کا امکان ہے، سیریز کا دوسرا ٹیسٹ 27 اگست سے لارڈز میں شروع ہوگا، لندن پہنچنے کے بعد کنڈیشنز کو سامنے رکھ کر پلیئنگ الیون کو حتمی شکل دی جائے گی۔ ذرائع کے مطابق لیڈز ٹیسٹ میں بڑے مارجن سے شکست کے بعد مینجمنٹ ٹیم میں تبدیلیوں پر غور کر رہی ہے، وکٹ کیپر بیٹر محمد رضوان کو آرام دیا جا سکتا ہے۔ مینجمنٹ بابر اعظم کی واپسی کے لیے پُرامید ہے، بابر انگلی کی انجری کے باعث پہلا ٹیسٹ نہیں کھیلے تھے، ان کی واپسی کی صورت میں اذان اویس کو ڈراپ کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق لندن کی ڈرائی کنڈیشنز کے باعث ٹیم 2 اسپنرز کے ساتھ میدان میں اتر سکتی ہے، اسپیڈ کی وجہ سے لارڈز ٹیسٹ کے لیے فاسٹ بولر عبید شاہ کو ترجیح دیے جانے کا امکان ہے، لندن کی کنڈیشنز مختلف اور ڈرائی ہیں، فلیٹ پچ کی توقع کی جا رہی ہے۔

امریکی ویزا بانڈ پروگرام سے کن ممالک کو فائدہ ہوگا

خصوصی رپورٹ

امریکہ نے کاروباری اور سیاحتی ویزوں کے لیے ویزا بانڈ پروگرام مستقل کر دیا ہے، جس کے تحت بعض ممالک کے شہریوں کو ویزا حاصل کرنے کے لیے 20 ہزار ڈالر تک بطور ضمانت جمع کرانا پڑ سکتے ہیں۔ امریکی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ اقدام ویزا کی مدت ختم ہونے کے بعد غیر قانونی طور پر امریکہ میں قیام (اوورسٹے) کی بلند شرح، شناخت اور مجرمانہ ریکارڈ کی ناکافی تصدیق، معلومات کے محدود تبادلے، اور سفری و سرکاری دستاویزات کی سیکیورٹی سے متعلق خدشات کے پیش نظر کیا جا رہا ہے۔ خیال رہے یہ 20 اگست 2025 کو شروع کیے گئے 12 ماہ کے ویزا بانڈ پائلٹ پروگرام کی توسیع ہے۔

اس سے قبل رواں برس مئی میں امریکی محکمہ خارجہ نے پائلٹ پروگرام کے دوران 50 ممالک کی فہرست جاری کی تھی جن کے شہریوں کو بی ون یا بی ٹو ویزا حاصل کرنے کے لیے ویزا بانڈ جمع کرانے کی شرط کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا۔ اس فہرست میں پاکستان شامل نہیں ہے۔ امریکی حکام کا دعویٰ ہے کہ مالی سال 2024 میں ان ممالک سے 45,488 افراد نے ویزا کی معیاد سے زیادہ قیام کیا تھا، جبکہ پائلٹ پروگرام کے پہلے دس ماہ میں ایسے افراد کی تعداد 50 سے کم رہی۔ اسی مدت میں ان ممالک کے لیے بی ون یا بی ٹو ویزوں کے اجرا میں 83 فیصد کمی بھی دیکھی گئی۔ امریکی محکمہ؟

خارجہ کا کہنا ہے کہ ویزا بانڈ ادا کرنے کے بعد ویزا ہولڈر کو امریکہ میں اپنی قانونی حیثیت برقرار رکھنا اور مقررہ مدت کے اندر ملک چھوڑنا ہوگا۔ محکمہ؟ خارجہ کے مطابق اگر ویزا ہولڈر ویزا اور بانڈ کی تمام شرائط پوری کرے تو بانڈ کی رقم واپس کر دی جائے گی۔

تاہم اگر کوئی شخص مقررہ مدت کے بعد امریکہ میں قیام کرے، غیر مجاز طور پر حیثیت تبدیل کرنے کی درخواست دے یا بعض دیگر شرائط کی خلاف ورزی کرے، تو پورا بانڈ ضبط کیا جا سکتا ہے۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ پروگرام کا مقصد امریکی امیگریشن قوانین کی پاسداری کو یقینی بنانا، ویزے کی مدت سے زیادہ قیام کی شرح کم کرنا اور غیر ملکی حکومتوں کو اپنے شہریوں کی جانب سے ویزا شرائط کی پابندی یقینی بنانے کی ترغیب دینا ہے۔ اس منصوبے کا آغاز اگست 2025 میں کیا گیا تھا اور ابتدائی طور پر ملاوی، زیمبیا کو اس فہرست میں رکھا گیا تھا۔ یکم جنوری 2026 سے اس میں مزید ممالک کا اضافہ کیا گیا اور یہ شرط بھوٹان، بوٹسوانا، وسطی افریقی جمہوریہ، گنی، گنی بساؤ، نمیبیا اور ترکمانستان پر بھی لاگو کر دی گئی۔

تب امریکی محکمہ؟ خارجہ کا کہنا تھا کہ مزید 25 ممالک اس فہرست میں شامل کیے جا رہے ہیں جو کہ الجزائر، انگولا، انٹیگا اور باربادوا، بنگلہ دیش، بینن، برونڈی، کیپ وردے، کیوبا، جبوتی، ڈومینیکا، فجی، گبون، آئیوری کوسٹ، کرغزستان، نیپال، نائجیریا، سینیگال، تاجکستان، ٹوگو، ٹونگا، تووالو، یوگنڈا، وانواتو، وینزویلا اور زمبابوے ہیں۔

تاریخ کے لحاظ سے ویزا بانڈ پروگرام میں شامل کیے گئے ممالک

20 اگست 2025: ملاوی، زیمبیا۔ 11 اکتوبر 2025: گیمبیا۔ 23 اکتوبر 2025: موریتانیہ، ساؤ ٹومے اینڈ پرنسپے، تنزانیہ۔ یکم جنوری 2026: بھوٹان، بوٹسوانا، وسطی افریقی جمہوریہ، گنی، گنی بساؤ، نمیبیا، ترکمانستان۔ 21 جنوری 2026: الجزائر، انگولا، اینٹیگوا اینڈ باربوڈا، بنگلہ دیش، بینن، برونڈی، کیبو وردے، کوٹ ڈی آئیوری، کیوبا، جبوتی، ڈومینیکا، فجی، گبون، کرغز جمہوریہ، نیپال، نائجیریا، سینیگال، تاجکستان، ٹوگو، ٹونگا، تووالو، یوگنڈا، وانواتو، وینزویلا اور زمبابوے۔ 2 اپریل 2026: کمبوڈیا، ایتھوپیا، جارجیا، گریناڈا، لیسوتھو، ماریشس، منگولیا، موزمبیق، نکاراگوا، پاپوا نیوگنی، سیشلز اور تیونس

محکمہ خارجہ کے مطابق قونصلر افسران کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ویزا درخواست دہندگان سے اس نوعیت اور مقدار کا بانڈ طلب کریں جو اس بات کو یقینی بنانے میں مدد دے کہ درخواست دہندہ مقررہ وقت پر امریکہ چھوڑ دے۔ پروگرام میں یکسانیت برقرار رکھنے اور مختلف کیسز میں بانڈ کی غیر مستقل شرائط سے بچنے کے لیے بانڈ کے تین درجے مقرر کیے گئے ہیں: 10 ہزار، 15 ہزار اور 20 ہزار امریکی ڈالر۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق عام طور پر قونصلر افسر 15 ہزار ڈالر کا بانڈ مقرر کریں گے۔ تاہم اگر افسر کے خیال میں درخواست دہندہ کی مالی حالت ایسی نہیں کہ وہ 15 ہزار ڈالر کا بانڈ ادا کر سکے، جبکہ امریکہ کے سفر اور قیام کے اخراجات برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، تو بانڈ کی رقم 10 ہزار ڈالر رکھی جا سکتی ہے۔ دوسری جانب اگر درخواست دہندہ کے حالات، خصوصاً امریکہ میں اس کے روابط اور دیگر عوامل، یہ ظاہر کریں کہ 15 ہزار ڈالر کا بانڈ بروقت روانگی یقینی بنانے کے لیے کافی نہیں ہوگا تو قونصلر افسر 20 ہزار ڈالر کا بانڈ مقرر کر سکتے ہیں۔

بانڈ کی رقم کا تعین کرتے وقت قونصلر افسران درخواست دہندہ کے سفری مقصد، موجودہ ملازمت، آمدنی، مہارتوں، تعلیمی پس منظر اور دیگر متعلقہ معلومات کو مدنظر رکھیں گے۔ محکمہ خارجہ کا کہنا ہے کہ بانڈ کے یہ درجے محکمہ خزانہ اور محکمہ داخلی سلامتی (ڈی ایچ ایس) سے مشاورت کے بعد مقرر کیے گئے ہیں۔ رقم کا تعین اس تخمینے کی بنیاد پر بھی کیا گیا جس کے مطابق کسی ایسے شخص کو ملک بدر کرنے کے لیے امریکی حکومت کو امیگریشن قوانین پر عمل درآمد سے متعلق مجموعی طور پر اوسطاً 18,042 ڈالر خرچ کرنا پڑتے ہیں، جو ویزا کی مدت ختم ہونے کے باوجود امریکہ میں مقیم رہے۔

امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق اگر کوئی ویزا ہولڈر بانڈ کی شرائط کی سنگین خلاف ورزی کرتا ہے تو عام طور پر اس کی پوری بانڈ رقم ضبط کی جا سکتی ہے، جسے امریکی حکومت بانڈ کی خلاف ورزی سے متعلق انتظامی اخراجات اور غیر قانونی طور پر مقیم افراد کی حراست و ملک بدری کے اخراجات پورے کرنے کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔

امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق بانڈ جمع کرانے کی شرط عائد ہونے پر درخواست دہندہ کو ویزا درخواست میں فراہم کردہ رابطہ معلومات کے ذریعے تحریری یا الیکٹرانک اطلاع موصول ہوگی، جس میں ویزا بانڈ پروگرام کے ادائیگی پلیٹ فارم کا لنک فراہم کیا جائے گا۔ درخواست دہندہ اسی لنک کے ذریعے محکمہ داخلی سلامتی (ڈی ایچ ایس) کا متعلقہ بانڈ فارم بھی جمع کرائے گا۔ بانڈ جمع کرانے والے شخص کو، دستخط کے وقت فراہم کی گئی رابطہ معلومات کی بنیاد پر، فارم کی ایک نقل دی جائے گی۔ بانڈ سے متعلق ڈی ایچ ایس کے فارموں میں درج تمام شرائط وضوابط قابل اطلاق ہوں گے۔ اگر ویزا ہولڈر بانڈ کی شرائط پر خاطر خواہ عمل نہ کرے اور بانڈ کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار پائے تو بانڈ جمع کرانے والے شخص کو اس بارے میں مطلع کیا جائے گا، خواہ بانڈ خود درخواست دہندہ نے جمع کرایا ہو یا کسی تیسرے فریق نے اس کی جانب سے۔

بانڈ کی خلاف ورزی کے تعین اور اس پر عمل درآمد کے طریقہ کار کی وضاحت متعلقہ فارموں اور ڈی ایچ ایس کے ضوابط میں کی گئی ہے۔ تاہم محکمہ داخلی سلامتی کے سیکریٹری یہ اختیار پہلے ہی محکمہ خارجہ کے اُن اہلکاروں کو تفویض کر چکے ہیں جنھیں وزیر خارجہ نامزد کریں، تاکہ وہ ایسے بانڈز کی وصولی اور کارروائی سے متعلق امور انجام دے سکیں۔

بانڈ کا مقصد کیا ہے؟

امریکی حکومت کے مطابق بانڈ کا مقصد یہ ہے کہ جن افراد کو سیاحت یا کاروبار کے لیے ویزے جاری کیے گئے ہیں، انھیں مدت سے زیادہ قیام کرنے سے روکا جا سکے۔ گذشتہ سال جنوری میں صدر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد ری پبلکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے ڈونلڈ ٹرمپ نے سخت گیر امیگریشن پالیسی اختیار کی تھی۔ اس میں تارکین وطن کو جارحانہ انداز میں ملک بدر کرنا، ویزوں اور گرین کارڈز کی منسوخی اور سوشل میڈیا پوسٹس اور پرانی تقاریر کی جانچ پڑتال شامل تھی۔

(جاری ہے)

پاکستانی اداکارہ غنا علی رضا نے اپنی عمر بتا دی

مداحوں کی بڑی تعداد اداکارہ کی عمر پر یقین کرنے سے قاصر

کراچی (این این آئی) پاکستانی اداکارہ غنا علی رضا کی جانب سے اپنی عمر ظاہر کیے جانے کے بعد سوشل میڈیا پر ایک نئی بحث شروع ہو گئی۔ اداکارہ نے ایک حالیہ انسٹاگرام ریل میں بتایا ہے کہ ان کی عمر 31 سال ہے اور وہ دو بچوں کی والدہ ہیں، تاہم مداحوں کی بڑی تعداد ان کی عمر پر یقین کرنے سے قاصر نظر آئی۔ غنا علی رضا کا شمار پاکستان کی باصلاحیت ٹیلی ویژن اداکاراؤں میں ہوتا ہے، وہ ڈراموں میں مختلف کرداروں کی جاندار اداکاری کے باعث خاص شہرت رکھتی ہیں۔ اداکارہ کے انسٹاگرام پر 12 لاکھ سے زائد فالوورز ہیں، انہوں نے جیو ٹی وی کے ڈرامہ سیریل سنگدل سے شہرت حاصل کی، جبکہ متعدد ڈراموں میں بھی اپنی اداکاری کے جوہر دکھائے۔ غنا علی رضا اداکاری کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر بھی کافی متحرک رہتی ہیں اور اکثر ایسی ریلز شیئر کرتی ہیں جن میں وہ اپنی ازدواجی زندگی اور بطور والدہ روزمرہ معمولات کی جھلکیاں دکھاتی ہیں۔ حال ہی میں شیئر کی گئی ایک ریل میں انہوں نے اپنی عمر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ جب لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تفریح کے لیے کیا کرتی ہو؟ میں 31 سال کی ہوں، 2 بچوں کی ماں ہوں، میرے مشاغل میں خاموشی، کافی، دوستوں کو ریلز بھیجنا، گھر میں عجیب و غریب حرکتیں کرنا اور منصوبے منسوخ ہونے پر بے حد خوش ہونا شامل ہے۔ غنا کی جانب سے عمر ظاہر کیے جانے کے بعد مداحوں نے کمنٹس میں ان کی عمر پر بحث شروع کر دی۔ کئی صارفین نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ صرف 31 سال کی کیسے ہو سکتی ہیں۔

راحت فتح علی خان کا حکومت سے نصرت فتح علی خان کے نام پر موسیقی سکولز، اکیڈمیز اور یونیورسٹی بنانے کا مطالبہ

موسیقی کا روشن مستقبل ہونے کے باوجود پاکستان میں سرکاری سطح پر موسیقی کی سرپرستی اس طرح نہیں کی جاتی جیسے دوسرے ملکوں میں ہوتی ہے، گلوکار

کراچی (این این آئی) پاکستان میوزک انڈسٹری کے معروف گلوکار راحت فتح علی خان نے حکومت سے نصرت فتح علی خان کے نام پر موسیقی سکولز، اکیڈمیز اور یونیورسٹی بنانے کا مطالبہ کر دیا۔ ایک انٹرویو میں راحت فتح علی خان نے کہا کہ ہم نے پاکستان بھر سے موسیقی کا ٹیلنٹ اکٹھا کیا، جو بچے آگے نہیں آ سکے، وہ بھی بہت باصلاحیت تھے، ان میں کوئی مہدی حسن کی غزل پیش کر رہا تھا تو کوئی کلاسیکی موسیقی سے سامعین میں رس گھول رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان آئیڈل کے بچے ہماری موسیقی کا روشن مستقبل ہیں، ان میں گانے کا جذبہ ہے، ان کا ولولہ اور جنون دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے، مجھے یہ سب کچھ دیکھ کر بے حد خوشی ہوتی ہے۔ راحت فتح علی خان نے کہا کہ یہ سب اچھا گانے والے ہیں، مجھے لگتا ہے کہ موسیقی کے شعبے میں بہت کچھ اچھا ہونے والا ہے۔ انہوں نے حکومت سے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ موسیقی کا روشن مستقبل ہونے کے باوجود بھی پاکستان میں سرکاری سطح پر موسیقی کی سرپرستی اس طریقے سے نہیں کی جاتی جیسے دوسرے ملکوں میں ہوتی ہے، موسیقی کی کوئی اکیڈمیز نہیں ہیں۔ راحت فتح علی خان نے کہا کہ میں حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ استاد نصرت فتح علی خان کے نام پر ملک بھر میں موسیقی کے اسکولز، اکیڈمیز اور یونیورسٹیز بنائی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں استاد نصرت فتح علی خان کا میوزک مقبول ہے، کوئی بھی موسیقار ان کے حصار سے نکل کر نیا کام نہیں کر پا رہا ہے، میں خود کوئی نیا کام نہیں کر پا رہا ہوں، ان کی موسیقی کے حصار کو توڑ کر باہر جانا محال ہو گیا ہے۔ راحت فتح علی خان نے نئے گلوکاروں کو مشورہ دیا کہ کلاسیکل موسیقی کا ریاض کریں اور راگوں کا علم حاصل کریں۔ انہوں نے پاکستان آئیڈل کے ججز کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک کی اپنی رائے ہوتی ہے، موسیقی کا مقابلہ ہے، سب کی رائے اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ راحت فتح علی خان نے کراچی کے بارے میں کیے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ مجھے کراچی سے پیار ہے، میری گائیکی میں شاعری کو فوکس کیا جاتا ہے اور کراچی میں شاعری کو سمجھنے والے لوگ زیادہ ہیں، میرا دل چاہتا ہے کہ میرا ایک گھر کراچی میں بھی ہونا چاہیے۔ جب ان سے شہرت کے بارے میں سوال پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں شہرت کو کچھ نہیں سمجھتا، اپنے کام پر توجہ دیتا ہوں، میری کامیابی بزرگوں کی دعاؤں کی وجہ سے ملی ہے۔ راحت فتح علی خان نے اپنے صاحبزادے گلوکار شاہ زمان علی خان کے بارے میں بتایا کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں انہوں نے میلہ لوٹ لیا، بحیثیت والد یہ سب دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوتی ہے، شاہ زمان 3 برس کی عمر سے قوالیاں گا رہا ہے۔

فلم ڈر میں شاہ رخ خان کا راہول کا کردار مجھے دیا گیا تھا، سودیش بیری

مجھے آخری وقت میں فلم سے کیوں الگ کیا گیا

ممبئی (این این آئی) بالی ووڈ کے معروف اداکار سودیش بیری نے انکشاف کیا ہے کہ 1993 کی مقبول فلم ڈر میں راہول مہرا کا کردار ادا کرنے کیلئے شاہ رخ خان پہلی پسند نہیں تھے بلکہ یہ کردار ابتدائی طور پر مجھے دیا گیا تھا۔ 66 سالہ اداکار سودیش بیری کو 1990 کی فلم گھائل میں اپنی اداکاری کے باعث خاصی پذیرائی ملی تھی، انہوں نے حال ہی میں ایک پوڈکاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے آخری وقت میں فلم سے کیوں الگ کیا گیا۔ سودیش بیری کے مطابق فلم کے اختتام کے قریب ایک منظر میں میرے کردار کو دوسرے شخص کو مکے مارتے ہوئے دکھایا جانا تھا، پروڈیوسر اور ہدایت کار یش چوپڑا کو خدشہ تھا کہ یہ منظر ایسا محسوس ہوگا جیسے ایک بڑے اداکار کو سودیش بیری مکے مار رہے ہیں، اسی وجہ سے مجھے فلم سے ہٹا دیا گیا۔ اداکار نے کہا کہ مجھے یہ بات بعد میں معلوم ہوئی اور میں نے آج تک فلم نہیں دیکھی، یش چوپڑا ایک تخلیق کار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کام کے حوالے سے بہت جذباتی بھی تھے اور یہی جذبہ انہیں بہترین فلمیں بنانے میں مدد دیتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ شاہ رخ خان کا کیریئر غیر معمولی رہا ہے اور وہ قسمت کے ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں کامیابی اور خوش قسمتی دونوں نصیب ہوئی۔ سودیش بیری نے کہا کہ ہر شخص نے کامیابی کے لیے محنت کی، میں نے خود بھی بہت محنت کی، لیکن کچھ لوگ خوش قسمت اور بابرکت بھی ہوتے ہیں۔ یش چوپڑا کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم ڈر 1993 میں ریلیز ہوئی تھی جس نے باکس آفس پر کامیابی حاصل کی تھی، یہ فلم شاہ رخ خان کے کیریئر میں ایک اہم موڑ ثابت ہوئی اور ان کے منفی کردار کو ناظرین کی جانب سے بے حد پسند کیا گیا۔

TENDER NOTICE

The Beef Production Research Center Sibi invites bids from eligible Bidders for supply of following items. **TSE-2627081175331 Only electronic bid will be submitted, No physical bid is required. Note: In All Procurements of GOB Whether Through Electronic or Manual Bid Submission, It is Mandatory For All Bidders to Get Registered At Electronic Public Procurement System of BPPRA GOB.** Tender Fee 2,000 PKR

S.No	Class of Object	Bid Security
1	Animal Food & Medicine (Total Item(s) Count: 2)	340,000 PKR

Procurements shall be made under the Balochistan Public Procurement Rules – 2014, **Eligibility of Bidders:** 2 Assignments of Similar Nature and Complexity 5,000,000 in Previous 2 Years Turn over of at least 5,000,000 PKR in 2 Subsequent Previous Years Presence in Active Tax Payer List Sales Tax Certificate The bidding firm must not be currently blacklisted by any procuring agency of Pakistan JV is not permissible Submission of the required Bid Security In case Bid Security is not found as required during financial evaluation the bidding firm shall be declared as in-eligible and non-responsive Submission of the required Bidding document Fee **Procedure Of Procurement:** Single Stage Two Envelope Bidding Procedure **Bid Security:** The bids must accompany Bid Security in the form of Deposit at Call of amount 340,000 PKR specified above in the name of the under-signed from a scheduled bank. **Tender Documents:** The NIT & Bidding Document can be obtained electronically from www.bppra.gob.pk **Issuance of tender Documents:** Complete Bidding Document can be viewed at www.bppra.gob.pk **Last Date of bid submission:** Bid can only be submitted electronically latest by 09 September, 2026 till 12:00 PM through supplier dashboard. **Tender opening:** All tenders will be opened on same day at 01:00 PM on EPPS System Address: Sibi Phone no: 8339230023 Email: drfareedullahlivestock@gmail.com

Superintendent
Beef Production Research
Center Sibi

DPRQ/PRQ No.1013/25-8-2026
www.dpr.gob.pk dpr_gob dpr.gob dgpr.balochistan

میلادِ مصطفیٰؐ محبت، عقیدت اور اتحادِ امت کا پیغام

ربیع الاول کا بابرکت مہینہ جب اپنی رحمتوں، برکتوں اور روحانی خوشبوؤں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے تو پورے عالم اسلام میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہو

تحریر۔ذوالفقار علی طارق قادری

جاتی ہے۔ دلوں میں محبتِ رسولؐ کی شمعیں روشن ہوتی ہیں، زبانیں درود وسلام سے تر ہو جاتی ہیں اور عاشقانِ رسولؐ اپنے آقا و مولا، رحمتِ عالم حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی کا اظہار کرنے کیلئے تیاریوں میں مصروف ہوجاتے ہیں۔
آج پورے پاکستان میں عیدمیلادالنبیؐ کے حوالے سے جوش وخروش کے ساتھ تیاریاں جاری ہیں۔ 12 ربیع الاول کو لاکھوں کروڑوں مسلمان اپنے اپنے انداز میں خوشی، عقیدت اور محبت کا اظہار کریں گے۔ کہیں محافلِ میلاد منعقد ہوں گی، کہیں درود و سلام کی صدائیں بلند ہوں گی، کہیں مساجد اور گھروں کو سجایا جائے گا اور کہیں عاشقانِ رسولؐ میلادالنبیؐ کی ریلیوں اور جلوسوں میں شریک ہوکر اپنی عقیدت کا اظہار کریں گے۔ یہ خوشی کسی دنیاوی شخصیت کی خوشی نہیں، بلکہ اس عظیم ہستی کی آمد کی خوشی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپؐ کی تشریف آوری سے انسانیت کو ایمان، قرآن، ہدایت، اخلاق، عدل اور محبت کا راستہ ملا۔ آپؐ نے انسان کو اس کے رب سے جوڑا، ظلم کے اندھیروں کو ختم کیا اور معاشرے کو رحم، انصاف، بھائی چارے اور انسانی احترام کا درس دیا۔ اسی لیے میلادِ مصطفیٰؐ کا اصل پیغام محبت، امن، اخوت اور سیرت طیبہ پر عمل ہے۔ میلاد صرف چراغاں اور ظاہری سجاوٹ کا نام نہیں، بلکہ یہ اپنے دلوں کو عشقِ مصطفیٰؐ سے منور کرنے، اپنی زندگی کو سنتِ رسولؐ کے مطابق ڈھالنے اور اپنے کردار میں نبوی اخلاق پیدا کرنے کا موقع ہے۔
قرآنِ کریم ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اہلِ علم نے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رسولِ اکرمؐ کی بعثت وتشریف آوری کے حوالے سے اس آیتِ کریمہ سے استدلال کیا ہے۔ رسول اللہؐ کی ذاتِ اقدس اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمتوں میں سے ایک ہے، کیونکہ آپؐ کے ذریعے انسانیت کو ہدایت کا راستہ ملا اور قرآنِ کریم جیسی عظیم نعمت عطاء ہوئی۔ برصغیر کے اکابر اہلِ سنت نے بھی میلادِ مصطفیٰؐ کے موضوع پر تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔ معروف عالمِ دین مفتی منیب الرحمن نے اپنے کالموں میں میلادالنبیؐ کی شرعی حیثیت پر تفصیلی بحث کی اور متعدد جلیل القدر علماء وائمہ کے علمی اقوال وحوالہ جات پیش کیے۔ ان مباحث میں علامہ غلام رسول سعیدی، علامہ ابن عابدین شامی، ملا علی قاری اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جیسے اکابرِ علم کے حوالے بھی شامل ہیں۔
یہ بات اپنی جگہ انتہائی اہم ہے کہ میلادِ مصطفیٰؐ کو محض ایک رسمی تہوار سمجھنے کے بجائے اسے سیرتِ رسولؐ سے وابستگی اور اپنی اصلاح کا ذریعہ بنایا جائے۔ اگر ہم واقعی عاشقانِ رسولؐ ہیں تو ہمارے معاملات میں دیانت، ہماری گفتگو میں سچائی، ہمارے گھروں میں رحم، ہمارے بازاروں میں انصاف، ہمارے معاشرے میں رحم اور ہمارے کردار

میں سنتِ مصطفیٰؐ کی جھلک نظر آنی چاہیے۔
آج پورے ملک میں جب عیدمیلادالنبیؐ کی تیاریاں جاری ہیں تو ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اس موقع کو امن، محبت اور بھائی چارے کا ذریعہ بنائے۔ پاکستان میں مختلف طبقات اور مکاتبِ فکر کے لوگ آباد ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے قانون اور آئین کے دائرے میں رہ کر اپنے عقائد اور مذہبی خوشیوں کا اظہار کرنا چاہیے۔ بدقسمتی سے یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں جب بھی کوئی بڑا مذہبی موقع آتا ہے تو بعض اوقات ایسے بیانات اور مباحث سامنے آتے ہیں جو ماحول کو کشیدہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں آئین پاکستان کی متعلقہ شق کے حوالے سے جو گفتگو سامنے آئی، اس پر سنجیدہ حلقوں میں سوالات اٹھنا فطری امر ہے۔ ایسے حساس مذہبی اور آئینی معاملات کو اشتعال انگیزی کے بجائے قانون، آئین، علمی گفتگو اور ذمہ داری کے ساتھ زیرِ بحث لانا چاہیے۔
پاکستان کا آئین مذہبی معاملات کے حوالے سے واضح دفعات رکھتا ہے اور ختمِ نبوتؐ کے عقیدے کے بارے میں مسلمانانِ پاکستان کے جذبات نہایت گہرے اور حساس ہیں۔ ایسے معاملات پر گفتگو کرتے ہوئے ہر شخص کو ملکی قانون اور آئینی حدود کا احترام کرنا چاہیے۔ کسی بھی مسئلے کو اس انداز میں بیان نہیں کیا جانا چاہیے جس سے معاشرے میں اشتعال، نفرت یا تصادم پیدا ہو۔ یہ سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ جب آئینی اور قانونی معاملات پارلیمانی و قانونی طریقہ کار کے ذریعے طے کیے جا چکے ہیں تو بار بار ایسے حساس موضوعات کو اس انداز میں کیوں اٹھایا جاتا ہے کہ معاشرے میں بے چینی پیدا ہو؟ اختلافِ رائے کا حق اپنی جگہ، لیکن اختلاف کو انتشار اور اشتعال کا ذریعہ بنانا کسی بھی صورت ملک و قوم کے مفاد میں نہیں۔ ہمیں کسی بھی قسم کی خون ریزی،

انتشار یا باہمی تصادم نہیں چاہیے۔ ہمیں پاکستان میں امن چاہیے، ہمیں اپنے عقیدے پر عمل کرنے کی آزادی چاہیے، ہمیں آئین وقانون کی بالادستی چاہیے اور ہمیں ایسا معاشرہ چاہیے جہاں مذہبی جذبات کا احترام ہو اور اختلافات کو قانون اور دلیل کے ذریعے حل کیا جائے۔
عیدمیلادالنبیؐ امن، محبت اور بھائی چارے کا پیغام ہے۔ نبی کریمؐ نے انسانیت کو جوڑنے کا درس دیا۔ مدینہ منورہ میں آپؐ نے ایک ایسا معاشرہ قائم فرمایا جس میں عدل، معاہدات، حقوق اور ذمہ داریوں کو اہمیت حاصل تھی۔ آپؐ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ معاشرے میں امن کیسے قائم کیا جاتا ہے اور مختلف طبقات کے حقوق کی حفاظت کس طرح کی جاتی ہے۔ اس لیے حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ 12 ربیع الاول کے موقع پر ملک بھر میں فول پروف سیکورٹی انتظامات کیے جائیں۔ میلاد کی محافل، مساجد، جلوسوں اور ریلیوں کو

مکمل تحفظ فراہم کیا جائے اور کسی بھی شرپسند عنصر کو امن وامان خراب کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ جولوگ مذہبی مواقع کو انتشار کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں، ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے۔
اسی طرح اہلِ سنت کی مذہبی تنظیموں، علماء، مشائخ اور کارکنان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اجتماعات میں امن، برداشت، نظم و ضبط اور محبتِ رسولؐ کا پیغام عام کریں۔ میلاد کی محفل کو کسی کے خلاف نفرت کا پلیٹ فارم نہیں بلکہ سیرتِ مصطفیٰؐ کی روشنی پھیلانے کا ذریعہ بنانا چاہیے۔ ہمیں قادیانیت کے حوالے سے آئینِ پاکستان کے طے شدہ قانونی وآئینی موقف کا احترام ہے، ہمیں سیکولر سوچ کے نام پر اسلامی تشخص کو کمزور کرنے کی کوشش بھی قبول نہیں، لیکن ہر اختلاف اور ہر حساس مسئلے کا حل قانون اور آئین کے دائرے میں رہ کر ہی نکالا جاسکتا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے اور اس کی مذہبی اور آئینی شناخت کا احترام تمام شہریوں کی ذمہ داری ہے۔
آج ضرورت اس بات کی ہے کہ حکمران ایسے تمام عناصر کو قانون کے مطابق روکے جو مذہبی تہواروں کے موقع پر انتشار یا اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ 12 ربیع الاول کو ملک کے کروڑوں مسلمان محبتِ رسولؐ کا اظہار کریں گے۔ اس عظیم دن کو امن، سلامتی اور روحانی خوشیوں کا دن بنانا حکومت، انتظامیہ، علماء اور عوام سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ میلادِ مصطفیٰؐ ہمیں یہ بھی سبق دیتا ہے کہ صرف زبان سے محبت کا دعویٰ کافی نہیں۔ محبتِ رسولؐ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نماز کی پابندی کریں، والدین کی خدمت کریں، پڑوسیوں کے حقوق ادا کریں، غریبوں اور محتاجوں کا سہارا بنیں، جھوٹ، دھوکے اور خیانت سے بچیں، اپنے معاملات درست کریں اور اپنی زندگی کو سنتِ رسولؐ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اگر ربیع الاول میں کسی کے دل میں قرآن پڑھنے کا شوق پیدا ہو جائے، کسی کی نماز درست ہو جائے، کوئی شخص گناہوں سے توبہ کرلے، کوئی نوجوان سیرتِ مصطفیٰؐ کا مطالعہ شروع کردے، کوئی شخص اپنے ناراض بھائی سے صلح کرلے اور کسی غریب کے گھر خوشی پہنچ جائے تو یہی میلاد کی حقیقی برکت ہے۔
ہمیں اپنے بچوں اور نوجوان نسل کو بھی بتانا ہوگا کہ نبی کریمؐ سے محبت صرف نعروں کا نام نہیں۔ آپ کی محبت ایمان کا نور ہے، لیکن اس محبت کا تقاضا آپ کی سنت، اخلاق اور تعلیمات کو اپنی زندگی میں جگہ دینا بھی ہے۔ نوجوان اگر سیرتِ طیبہ کو اپنا رہنما بنالیں تو معاشرے سے بہت سی برائیاں خود بخود ختم ہو سکتی ہیں۔ آج جب دنیا میں نفرت، جنگ، ظلم، بے سکونی اور اخلاقی بحران بڑھ رہا ہے، سیرتِ مصطفیٰؐ پوری انسانیت کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ ہمیں دنیا کو بتانا چاہیے کہ ہمارے نبیؐ رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپؐ نے ظلم کے بجائے عدل، نفرت کے بجائے محبت، انتقام کے بجائے عفو ودرگزر اور انتشار کے بجائے اتحاد کا درس دیا۔
لہٰذا ربیع الاول کی یہ مبارک ساعتیں ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اپنے دلوں میں محبتِ مصطفیٰؐ پیدا کریں، اپنی زبانوں کو درود وسلام سے تر رکھیں، اپنی زندگیوں میں سنتِ رسولؐ کو زندہ کریں اور اپنے معاشرے کو امن، محبت، اخوت اور بھائی چارے کا گہوارہ بنائیں۔ ہمیں اپنے ملک میں کسی قسم کی خون ریزی یا انتشار نہیں چاہیے۔ ہمیں پاکستان میں امن چاہیے، آئین وقانون کی بالادستی چاہیے، اسلامی اقدار کا احترام چاہیے اور ایسا ماحول چاہیے جہاں مسلمان اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ولادتِ باسعادت کی

خوشی عقیدت و احترام اور مکمل امن کے ساتھ منا سکیں۔
میلادِ مصطفیٰؐ کا پیغام یہی ہے: دلوں کو جوڑو، نفرتیں مٹاؤ، سیرتِ مصطفیٰؐ اپناؤ اور محبت و امن کو عام کرو۔
اللہ تعالیٰ ہمیں سچی محبتِ رسولؐ، ادبِ رسولؐ، اطاعتِ رسولؐ اور سنتِ رسولؐ پر زندگی گزارنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ پاکستان کو امن واستحکام عطاء فرمائے، امتِ مسلمہ کو اتحاد عطاء فرمائے اور 12 ربیع الاول کی بابرکت ساعتوں میں ہمارے ملک کو ہر فتنے، فساد اور انتشار سے محفوظ فرمائے۔

وماعلینا الاالبلاغ

کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالمالک

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم پر بارانِ رحمت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے۔ جسم سے کچھ کپڑے اُتارے یہاں تک کہ جسمِ اطہر پر بارش برسی۔ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ آنحضورؐ نے ایسا کیوں کیا؟ آپؐ نے فرمایا: اس لیے کہ یہ رب کے پاس سے بالکل تازہ اتری ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، بیہقی)
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر طرزِ عمل معرفتِ الٰہی کا درس ہے۔ بارش خود بخود نہیں آگئی اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا نتیجہ ہے' جس طرح کوئی کاریگر نئی چیز تیار کرتا ہے' اس کو کاریگر کے ہاتھوں نے مس کیا ہوتا ہے۔ اسی طرح کی سوچ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بارے میں دی ہے کہ یہ متبرک ہے' رب تعالیٰ کے حکم اور ارادے نے اسے مس کیا ہے' اس لیے اس کو جسم پر لینے سے جسم کو فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ملے گی خصوصاً' جب کہ اس تصور کے ساتھ اسے جسم پر لیا جائے کہ اس کی رب تعالیٰ سے ملاقات تازہ بتازہ ہے۔
سبحان اللہ! تازہ بارش ہو یا فصل' سبزیاں ہوں یا پھل' کائنات کی سرسبزی اور شادابی میں سے ہر ایک کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کتنا قوی اور مضبوط ہوگا' اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ اسی معرفت کے لیے قرآن پاک مختلف سورتوں میں بار بار اللہ تعالیٰ کی کارسازیوں اور کاریگری کا ذکر کرتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو کائنات اور قرآن پاک کے نورِ معرفت سے اپنے دل و دماغ کو منور کرتے ہیں۔

o

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ بنی حارثہ قبیلے کے ایک شخص حرملہ بن زید (جو نفاق کی بیماری میں مبتلا تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' دوزانو ہوکر بیٹھ گئے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ایمان یہاں پر ہے اور سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا یہاں پر نفاق ہے۔ یہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا مگر تھوڑا۔ رسول اللہؐ نے ان کی بات سنی لیکن خاموش رہے۔ حرملہ نے اپنی بات پھر دہرائی۔ اس پر رسول اللہؐ نے حرملہ کی زبان کو کنارے سے پکڑا اور یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! حرملہ کو سچی زبان اور شکرگزار دل عطا فرما اور میری محبت اور مجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت سے سرفراز اور ان کا انجام بخیر فرما''۔
حرملہ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کچھ منافق میرے دوست ہیں اور میں ان کا سربراہ تھا' میں ان کے نام آپ کو نہ بتلا دوں۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا (ابھی اس کی ضرورت نہیں) جو ہمارے پاس اس طرح آئے گا جس طرح آپ آئے ہیں تو ہم اس کے لیے اسی طرح استغفار کریں گے جس طرح آپ کے لیے کیا ہے' اور جو اپنے نفاق پر ڈٹا رہے گا اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ (کنزالعمال)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی' رسول اور نامزد حکمران تھے۔ آپؐ نے اپنی سیرت طیبہ اور اخلاق حسنہ سے ایسا ماحول اور معاشرہ تشکیل دیا جس کو محبت و الفت اور سکون و اطمینان کی چادر اور چھت نصیب ہوئی۔ ومارسلنک الارحمۃ للعالمین'' اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر'' کے عجیب وغریب اور دل کش مناظر دنیا نے دیکھے۔ انھی مناظر میں سے ایک حسین منظر حرملہ کا لپک کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونا ہے اور آپؐ کا اسے محبت اور اپنائیت سے نوازنا' ان کی زبان کو اپنے دستِ مبارک میں پکڑ کر ایسی دعا دینا کہ جس سے ان کی زندگی کی کایا پلٹ گئی' نفاق کے بجائے اخلاص کی دولت سے مالا مال ہوگئے۔
ایک منظر تو یہ ہے اور آج ایک دوسرا منظر بھی ہمارے سامنے ہے وہ منظر مخالفین کا تعاقب کرنا' تلاش وجستجو کر کے انھیں انتقام کا نشانہ

بنانا اور کچل کر رکھ دینا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ رحمت کا منظر یہ ہے کہ حرملہ مخالفین کے نام پیش کرنے کی پیش کش کرتے ہیں لیکن آنحضورؐ انکار فرما دیتے ہیں۔ اس کے بجائے منافقین اور مخالفین کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ وہ آئیں گے تو انھیں دعائیں ملیں گی' ان کے ساتھ بھی ہمدردی وغم گساری کا رویہ اپنایا جائے گا' اور اگر نہیں آئیں گے تو بھی ان کی چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال نہیں ہوگا۔ ان کا تعاقب نہیں ہوگا بلکہ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا۔ یہ ہے وہ معاشرہ جو رحمت للعالمینؐ کی ذاتِ اقدس کی برکت سے وجود میں آیا' جس میں الفت و محبت' عدل و احسان' سکون و اطمینان اور ایک دوسرے کو دھتکارنے اور مٹانے کے بجائے قریب کرنے اور سینے سے لگانا ہے۔ کاش! یہ دل کش سوسائٹی پھر سے وجود میں آجائے۔ کوئی تصور کرسکتا ہے کہ اس طرح کی سوسائٹی کسی کے لیے خطرہ ہوسکتی ہے؟ کیا دہشت گردی' انتہا پسندی اور بے صبری کا اس کے قریب سے بھی گزر ہوسکتا ہے؟

o

حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبیر! کیا تمھیں یہ بات پسند ہے جب سفر پر نکلو تو اپنے تمام ساتھیوں سے زیادہ خوش شکل ہو اور سب سے زیادہ زادِراہ تمھارے پاس ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! ہاں! میں یہ چاہتا ہوں۔
آپؐ نے فرمایا: اگر ایسا ہے تو پھر سفر پر نکلتے وقت پانچ سورتیں قل یا ایھا الکافرون، اذا جاء نصر اللہ، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کرو۔ ہر سورت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرو اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر ان کی قرأت کو ختم کرو۔ حضرت جبیرؓ کہتے ہیں میں دولت مند تھا۔ میرے پاس مال زیادہ تھا لیکن اس سے پہلے جب سفر پر نکلتا تو میری شکل بہت خستہ حال اور زادِراہ بہت تھوڑا ہوتا تھا۔ اس کے بعد جب میں نکلتا تو سفر سے واپسی تک زیادہ خوش شکل اور سب سے زیادہ زادِراہ والا ہوتا تھا۔ (مجمع الزوائد' ۱۰/۱۳۱)
سفر میں آدمی کی ایک ضرورت یہ ہوتی ہے کہ اس کا لباس' وضع قطع' شکل وشباہت اچھی ہو اور دوسری ضرورت یہ ہوتی ہے کہ زادِ راہ زیادہ ہو۔ ان دونوں ضرورتوں کے لیے ظاہری سازوسامان کا انتظام کرنا ضروری ہے لیکن اصل سامان اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد ہے کہ وہی حالات کو سازگار کرنے والی اور برکت دینے والی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ایک ذریعہ وہ پانچ سورتیں ہیں جن کی رہنمائی رسولؐ اللہ نے فرمائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بذاتِ خود حجت ہے۔ مزید برآں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تجربے سے جو چیز ثابت ہوجائے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔ حضرت جبیرؓ نے اپنا تجربہ بیان فرمادیا ہے۔ آج ہم بھی رسول اللہ کے ارشاد کے روشنی میں ان کے تجربے کو پیشِ نظر رکھ کر اپنے سفر کی ان دو ضروریات کو پورا کرسکتے ہیں۔

o

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے ہاں تشریف لے گئے جو بیماری کے دباؤ کے سبب چوزے کی طرح لاغر ہوگیا تھا۔ رسولؐ اللہ نے اس سے پوچھا: آپ نے کوئی دعا کی تھی؟ اس نے عرض کیا: میں دعا کرتا تھا: ''اے اللہ! آپ نے مجھے جو سزا آخرت میں دینی ہے وہ دنیا میں دے دیجیے''۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ دعا کیوں نہ کی:
ترجمہ''اے اللہ! مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے''۔ (البقرہ:) اس نے یہ دعا شروع کردی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمادی۔ (کنزالعمال' ج۲' ص۹۲)
اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ذات ہے۔ اس سے ایسی دعا کی حاجت نہیں جس میں سودا اور لین دین ہو کہ آخرت کی سزا دنیا میں ہوجائے۔ ایسا معاملہ انسانوں کا انسانوں سے ہوتا ہے کہ وہ معاف نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والی ہستی ہے۔ اس لیے اس سے معافی مانگنی چاہیے اور یہ دعا کرنی چاہیے کہ وہ آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمائے اور دنیا میں بھی۔
بعض اوقات انسان ایسی دعا کر بیٹھتا ہے کہ اس کے سبب تکلیف سے دوچار ہو جاتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں جس شخص کا تذکرہ ہے وہ اپنی دعا کے سبب تکلیف میں مبتلا ہو کر انتہائی کمزور ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوسری دعا سکھلائی جس کی بدولت اس دعا کے اثرات زائل ہوگئے اور اس شخص کی صحت بحال ہوگئی۔ کیسا خوش قسمت شخص تھا جسے رسولؐ اللہ کا دستِ شفقت اور آپ کا بتلایا ہوا نسخہ شفا نصیب ہوگیا۔ آج بھی جسمانی اور روحانی بیماریوں اور تکالیف سے نجات کے لیے یہ دعا اکسیر ہے۔

☆☆☆☆

حکمت

"کفر سے ڈرنے والے لوگوں کیلئے مالدار ہونے میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور تندرستی اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کیلئے مالداری سے بہتر چیز ہے اور قلب کی خوشی اور اطمینان اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔"

فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کا دورہ

ایران، امید کی نئی کرن

امریکا اور ایران کے مابین جاری کشیدگی تاحال کسی انجام سے ہمکنار ہوتی دکھائی نہیں دے رہی لیکن اس سلسلے میں پاکستان مسلسل ان کوششوں میں مصروف ہے کہ کسی بھی طرح دونوں ملکوں کو دوبارہ مذاکرات کی میز پر لایا جائے اور ان کے درمیان معاملات کو مزید بگڑنے سے بچایا جائے کیونکہ اگر یہ کشیدگی جاری رہتی ہے تو اس سے صرف دو ملکوں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کا نقصان ہوگا اور یہ نقصان صرف معاشی نہیں ہوگا۔ پاکستان کی سفارتی اور مصالحتی کوششوں کے سلسلے میں چیف آف ڈیفنس فورسز (سی ڈی ایف) فیلڈ مارشل سید عاصم منیر وفاقی وزیر داخلہ سید محسن نقوی کے ہمراہ ایک بار پھر ایک اہم دورے پر ایران گئے ہیں جہاں تہران میں ان کی ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی سے ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی بھی سی ڈی ایف کے ہمراہ تھے۔ مسلح افواج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کا کہنا ہے کہ فیلڈ مارشل عاصم منیر علاقائی امن و استحکام کے فروغ کے لیے پاکستان کی کوششوں کے سلسلے میں ایران گئے ہیں اور وہ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعہ کے حل کے لیے کوششوں کے فروغ پر توجہ مرکوز رکھیں گے۔ ادھر ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سیکرٹری محسن رضائی نے کہا ہے کہ ایران پر حملوں کے ساتھ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی حماقتوں نے دنیا بھر کے ممالک میں جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی خواہش کو بڑھا دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس خواہش میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا ہے ممالک نے دیکھا کہ بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی اور جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے (این پی ٹی) کی رکنیت امریکا کی جانب سے حملوں کو روکنے میں غیر موثر رہی ہے۔ صدر ٹرمپ نے جوہری سلامتی کی بجائے جوہری عدم تحفظ پیدا کیا ہے۔ اسی طرح، ایرانی صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان کا کہنا ہے کہ ایران اس وقت معاشی اور عسکری لحاظ سے حالت جنگ میں ہے تاہم ملک مشکلات کے سامنے مضبوطی سے ڈٹا ہوا ہے۔ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسعود پزشکیان نے کہا کہ ایران موجودہ جنگی حالات میں عوام کی خدمت کے لیے اپنی تمام تر کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ دشمن ایران کو ناکام اور تنزلی کا شکار دیکھنا چاہتا ہے لیکن عوام کے اتحاد نے ایران کو ایک مضبوط طاقت کے طور پر ابھارا ہے۔ ایرانی صدر نے مزید کہا کہ دشمن نے ایران کو تباہ کیا جانے کا منصوبہ بنایا تھا، تاہم ایسا نہیں ہو سکا۔ جنگی مشکلات کا سامنا کرنے والے عوام کے متحدہ موقف کے نتیجے میں مفاہمتی یادداشت تک پہنچنے میں مدد ملی۔ مسعود پزشکیان کے مطابق، ماہرین نے مفاہمتی یادداشت کو عزت اور دانائی پر مبنی قرار دیا ہے۔ یقیناً ایران کے پاس چین اور روس کی صورت میں ایسے اتحادی موجود ہیں جو اسے امریکا کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکنے دیں گے اور پاکستان بھی پہلے دن سے اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ کسی بھی طرح ایران کو نقصان سے بچایا جا سکے۔ یہ نہایت افسوس ناک بات ہے کہ امریکا اور ایران کے مابین کشیدگی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ پاکستان نے تاریخی نوعیت کی سفارتی کوششوں کے ذریعے دونوں ممالک کے اعلیٰ ترین نمائندوں کو ایک میز پر بٹھا کر اسلام آباد مفاہمتی یادداشت کے لیے راہ ہموار کی تھی لیکن دونوں جانب کے رہنماؤں کے بیانات نے معاملے کو پھر کشیدگی کی طرف دھکیل دیا۔ اب فیلڈ مارشل عاصم منیر ایک بار پھر ایران کے دورے پر گئے ہیں تو امید کی نئی کرن پیدا ہوئی ہے اور توقع کی جا سکتی ہے کہ جلد حالات کوئی ایسی کروٹ لیں گے جس سے معاملات میں سدھار پیدا ہوگا اور امن کے قیام کے سلسلے میں دنیا کو ایک ایسی نوید سنائی دے گی جو عالمی استحکام کے لیے راستہ ہموار کرے گی۔

ہم نے عشقِ رسول ﷺ کو صرف نعرہ تو نہیں بنا دیا؟

تابندہ خالد

[illegible]

فیصلہ کسی ایک شخص کا نہیں، پاکستان کے مستقبل کا ہے

محمد اکرم چوہدری

[illegible]

وزیر اعظم کی گرینڈ ڈائیلاگ کی خوش آئند دعوت

محمد صباح الدین

[illegible]

بھارتی خوش فہمی کا سایہ

کرن عزیز کشمیری

[illegible]

ہمارا نوجوان اضطراب کا شکار کیوں ہے؟

ڈاکٹر ناصر خان

[illegible]

بانی پی ٹی آئی کی جیل واپسی

نصرت جاوید

[illegible]

میری کوئی نہیں سنتا

گلزار ملک

[illegible]

بقیہ 1
کی۔ اجلاس میں یوم شہدا صحافت کیلئے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور شہدا صحافت کا دن بھرپور انداز میں منانے کے لئے انتظامات کو حتمی شکل دے دی گئی۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ 28 اگست بروز جمعہ بعد نماز جمعہ کوئٹہ پریس کلب میں بلوچستان کے شہید صحافیوں کی یاد میں سیمینار کا انعقاد کیا جائے گا جس میں صحافیوں اور میڈیا ورکرز کے ساتھ وکلا تنظیموں، انسانی حقوق کی تنظیموں کے رہنما، شہید صحافیوں کے اہل خانہ شرکت کریں گے۔ اس موقع پر اجلاس کے شرکا نے تمام انتظامات مکمل کرنے کی منظوری دی اور کہا کہ بلوچستان کے صحافی آج بھی مشکل ترین حالات میں فیلڈ میں کام کر رہے ہیں جہاں ہر طرف سے انہیں خطرات لاحق ہیں شہید صحافیوں نے فرائض کی انجام دہی میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے بی یو جے اپنے شہید صحافیوں کو کبھی نہیں بھولے گی اور ان کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

بقیہ 2
ملزمان کی جانب سے فائرنگ کرکے 5 افراد کو قتل کر دیا گیا تھا جن کا تعلق پنجاب سے بتایا جا رہا تھا ذرائع کے مطابق مذکورہ افراد 2 روز قبل کوئٹہ آئے تھے اور فائرنگ کے نتیجے میں 5 افراد موقع پر ہی ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا تھا زخمی ہونے والا شخص منگل کو ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا ہلاکتوں کی تعداد 6 ہوگئی۔ مارے جانے والے افراد میں سے 3 افراد اشرف علی، زمان اور علی احمد کا تعلق فورٹ منرو کے علاقے سے بتایا جاتا ہے جن کی میتیں گزشتہ روز ضروری کارروائی کے بعد ان کے آبائی علاقوں کو روانہ کر دی گئی ہیں۔

بقیہ 3
فائرنگ کرکے 2 افراد کو قتل کر دیا اور فرار ہو گئے نعشیں ہسپتال منتقل کر دی گئیں جنہیں ضروری کارروائی کے بعد شناخت کے لئے مردہ خانے میں رکھ دیا گیا۔ مزید کارروائی پولیس کر رہی ہے۔

بقیہ 4
عملی زندگی کا حصہ بنائیں اور معاشرے میں بھائی چارے، رواداری اور امن کو فروغ دیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں امت مسلمہ کو اتحاد و اتفاق کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہمیں نبی کریم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ملک و قوم کی ترقی، خوشحالی اور امن کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان میر جان محمد خان جمالی نے جشن عید میلاد النبیؐ کے موقع پر پوری قوم اور بالخصوص اہل بلوچستان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت دن کے صدقے ملک پاکستان کو امن، استحکام اور خوشحالی عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ 5
درمیان موثر رابطہ اور باہمی تعاون کو یقینی بنانے پر اتفاق کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی نے کہا کہ پولیو کا مکمل خاتمہ مشترکہ ذمہ داری ہے، اس لیے تمام متعلقہ ادارے مہم کو کامیاب بنانے کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ اسکولوں اور مدارس میں پولیو ٹیموں کو مکمل تعاون فراہم کیا جائے اور والدین، اساتذہ اور طلبہ میں پولیو ویکسین کی اہمیت کے حوالے سے آگاہی پیدا کی جائے۔ اجلاس میں پولیو مہم کے دوران بچوں کی زیادہ سے زیادہ کوریج، ٹیموں کی نگرانی، اسکولوں اور مدارس میں بروقت رسائی، والدین کے تحفظات دور کرنے اور کسی بھی قسم کی رکاوٹ کی صورت میں فوری طور پر متعلقہ حکام کو آگاہ کرنے کے امور بھی زیر غور آئے۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل)، وفاق المدارس کے نمائندے، محکمہ تعلیم کے نمائندگان، پرائیویٹ اسکولز کے نمائندے، پولیو حکام، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کوئٹہ اور تمام متعلقہ اسسٹنٹ کمشنرز نے شرکت کی۔

بقیہ 6
سے معاشرے کی بنیاد مضبوط کرتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کے بہتر مستقبل اور خاندان کی کفالت کے لیے سخت حالات میں بھی محنت کرتے ہیں۔ ایسے افراد کو نشانہ بنانا نہ صرف ایک خاندان کو اجاڑنے کے مترادف ہے بلکہ معاشرے کے پرامن اور محنت کش طبقے میں خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام دہشت گردی اور تشدد کے خاتمے کے خواہاں ہیں اور امن دشمن عناصر کو یہ واضح پیغام ملنا چاہیے کہ ریاست اور عوام ان کے عزائم کے سامنے متحد ہیں۔ متعلقہ ادارے واقعے کی غیر جانبدارانہ اور موثر تحقیقات کرکے قاتلوں تک پہنچیں اور انہیں قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔ سردار عبدالرحمن کھیتران نے جاں بحق مزدوروں کے اہل خانہ سے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں وہ متاثرہ خاندانوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے شہداء کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر و استقامت کی دعا کی۔

بقیہ 7
ہے۔ روزانہ اجرت پر اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے والے بے گناہ مزدوروں کو نشانہ بنانا کسی صورت قابل قبول نہیں انہوں نے کہا کہ دہشتگرد عناصر بے گناہ مزدوروں کو نشانہ بنا کر بلوچستان کو مزید پسماندگی کی طرف دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاہم دہشتگرد بلوچستان کے امن، ترقی اور عوام کے حوصلوں کو کسی صورت متزلزل نہیں کر سکتے صوبائی مشیر نوابزادہ امیر حمزہ زہری نے کہا کہ حملے میں ملوث دہشتگرد عناصر کو ہر صورت قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا، جبکہ دہشتگردی کے ذریعے بلوچستان کے امن و ترقی کے سفر کو متاثر کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی انہوں نے کہا کہ مزدور صوبے کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے تھے، انہیں نشانہ بنانا انسانیت کے خلاف سنگین جرم ہے۔ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں ریاستی ادارے اور عوام متحد ہیں صوبائی مشیر نوابزادہ امیر حمزہ زہری نے حملے میں شہید ہونے والے مزدوروں کے اہل خانہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے زخمی مزدور کی جلد صحتیابی کے لیے دعا بھی کی۔

بقیہ 8
کہ نبی کریم کی پوری حیات مبارکہ انسانیت کے لیے عملی نمونہ ہے۔ آپ نے دنیا کو محبت، اخوت، مساوات، رواداری، عدل و انصاف، برداشت اور امن کا درس دیا اور معاشرے کے کمزور طبقات کے حقوق کے تحفظ کی تعلیم دی۔ آج کے دور میں امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا حل بھی سیرت طیبہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں ہے صوبائی وزیر فیصل خان جمالی نے کہا کہ عید میلاد النبیؐ کا تقاضا ہے کہ ہم محض جشن تک محدود نہ رہیں بلکہ اپنی عملی زندگیوں کو اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کا عہد کریں۔ ہمیں اپنے درمیان نفرتوں، اختلافات اور تعصبات کو ختم کرکے محبت، بھائی چارے اور اتحاد و اتفاق کو فروغ دینا ہوگا تاکہ معاشرے میں امن و استحکام کو مزید مضبوط بنایا جا سکے حضور اکرم نے انسانوں کو رنگ، نسل، زبان اور قبیلے کے امتیاز سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے اور انسانیت کی خدمت کا درس دیا۔ ہمیں چاہیے کہ ان عظیم تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

بقیہ 9
آج بھی پوری انسانیت کیلئے بہترین نمونہ اور ہدایت کا سرچشمہ ہے انہوں نے کہا کہ آپ کی ولادت باعث ہے ربیع الاول مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ اور تعلیمات نبوی کو یاد کرنا ہی زندگی کی اصل روشنی ہے آج ہمارا قلم ہماری کتاب اور ہمارا میڈیا اسی روشنی کا سفیر ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ایک نہایت اہم پہلو یہ ہے کہ آپ نے انسان کی قدر و منزلت کا معیار تبدیل کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یہ اعلان انسانی مساوات اخلاقی ذمہ داری اور تقویٰ پر مبنی معاشرے کی بنیاد ہے اسکے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ڈوبی دنیا کو توحید اور اخلاق کا نور عطا کیا اور آپ ﷺ نے عورت کو وہ عزت دی جو پہلے سوچی بھی نہ تھی انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت تاریخ انسانیت کا ایک عظیم روشن باب ہے سیرت النبی پوری انسانیت کیلئے مکمل ضابطہ حیات نبی کریم نے اندھیرے میں ڈوبی دنیا کو توحید اور اخلاق کا نور عطا کیا انہوں نے کہا کہ ماہ ربیع الاول نبی کریم کی ولادت کی نسبت سے پوری امت کیلئے باعث برکت ہے۔

بقیہ 10
میرج اینڈ ڈیوورس بل، کرسچن پرسنل لا اور اقلیتی برادریوں کو درپیش مختلف قانونی و پالیسی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وفد نے کرسچن میرج اینڈ ڈیوورس بل کے مسودے پر پیش رفت کی ضرورت پر زور دیا اور مسیحی برادری، بالخصوص خواتین کے شادی اور طلاق سے متعلق قانونی حقوق کے حوالے سے موثر قانونی فریم ورک کی ضرورت اجاگر کی۔ وفاقی وزیر نے اس معاملے پر تعاون اور معاونت کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ کرسچن پرسنل لا سے متعلق امور پر اقلیتی برادری کے نمائندگان کے ساتھ مل کر کام کیا جائے گا۔ ملاقات میں اقلیتوں کے لیے تعلیم، صحت اور روزگار کے شعبوں میں مساوی مواقع یقینی بنانے کی تجاویز پر بھی غور کیا گیا، جبکہ اقلیتی برادریوں کو درپیش امتیازی سلوک کے خاتمے کے لیے موثر اقدامات کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ وفد کی جانب سے ذات کی بنیاد پر امتیاز کے تدارک کے لیے موثر قانونی اقدامات کی ضرورت بھی اجاگر کی گئی۔ سینیٹر اعظم نذیر تارڑ نے وفد کو نیشنل کمیشن فار مائنارٹیز رائٹس کے قیام سے متعلق قانون سازی اور اس کے قیام کی جانب جاری پیش رفت سے آگاہ کیا۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ اقلیتوں کے حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے متعلقہ برادریوں سے مشاورت ضروری ہے اور وفد کی سفارشات کا قانونی و پالیسی تناظر میں جائزہ لیا جائے گا ملاقات کے اختتام پر وفد نے اپنے مزید مسائل اور سفارشات تحریری طور پر وزارت انسانی حقوق کو پیش کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، جبکہ اقلیتی برادری کے مسائل کے حل کے لیے مشاورتی عمل جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا۔

بقیہ 11
انصاف اور انسانیت کی خدمت کا عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو رنگ، نسل، زبان اور قبیلے کے امتیاز سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے اور امن و اخوت کے ساتھ زندگی گزارنے کا درس دیا۔ میر ظہور بلیدی نے کہا کہ 12 ربیع الاول ہمیں اس عہد کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو سیرت طیبہ کی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں گے۔ معاشرے میں محبت، رواداری، اتحاد اور باہمی احترام کو فروغ دینا ہی نبی کریم ﷺ سے حقیقی محبت کا تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بابرکت موقع پر ہمیں ملک و قوم کی ترقی، امن و استحکام اور بلوچستان کی خوشحالی کے لیے خصوصی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو امن، ترقی اور خوشحالی عطا فرمائے اور ہمیں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔

بقیہ 12
قلات 31، زیارت 25، ژوب 35 اور چمن میں 36 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق صوبے کے میدانی و گرم علاقوں میں سبی کا درجہ حرارت 39، تربت 41 اور نوکنڈی میں 42 ڈگری سینٹی گریڈ رہا، جبکہ ساحلی علاقوں گوادر اور جیوانی میں بالترتیب 31 اور 30 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے شدید گرم اور خشک موسم کی صورتحال میں شہریوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔

بقیہ 13
منہدم ہو کر ملبے کا ڈھیر بن گئے سیلابی ریلے کے باعث متاثرہ خاندانوں کی جمع پونجی اور گھریلو سامان پانی کی نذر ہو گیا، جبکہ کئی خاندان بے گھر ہو کر کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ سیلاب نے ان سے ان کا گھر، سامان اور جمع پونجی سب کچھ چھین لیا ہے، اس مشکل گھڑی میں انہیں فوری امداد کی ضرورت ہے۔ متاثرہ خاندانوں نے صوبائی حکومت ضلعی انتظامیہ سے اپیل کی کہ متاثرین کے لیے فوری طور پر خیمے، راشن، پینے کا پانی اور دیگر ضروری سامان فراہم کیا جائے تاکہ انہیں مزید مشکلات سے بچایا جا سکے۔

بقیہ 14
مدبر، نفیس اور قابل احترام شخصیت کے مالک تھے انہوں نے کہا کہ مرحوم جنرل (ر) عمران اللہ خان کی قومی و عوامی خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے یاد رکھا جائے گا۔ ان کے انتقال سے ایک مخلص، مدبر اور قابل احترام شخصیت ہم سے جدا ہو گئی ہے، جس سے پیدا ہونے والا خلا طویل عرصے تک محسوس کیا جائے گا صوبائی وزیر حاجی نور محمد دمڑ نے کہا کہ وہ غمزدہ خاندان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور مرحوم کے لیے مغفرت و بلندی درجات کی دعا کرتے ہیں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم جنرل (ر) عمران اللہ خان کے درجات بلند فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ 15
افسوسناک واقعے پر گہرے رنج و غم اور شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ فیڈریشن ہذا کے رہنماؤں نے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ محنت مزدوری کرکے اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے والے پانچ بے گناہ مزدوروں کا قتل انتہائی انسانیت سوز اور قابل مذمت واقعہ ہے۔ اس اندوہناک واقعے سے شہدا کے خاندانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ رہنماؤں نے شہید مزدوروں کے لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا کہ واقعے کی فوری اور شفاف تحقیقات کرکے ملوث عناصر کو گرفتار کیا جائے اور انہیں قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے۔ مزدوروں اور عام شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے تاکہ ایسے افسوسناک واقعات کا سدباب ہو سکے۔

بقیہ 16
کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت پوری انسانیت کے لیے عظیم نعمت اور رحمت کا پیغام

بقیہ 17
معاشرے میں محبت، اخوت اور رواداری کو فروغ دیں۔ نبی کریم ﷺ نے انسانوں کے درمیان رنگ، نسل، زبان اور طبقے کی تفریق ختم کرکے مساوات اور بھائی چارے کا درس دیا۔ سردار عبداللہ گورگیج نے کہا کہ آج امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ اتحاد و اتفاق اور سیرت نبوی ﷺ پر عمل کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں ضرورت مندوں، غریبوں اور محروم طبقات کا خیال رکھتے ہوئے معاشرے میں امن و خوشحالی کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ عید میلاد النبی ﷺ کی بابرکت ساعتوں کے صدقے ملک پاکستان بالخصوص بلوچستان میں امن و استحکام قائم فرمائے، عوام کو خوشحالی عطا کرے اور ہمیں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر حقیقی معنوں میں عمل کرنے کی توفیق دے۔

بقیہ 18
گا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے ٹرانسپورٹرز پہلے ہی شدید مشکلات سے دوچار ہیں، جبکہ بین الصوبائی راستوں کی بندش نے ان کے مسائل میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ڈرائیور دن رات محنت کرکے اپنے خاندانوں کا روزگار چلاتے ہیں، انہیں غیر ضروری مشکلات اور ہراسانی سے بچانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ رکن قومی اسمبلی نے کہا کہ کوئٹہ کے علاقے پشتون آباد، سیٹلائٹ ٹاؤن و دیگر میں آٹھ، آٹھ گھنٹے لوڈشیڈنگ جاری ہے، جبکہ سڑکوں اور راستوں کی بندش کے باعث ریلوے کا سفر بھی متاثر ہے۔ بلوچستان کے عوام کے لیے سفری سہولیات پہلے ہی محدود ہیں اور فضائی سفر عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکا ہے۔ جمال شاہ کاکڑ نے کہا کہ ہوائی جہاز کے ٹکٹ ایک لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، غریب عوام کہاں جائیں اور کہاں سے اتنے اخراجات برداشت کریں؟ بلوچستان کے عوام کو سستی، محفوظ اور قابل رسائی سفری سہولیات فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ بلوچستان کے ٹرانسپورٹرز اور ڈرائیوروں کو درپیش مشکلات کا فوری نوٹس لیا جائے، بین الصوبائی راستے کھولے جائیں، ریلوے سروس بحال اور موثر بنائی جائے، لوڈشیڈنگ میں کمی لائی جائے اور عام شہریوں کے لیے سفری سہولیات کو قابل رسائی بنایا جائے۔

بقیہ 19
فیصد امریکیوں نے صدر ٹرمپ کی بطور صدر کارکردگی کی حمایت کی جو ان کے پہلے اور دوسرے دور صدارت کے دوران رائٹرز اور اپسوس کے سروے میں ریکارڈ کی گئی کم ترین شرح ہے۔ سروے کے مطابق 83 فیصد امریکیوں کا خیال ہے کہ ایران جنگ طویل عرصے تک جاری رہے گی جبکہ رواں ماہ کے آغاز میں یہ شرح 80 فیصد تھی۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران جنگ کا طویل ہونا صدر ٹرمپ کے لیے سیاسی چیلنج کا باعث بن سکتا ہے کیونکہ انہوں نے 2024 کی صدارتی مہم کے دوران مہنگائی کم کرنے اور امریکا کو بیرون ملک فوجی تنازعات سے دور رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق جنگ کے معاشی اثرات بھی امریکی عوام کے لیے تشویش کا باعث بن رہے ہیں۔ نومبر میں ہونے والے وسط مدتی انتخابات سے قبل بڑھتی ہوئی ایندھن کی قیمتیں بھی ریپبلکنز کے لیے مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔ سروے میں آزاد ووٹرز کے درمیان 33 فیصد نے کہا کہ وہ موجودہ حالات میں کانگریس کے انتخابات میں ڈیموکریٹس کو ووٹ دیں گے جبکہ 19 فیصد نے ریپبلکنز کو منتخب کرنے کا کہا ہے۔ سروے میں امریکا بھر سے 1,215 افراد نے حصہ لیا تھا، سروے کے مطابق اخذ کیے گئے نتائج میں غلطی کا ممکنہ فرق 3 فیصد تک ہے۔

بقیہ 20
نے امریکا سے مالی تعاون حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ماہ پاکستان کی جانب سے واشنگٹن سے مانگی گئی 10 ارب ڈالر کی سویپ لائن کا مقصد نجی سرمایہ کاروں کے لیے اعتماد کا اشارہ دینا تھا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ امریکی ایکسپورٹ امپورٹ بینک (ایگزم بینک) اور ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن کا بہت اہم کردار ہے جنہوں نے پاکستان میں سرمایہ کاری کے ممکنہ مالی خطرات برداشت کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بنیادی طور پر امریکہ کے ساتھ روابط کا ایک مجموعہ ہے جس کا مقصد تجارت اور سرمایہ کاری کے بہاؤ پر توجہ مرکوز کرنا اور بین الاقوامی کیپٹل مارکیٹس کے حوالے سے مثبت اشارے دینا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ 10 ارب ڈالر کی سویپ لائن کے معاملے پر اسلام آباد کو واشنگٹن کی جانب سے تعمیری پیش رفت ملی ہے اور انہیں امید ہے کہ اگلے چند ماہ میں جواب موصول ہو جائے گا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ حکومت درآمدات پر انحصار کم کرنے اور ملک کو درپیش ادائیگیوں کے توازن کے مسلسل بحرانوں سے نکالنے کے لیے برآمدات کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ حکومت کی جانب سے لیکویڈیٹی بڑھا کر اور کھپت پر مبنی ترقی کی جانب بڑھ کر معیشت کو تیزی سے آگے بڑھانے کی کوشش سے ہم بہت جلد مشکلات میں پھنس جاتے ہیں کیونکہ ہم درآمدات پر انحصار کرنے والی معیشت ہیں۔ اس لیے درآمدات پر انحصار کی بجائے برآمدات پر مبنی ترقی ماڈل پر ہماری گہری نظر ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ایگزم بینک پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کو بوئنگ طیاروں کی فروخت کے لیے مالی معاونت اور امریکی کمپنیوں کو پاکستان کی آئل ریفائنریز کی اپ گریڈیشن میں مدد دے سکتا ہے جبکہ ڈی ایف سی پاکستانی کاروباری گروپوں میں ایکویٹی حصص حاصل کر سکتی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ پاکستان بیک وقت امریکا اور چین کے ساتھ تجارت، سرمایہ کاری اور مالیاتی تعاون بڑھا سکتا ہے تاہم انہوں نے تصدیق کی کہ پاکستان اس وقت چین سے اضافی مالی معاونت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔

بقیہ 21
سینٹر کے حوالے کر دیا گیا۔ ایس پی چمن نے مزید ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ منشیات فروشوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اور منشیات کے عادی افراد کی گرفتاری کے خلاف کارروائی کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور بعد از گرفتاری ڈرگ سینٹر منتقل کیا جائے تاکہ انہیں علاج و بحالی کی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

بقیہ 22
ہوا۔ روح پرور محفل کا انعقاد پروفیسر جوہر بنگلزئی کی رہائش گاہ، گلی چلتن، حاجی احمد بخش لہڑی اسٹریٹ کوئٹہ میں کیا گیا، جس میں نامور شعراء، ادباء اور اہل ذوق نے شرکت کی۔ محفل کی صدارت براہوئی زبان کے معروف شاعر و ادیب استاد صابر ندیم قادری نے کی، جبکہ پروفیسر محمد انور زیب مہمان خصوصی تھے۔ شرکاء کی میزبانی کے فرائض پروفیسر جوہر بنگلزئی نے انجام دیے۔ محفل کا آغاز جاوید ساجد بنگلزئی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد مختلف ادبی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے شعراء نے بارگاہ رسالت مآب میں گلہائے عقیدت پیش کیے۔ اس موقع پر براہوئی زبان کے شعراء نے اپنی مادری زبان میں نعتیہ کلام اور درود و سلام پیش کرکے محفل کو روحانی کیفیت سے سرشار کر دیا اور حاضرین سے بھرپور داد وصول کی۔ نعتیہ کلام پیش کرنے والے شعراء میں استاد صابر ندیم قادری (شاشان انجمن شعراء بلوچستان، کوئٹہ)، پروفیسر محمد انور زیب (براہوئی ادبی سوسائٹی)، سائر عزیز (سیوت ادبی دیوان بلوچستان، کوئٹہ)، حیدر آتش (شاشان انجمن شعراء بلوچستان، کوئٹہ)، پروفیسر جوہر بنگلزئی (بلوچستان سوشل اکیڈمی، ڈیرہ مراد جمالی)، عمر گل اور سلام صائم (سقاوت ادبی کاروان، کوئٹہ) جبکہ جاوید ساجد بنگلزئی (براہوئی ادبی سوسائٹی، ڈیرہ مراد جمالی برانچ) شامل تھے۔ صدارتی خطاب کرتے ہوئے استاد صابر ندیم قادری نے کہا کہ 12 ربیع الاول رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کی نسبت سے امت مسلمہ کے لیے نہایت بابرکت اور روحانی اہمیت کا حامل دن ہے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے انسانیت کو ہدایت، رحمت، عدل، مساوات، اخوت اور انسان دوستی کا وہ عظیم پیغام ملا جس نے پوری دنیا کو متاثر کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ سچائی، امانت، عدل، رحم، برداشت، حسن اخلاق اور انسانیت کی خدمت کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہی حقیقی معنوں میں عشق رسول ﷺ کا تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محافل میلاد، نعتیہ مشاعرے اور سیرت طیبہ کے پروگرام محبت رسول ﷺ کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں اخوت، رواداری اور اتحاد و اتفاق کو فروغ دینے کا ذریعہ بھی ہیں۔ استاد صابر ندیم قادری نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ یتیموں، مسکینوں، غریبوں، بیواؤں اور ضرورت مندوں کے لیے رحمت و شفقت کا پیکر تھے۔ ہمیں چاہیے کہ اس بابرکت موقع پر مستحق افراد کی مدد، صدقہ و خیرات اور خدمت خلق کے ذریعے اپنے اسوہ رسول ﷺ سے وابستگی کا عملی اظہار کریں۔ انہوں نے کہا کہ 12 ربیع الاول محبت، رحمت اور نور کا پیغام لے کر آتا ہے اور ہمیں اس موقع پر عہد کرنا چاہیے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو سیرت نبوی ﷺ کے سنہری اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ محفل کے اختتام پر ملک و قوم کی سلامتی، امن و استحکام، بلوچستان کی خوشحالی اور امت مسلمہ کی سربلندی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ بعد ازاں تمام شرکاء کے لیے لنگر عقیدت کا اہتمام بھی کیا گیا۔

بقیہ 23
حراست میں لے کر مزید تفتیش کے لیے متعلقہ حکام کے حوالے کر دیا گیا ہے ذرائع کے مطابق سیکیورٹی فورسز نے دالبندین کے سرحدی علاقوں میں نگرانی کا عمل مزید موثر بناتے ہوئے غیر قانونی آمد و رفت کی روک تھام کے لیے گشت اور چیکنگ کا سلسلہ تیز کر رکھا ہے۔ اسی دوران اہلکاروں نے ایسے افراد کی نقل و حرکت کو مشکوک قرار دیتے ہوئے کارروائی کی اور 13 افغان شہریوں کو گرفتار کر لیا، جو مبینہ طور پر غیر قانونی راستے سے سرحد عبور کرنے کی کوشش کر رہے تھے سیکیورٹی حکام کا کہنا ہے کہ بلوچستان کے سرحدی اضلاع میں غیر قانونی سرحدی آمد و رفت کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کیے جا رہے ہیں، جبکہ سرحدی علاقوں میں نگرانی کا نظام بھی مزید سخت کیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے کی کوشش کرنے والے افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی ہو این اے کے مطابق گرفتار افراد سے ان کے سفری دستاویزات، سرحد عبور کرنے کے مقصد اور سہولت کاری سے متعلق معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ ابتدائی طور پر تمام گرفتار افراد کو متعلقہ اداروں کی تحویل میں رکھا گیا ہے اور ان سے تفتیش جاری ہے حکام کے مطابق غیر قانونی سرحدی آمد و رفت نہ صرف سرحدی نظم و نسق کے لیے ایک چیلنج ہے بلکہ اس کے ذریعے انسانی اسمگلنگ، غیر قانونی نقل و حرکت اور دیگر جرائم پیشہ سرگرمیوں کے امکانات بھی بڑھ سکتے ہیں، جس کے پیش نظر سرحدی علاقوں میں سیکیورٹی اقدامات مزید موثر بنائے جا رہے ہیں دالبندین اور ضلع چاغی کے دیگر سرحدی علاقوں کی جغرافیائی اہمیت کے باعث سیکیورٹی فورسز کی جانب سے مشکوک نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ سرحدی علاقوں میں کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع ملنے پر فوری کارروائی کی جائے گی سیکیورٹی ذرائع نے شہریوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں مشکوک افراد یا غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع متعلقہ اداروں کو دیں تاکہ انسانی اسمگلنگ اور غیر قانونی سرحدی آمد و رفت کی روک تھام کے لیے اقدامات مزید موثر بنائے جا سکیں 13 افغان شہریوں کی گرفتاری کے بعد متعلقہ اداروں نے واقعے کی مزید تحقیقات شروع کر دی ہیں جبکہ یہ بھی معلوم کیا جا رہا ہے کہ گرفتار افراد کس راستے سے سرحد عبور کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور آیا انہیں کسی فرد یا گروہ کی جانب سے سہولت فراہم کی جا رہی تھی حکام کے مطابق قانونی دستاویزات اور مجاز اجازت کے بغیر سرحد عبور کرنے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف قانون کے تحت کارروائی جاری رہے گی، جبکہ سرحدی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے نگرانی اور چیکنگ کا عمل بدستور جاری رکھا جائے گا۔

بقیہ 24
اللہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں ضلع بھر میں محکمہ صحت کی کارکردگی کو مزید بہتر اور فعال بنانے کے حوالے سے مختلف اہم فیصلے کیے گئے۔ اجلاس میں کنٹریکٹ ڈاکٹرز کی جلد تعیناتی کا فیصلہ کیا گیا اجلاس کے دوران غیر حاضر ڈاکٹرز اور عملے کی تنخواہوں سے کٹوتی کا فیصلہ کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر زیارت عبدالقدوس اچکزئی نے واضح کیا کہ غیر حاضر ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل اسٹاف کی غیر موجودگی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی اور فرائض میں غفلت برتنے والوں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

بقیہ 25
RTSM رپورٹ اور تدریسی و غیر تدریسی منظور شدہ، پُر اور خالی آسامیوں کی تفصیلات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں ضلع بھر کے تعلیمی اداروں کی مجموعی صورتحال، اساتذہ و عملے کی حاضری اور بند اسکولوں سے متعلق امور پر بھی غور کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر فضل الرحمن کبدانی نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ سرکاری تعلیمی اداروں میں عملے کی حاضری یقینی

بقیہ 26
ڈویژنل انجینئر شاہ نواز سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ ملاقات میں گیٹ کیپروں کی گزشتہ 21 ماہ سے بند تنخواہوں کا سنگین معاملہ تفصیلاً پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ طویل عرصے سے ادائیگی نہ ہونے کے باعث ملازمین کے اہل خانہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ ڈی ای این شاہ نواز نے مسئلے کو بغور سنتے ہوئے تنخواہوں کی فوری ادائیگی کے لیے ہر ممکن اقدامات کی مکمل یقین دہانی کرائی۔ اس موقع پر وفد نے ریلوے کالونی میں درپیش پانی کی قلت اور صفائی ستھرائی کے مسائل سے بھی آگاہ کیا۔ یونین رہنماؤں نے تمام مسائل حل کرنے کے مخلصانہ جذبے اور مثبت سوچ پر ڈی ای این کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ان کی قیادت میں ملازمین کی مشکلات جلد ختم ہوں گی۔

بقیہ 27
بار بار ڈیزل کی قیمت بڑھانے کا سلسلہ فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ اس کا براہ راست بوجھ ٹرانسپورٹرز اور عام عوام پر پڑ رہا ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ حکومت ایک لیٹر ڈیزل پر 100 روپے سے زائد ٹیکسز و ڈیوٹیز وصول کر رہی ہے، اس کے باوجود قیمت میں مسلسل اضافہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ ڈیزل پر عائد بھاری ٹیکسز و ڈیوٹیز پر فوری نظرثانی کی ضرورت ہے تاکہ ٹرانسپورٹرز اور عوام کو ریلیف مل سکے۔ محمد اویس چوہدری نے کہا کہ ڈیزل کی قیمت میں اضافہ صرف ٹرانسپورٹرز کا مسئلہ نہیں، ڈیزل مہنگا ہونے سے مال برداری، فریٹ ریٹس، صنعت، تجارت اور بالآخر عام آدمی متاثر ہوتا ہے۔ ہر چند دن بعد قیمت تبدیل ہونے سے کاروباری طبقہ بھی غیر یقینی کا شکار رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گڈز ٹرانسپورٹرز کے ساتھ کیے گئے تحریری معاہدے کے مطابق پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا جائزہ ہر 15 روز بعد لیا جانا چاہیے۔ حکومت روزانہ قیمتوں میں رد و بدل کے بجائے 15 روزہ قیمتوں کا باقاعدہ نظام نافذ کرے۔ محمد اویس چوہدری نے کہا کہ حکومت کو سمجھنا چاہیے کہ ڈیزل کی قیمت میں استحکام مہنگائی کم کرنے کی موثر پالیسی ہے۔ معیشت کا پہیہ چلانے والے ٹرانسپورٹ سیکٹر کو مزید بوجھ تلے دبانے کے بجائے حکومت ٹرانسپورٹرز اور عوام کو ریلیف دے

بقیہ 28
میں وزارت توانائی نے اسمارٹ میٹرز کی تنصیب سے متعلق تحریری جواب ایوان میں جمع کرایا۔ وزارت کے مطابق تمام ڈسکوز میں مجموعی طور پر 21 لاکھ 25 ہزار 296 سمارٹ میٹرز نصب کیے گئے ہیں۔ وزارت توانائی کے تحریری جواب کے مطابق لیسکو نے سب سے زیادہ 11 لاکھ 53 ہزار 556 سمارٹ میٹرز نصب کیے ہیں، جبکہ گیپکو میں 3 لاکھ 48 ہزار 135 اور میپکو میں 2 لاکھ 29 ہزار 719 سمارٹ میٹرز نصب کیے گئے ہیں۔ تحریری جواب کے مطابق آئیسکو نے ایک لاکھ 19 ہزار 372 سمارٹ میٹرز نصب کیے، فیسکو نے ایک لاکھ 11 ہزار 948، پیسکو نے 60 ہزار 685 جبکہ کے الیکٹرک نے 50 ہزار 599 سمارٹ میٹرز نصب کیے ہیں۔ وزارت توانائی کے مطابق حیسکو میں 19 ہزار 620، سیپکو میں 13 ہزار 432 اور کیسکو میں 9 ہزار 194 سمارٹ میٹرز نصب کیے گئے ہیں۔ جبکہ ہزارہ الیکٹرک نے 7 ہزار 659 اور ٹیسکو نے ایک ہزار 377 سمارٹ میٹرز نصب کیے ہیں۔

بقیہ 29
ایس ایم، ڈپٹی ڈی ای اوز اور یونین کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران ڈپٹی کمشنر بارکھان کو ضلع بھر کے سرکاری اسکولوں کی صورتحال، اساتذہ کی حاضری اور تعلیمی امور سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر سعید الرحمن کاکڑ نے مسلسل غیر حاضر رہنے والے بعض اساتذہ کے خلاف قواعد و ضوابط کے مطابق سخت تادیبی کارروائی، تنخواہوں میں کٹوتی اور دیگر ضروری اقدامات کے احکامات جاری کیے۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کو ہدایت کی کہ ضلع بھر کے تمام سرکاری اسکولوں کی روزانہ کی بنیاد پر موثر نگرانی یقینی بنائی جائے اور اساتذہ کی حاضری ہر صورت یقینی بنائی جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے واضح کیا کہ غیر حاضر اساتذہ کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ انہوں نے تمام اساتذہ کو اپنی حاضری یقینی بنانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ خلاف ورزی کی صورت میں قواعد و ضوابط کے مطابق سخت تادیبی و قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

بقیہ 30
نے ایک ہندو تاجر کے گھر میں داخل ہو کر اہل خانہ کو اسلحے کے زور پر خوف و ہراس میں مبتلا کیا اور نقدی، موبائل فون سمیت قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے تھے۔ واقعے کے بعد ڈی آئی جی پولیس سیوی رینج پرویز احمد عمرانی کی ہدایات پر بھاگ اڈھاڈر پولیس ٹیم نے جدید ٹیکنالوجی اور موثر حکمت عملی کو بروئے کار لاتے ہوئے واردات میں ملوث ملزمان کا سراغ لگایا اور تین مشتبہ ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ گرفتار ملزمان سے مزید تفتیش جاری ہے۔ پولیس نے کہا ہے کہ ڈھاڈر شہر اور دیگر علاقوں میں امن و امان برقرار رکھنے، شہریوں کے جان و مال کے تحفظ اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رکھی جائیں گی۔ ڈھاڈر پولیس کی کارروائی پر شہریوں اور تاجر برادری نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پولیس ٹیم کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

بقیہ 31
عدل، اخوت، رحم دلی اور حسن اخلاق کا درس دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے سچی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی سنت اور تعلیمات کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ صرف زبانی دعوے کافی نہیں بلکہ ہمارے کردار، معاملات، معاشرت اور باہمی رویوں میں بھی اسوہ رسول ﷺ کی جھلک نظر آنی چاہیے۔ سینیٹر شیخ بلال احمد خان مندوخیل نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کے درمیان عدل و انصاف، مساوات، بھائی چارے اور حقوق العباد کی پاسداری کو خصوصی اہمیت دی۔ آج ہمیں ان تعلیمات کو اپناتے ہوئے معاشرے سے نفرت، تعصب، ناانصافی، بدعنوانی اور عدم برداشت کے خاتمے کے لیے کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ 12 ربیع الاول ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینے اور اس عزم کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کریں گے۔ والدین کے احترام، پڑوسیوں کے حقوق، غریبوں اور مستحق افراد کی مدد اور معاشرے کے کمزور طبقات کا خیال رکھنا اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں امت مسلمہ کو اتحاد، اخوت اور باہمی احترام کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے اختلافات کو دشمنی میں تبدیل کرنے کے بجائے اسلامی بھائی چارے، برداشت اور حکمت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ سینیٹر شیخ بلال احمد خان مندوخیل نے کہا کہ پاکستان کی ترقی، خوشحالی اور استحکام کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی قومی زندگی میں دیانت، امانت، انصاف اور خدمت خلق کے اصولوں کو فروغ دیں۔ یہی وہ اقدار ہیں جن کی تعلیم ہمیں قرآن و سنت اور سیرت نبوی ﷺ سے ملتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر ہمیں ملک کی سلامتی، استحکام، ترقی و خوشحالی اور امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے خصوصی دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو سمجھنے، سنت پر عمل کرنے اور اپنے کردار کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ 32
شروع کرنے سے قبل متعلقہ انتظامیہ اور ٹرانسپورٹ حکام سے روٹ اور صورتحال کی تصدیق لازمی کر لیں۔ دوسری جانب سیکیورٹی خدشات کے پیش نظر 25 اور 26 اگست کو کوئٹہ سے چلنے والی جعفر ایکسپریس ٹرین سروس کو بھی معطل رکھا گیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق ٹرین اور روڈ ٹرانسپورٹ کی معطلی کا مقصد مسافروں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے، جبکہ حالات معمول پر آتے ہی سروسز کی بحالی کا اعلان کیا جائے گا۔

بقیہ 33
ٹیکنیکل ایجوکیشن تعینات کر دیا گیا۔ اعلامیے کے مطابق محمد صالح بلوچ کو سیکرٹری لائیو اسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ جبکہ انکے پیش رو محمد داؤ بازئی کو محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بقیہ 34
سے لے کر سڑکوں کے نیٹ ورک، نظام تعلیم، صحت اور ٹیلی کمیونیکیشن سمیت کئی شعبے پاکستان کے دیگر حصوں سے بہتر ہیں، آزاد کشمیر میں بجلی کا بنیادی ریٹ تقریباً 3 روپے فی یونٹ ہے، جبکہ پاکستان کے دیگر علاقوں میں ٹیکسز، سرچارجز اور ایڈجسٹمنٹس کے باعث بجلی کئی گنا مہنگی ہے۔ آٹے کے معاملے میں بھی آزاد کشمیر کی عوام کو نمایاں ریلیف حاصل ہے، جہاں 20 کلو آٹے کا تھیلا 1100 روپے میں فراہم کیا جا رہا ہے، دشوار گزار جغرافیے کے باوجود آزاد جموں و کشمیر میں سڑکوں کا وسیع نیٹ ورک موجود ہے۔ شہریوں نے کہا کہ تعلیم کے شعبے میں آزاد کشمیر کی شرح خواندگی تقریباً 77.8 فیصد ہے، جو پاکستان کے دیگر صوبوں سے بلند ہے، آزاد کشمیر کے چھوٹے سے خطے پر سیکڑوں کالجز اور متعدد جامعات موجود ہیں جو تعلیمی سہولیات کی بہتر صورتحال ظاہر کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں، دور افتادہ پہاڑی علاقوں کے باوجود نیلم ویلی، جہلم ویلی اور دیگر علاقوں تک موبائل اور ٹیلی کمیونیکیشن کی سہولیات بھی پہنچ چکی ہیں۔

بقیہ 35
جاری ایک پیغام میں لکھا کہ یہ افراد پاسداران انقلاب کی ان یونٹس کی کمان کرتے ہیں جنہوں نے مسلح حملوں کے ذریعے امریکی اہلکاروں کو نشانہ بنایا اور تباہ کن سائبر کارروائیوں کے ذریعے اہم تنصیبات کو ہدف بنایا۔ اس فہرست میں پاسداران انقلاب کے کمانڈر احمد وحیدی، خاتم الانبیا ہیڈکوارٹر کے کمانڈر علی عبداللہی اور پاسداران انقلاب کے سائبر شعبے کے کمانڈر حمید رضا لشگریان شامل ہیں۔ فہرست میں سعید آقاجانی اور مجید خادمی کے نام بھی شامل ہیں، سعید آقاجانی پاسداران انقلاب کی فضائی و خلائی فورس کے سابق کمانڈر تھے جبکہ مجید خادمی پاسداران انقلاب کے انٹیلیجنس کمانڈر تھے، دونوں حالیہ جنگ کے دوران مارے گئے تھے۔

بقیہ 36
کارروائی کا فیصلہ کیا ہے اس حوالے سے جاری حکمنامے کے مطابق سوشل میڈیا اور دیگر عوامی پلیٹ فارمز پر تنقید اتھارٹی کے سروس ریگولیشنز کے تحت بدانتظامی کے مترادف ہوگی۔ حکمنامے میں ملازمین کو کسی بھی بیان، الزام، تبصرے، پوسٹ، آڈیو یا ویڈیو پیغام سمیت دیگر مواد کو شائع، شیئر، توثیق یا پھیلانے سے گریز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسی طرح وفاقی حکومت یا اتھارٹی کے کسی بھی اقدام پر تنقید بھی قابل گرفت قرار دی گئی ہے۔ جاری ہدایات کے مطابق وفاقی حکومت، اتھارٹی یا کسی سرکاری اور پبلک سیکٹر ادارے کے پبلک آفس ہولڈرز کے خلاف توہین آمیز یا دیگر غیر مجاز بیانات پھیلانے سے بھی گریز کرنا ہوگا۔ حکمنامے میں کہا گیا کہ کسی بھی حکومتی پالیسی یا فیصلے، عوامی کارروائی یا حکومتی فیصلے پر تنقید کرنے پر بھی پابندی ہوگی۔ ملازمین کو ایسے کسی بھی مواد کو شائع کرنے سے گریز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حکمنامے کے مطابق ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والے ملازمین، یونین ممبران یا عہدیداروں کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ جاری کردہ ہدایات فوری طور پر نافذ العمل ہوں گی۔

بقیہ 37
منسوخ کیے جائیں، تاہم 1979 سے قبل آباد تمام اقوام کو بلوچستان کے برابر کا شہری تسلیم کیا جاتا ہے۔ اعلامیے میں تاکید کی گئی کہ پارٹی کے اس اصولی موقف پر کوئی کمپرومائز نہیں کیا جائے گا۔ پریس ریلیز کے مطابق حالیہ دنوں میں پارٹی حدود میں رہتے ہوئے صوبائی صدر کے کیے جانے والے میڈیا ٹرائل کا سخت نوٹس لیا گیا ہے اور ملوث

بقیہ 38
ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی تقریب میں پسنی کے تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں سمیت اور ماڑہ کے مختلف اسکولوں کے طلبہ و طالبات نے بھرپور شرکت کی۔ طلبہ نے حمد، نعت رسول مقبول اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر پیش کیں تقریری مقابلے کے لیے چار رکنی جیوری پینل تشکیل دیا گیا، جس میں مولانا امان اللہ، مولانا صغیر بلوچ، مولانا فقیر بشیر اور مولانا عبداللہ شامل تھے۔ نتائج کے مطابق گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول باغ بازار کی طالبہ خدیجہ نے پہلی، بوائز ہائی اسکول اور ماڑہ کے طالب علم مصعب نے دوسری، جبکہ بوائز ہائی اسکول شپاکو بازار کے طالب علم عاصم خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ قوالی پیش کرنے والی ٹیم کو خصوصی انعام دیا گیا تقریب میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات ضلع گوادر کی سطح پر محکمہ تعلیم کے زیر اہتمام مرکزی سیرت النبی ﷺ مقابلوں میں اپنے اداروں کی نمائندگی کریں گے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ہدایت الرحمن بلوچ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی پوری انسانیت کے لیے ہدایت اور اسوہ حسنہ کا بہترین نمونہ ہے، جس پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ تقریب میں نظامت کے فرائض عابد دلمراد نے انجام دیے، جبکہ اختتام پر پرنسپل گورنمنٹ بوائز ہائیر سیکنڈری اسکول پسنی حاجی مولا بخش نے تمام مہمانوں، اساتذہ، طلبا و طالبات اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 39
ایک نئے باب کے طور پر یاد رکھی جائے گی۔ خیبر پختونخوا میں تقریباً 240 کلومیٹر مضافاتی ریلوے لائنوں کی اپ گریڈیشن اور کوہاٹ سے خرلاچی تک 192 کلومیٹر اسٹریٹجک ریلوے لائن کی تعمیر فریم ورک معاہدے کا اہم حصہ ہے۔ فریم ورک معاہدے پر دستخط کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر ریلوے نے حکومت خیبر پختونخوا اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کا معاہدے کو عملی شکل دینے میں تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن وفاق اور صوبوں کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانے اور پاکستان ریلوے کو ترقی، بحالی اور جدید خطوط پر استوار کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ فریم ورک معاہدہ وزیر اعظم پاکستان کی رہنمائی اور وژن کے تحت طے پایا ہے۔ وزیر اعظم چاہتے ہیں کہ پاکستان ریلوے کی بحالی اور جدید کاری کے لیے وفاق اور صوبوں کے درمیان مضبوط شراکت داری قائم ہو، تاکہ ریلوے نظام کو زیادہ موثر، محفوظ اور جدید بنایا جا سکے اور عوام کو بہتر سفری سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

بقیہ 40
ارشاد احمد نے کمشنر خضدار ڈویژن کو بتایا کہ جھالاوان میڈیکل کالج خضدار کا منصوبہ ہے جہاں کالج کا مستقل کمپلیکس تعمیر کیا جائے گا۔ اس پر بعض معاملات کی وجہ سے تعمیراتی کام رکا ہوا ہے۔ کمشنر خضدار ڈویژن قادر بخش پرکانی نے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ان کی کوشش ہے کہ ضلع کے تمام تعلیمی ادارے بہتر انداز میں فعال ہوں۔ جھالاوان میڈیکل کالج خضدار کو ضروری سہولیات سے آراستہ کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے تاکہ یہاں کے طلباء ڈاکٹریٹ کی بہترین تعلیم حاصل کر سکیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے جھالاوان میڈیکل کالج خضدار کو ماڈل ادارہ بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔

بقیہ 41
ضروری رہنمائی بھی فراہم کی۔ ڈاکٹر مرشد دشتی نے مراکز صحت میں درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے موقع پر ہی متعلقہ امور کے حل کے لیے ضروری ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو معیاری اور بروقت طبی سہولیات کی فراہمی، بنیادی مراکز صحت کی موثر فعالیت اور سروس ڈیلیوری میں بہتری اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔

بقیہ 42
جبکہ اس سے بچے کی قوت مدافعت بھی مضبوط ہوتی ہے۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر جعفر آباد خالد خان نے کہا کہ ماں کا دودھ قدرت کی جانب سے نومولود بچے کے لیے بہترین تحفہ ہے، جس کی اہمیت سے کسی صورت انکار نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ صحت مند معاشرے کی بنیاد صحت مند بچوں سے قائم ہوتی ہے، اس لیے ماؤں میں ماں کے دودھ کی اہمیت اور اس کے فوائد کے حوالے سے بھرپور آگاہی پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماں کا دودھ بچے کی ابتدائی نشوونما کے لیے انتہائی ضروری ہے اور اس کے استعمال سے بچوں کی صحت بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ مختلف بیماریوں سے بچاؤ میں بھی مدد ملتی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ عوام بالخصوص خواتین میں اس حوالے سے مزید شعور اجاگر کرنے کے لیے آگاہی مہمات اور سیمینارز کا سلسلہ جاری رکھا جائے تاکہ ہر ماں اپنے بچے کو ماں کے دودھ کی نعمت سے بھرپور فائدہ پہنچا سکے۔ سیمینار کے اختتام پر شرکاء نے ماں کے دودھ کی اہمیت کے پیغام کو گھر گھر پہنچانے کے عزم کا اظہار کیا۔

بقیہ 43
DICC اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ماہ ربیع الاول کے بابرکت مہینے اور 26 اگست کے حوالے سے علاقے میں امن و امان اور سیکیورٹی کی مجموعی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں سیکیورٹی اداروں اور متعلقہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران 26 اگست کے موقع پر فول پروف سیکیورٹی انتظامات کو یقینی بنانے کے لیے جامع لائحہ عمل پر غور کیا گیا۔ اس موقع پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ علاقے میں امن و امان کی صورتحال کو ہر صورت برقرار رکھا جائے گا۔ ماہ ربیع الاول کے دوران ڈیرہ بگٹی اور سوئی میں منعقد ہونے والی محافل اور نکالے جانے والے جلوسوں کے روٹس سمیت دیگر اہم مقامات کی سیکیورٹی کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں جلوسوں اور محافل کے لیے فول پروف سیکیورٹی انتظامات کو یقینی بنانے کے حوالے سے اہم فیصلے کیے گئے۔ ڈپٹی کمشنر ساؤتھ ڈیرہ بگٹی ذوہیب الحق نے کہا کہ ماہ ربیع الاول کے دوران تمام جلوسوں اور محافل کے لیے جامع اور مربوط سیکیورٹی پلان تشکیل دیا گیا ہے، جس پر موثر عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ باہمی رابطہ کاری کو مزید موثر بنایا جائے اور جلوسوں کے روٹس پر سیکیورٹی، صفائی ستھرائی سمیت دیگر بنیادی سہولیات کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ امن و امان کا قیام اور عوام کے جان و مال کا تحفظ ضلعی انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے۔

بقیہ 44
تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے مختلف کلاس رومز کا دورہ کیا اور تدریسی عمل کا جائزہ لیا طالب علموں سے نصابی سوالات کیے اور ان کی تعلیمی پیشرفت، پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیتوں کو پرکھا۔ ڈی ڈی ای او نے اساتذہ سے ملاقات کی، ان کے انتظامی و تعلیمی مسائل اور درپیش مشکلات کو تفصیل سے سنا اور ان کے حل کی یقین دہانی کروائی۔ اس موقع پر عبداللہ جان نے اساتذہ کو ہدایت کی کہ وہ بچوں کی معیاری تعلیم، اخلاقی تربیت اور سکول میں حاضری کو یقینی بنانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔

بقیہ 45
مقامات کا سرپرائز دورہ کیا دورے کے دوران انہوں نے گشت پر مامور اہلکاروں کی حاضری، ناکہ بندیوں اور سیکیورٹی کے مجموعی نقل و حرکت کا تفصیلی جائزہ لیا۔ دورے کے موقع پر ایس پی ہرنائی نے ڈیوٹی پر موجود پولیس جوانوں سے ملاقات کی اور سیکیورٹی انتظامات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے انہیں ہمہ وقت چوکس اور الرٹ رہنے کی سخت ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس عوام کے جان و مال کی محافظ ہے اور اس کی بنیادی ذمہ داری شہر میں امن و امان کا قیام ہے۔ انہوں نے اہلکاروں کو تاکید کی کہ شہری چوراہوں اور داخلی و خارجی راستوں پر مشکوک افراد اور غیر قانونی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور تلاشی کے عمل کو موثر بنایا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کا بروقت سدباب کیا جا سکے۔ ایس پی انجینئر عبدالحفیظ جھکرانی نے مزید کہا کہ پولیس فورس کا عزم عوام کی خدمت اور تحفظ کو یقینی بنانا ہے، جس میں کسی قسم کی غفلت یا لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے افسران و جوانوں کو ہر ممکن ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے 24 گھنٹے تیار رہنے کی ہدایت کی تاکہ شہری ایک پرامن اور محفوظ ماحول میں زندگی بسر کر سکیں۔

بقیہ 46
تھے۔ اس موقع پر سوشل ویلفیئر آفیسر اوتھل عبدالصمد رونجھو نے کہا کہ درخت ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے، ماحول کو سرسبز و شاداب بنانے اور آنے والی نسلوں کے لیے صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے شہریوں سے بھی اپیل کی کہ وہ شجرکاری مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور لگائے گئے پودوں کی حفاظت کو یقینی بنائیں۔

بقیہ 47
مطابق انجام دیا گیا ہے۔ اتھارٹی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور باصلاحیت انسانی وسائل کی شمولیت سے ٹیکس وصولی کے نظام کو مزید موثر، جدید اور شفاف بنانے میں مدد ملے گی انہوں نے کہا کہ بلوچستان ریونیو اتھارٹی میں تکنیکی شعبے کے لیے انسپکٹرز، ٹیکس آڈیٹرز، سرویئرز، آئی ٹی سے متعلق افسران اور دیگر عملے کی تعیناتی میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ حکومت بلوچستان، بالخصوص وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی واضح پالیسی ہے کہ سرکاری ملازمتیں صرف میرٹ اور شفاف طریقہ کار کے تحت اہل امیدواروں کو فراہم کی جائیں، اسی وژن کے تحت بلوچستان ریونیو اتھارٹی نے بھرتیوں کے پورے عمل میں میرٹ کو اولین ترجیح دی عبداللہ خان نورزئی نے بتایا کہ امیدواروں کی اہلیت جانچنے کے لیے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے ذریعے تحریری امتحان کا انعقاد کیا گیا، جس میں مجموعی طور پر 468 امیدواروں نے شرکت کی تحریری امتحان میں مقررہ کوالیفائنگ مارکس حاصل کرنے والے 72 امیدوار اگلے مرحلے یعنی انٹرویوز کے لیے اہل قرار پائے، جبکہ حتمی مرحلے میں 21 امیدواروں کا انتخاب مکمل طور پر میرٹ کی بنیاد پر کیا گیا جس میں دو امیدواروں نے جوائننگ نہیں دی جبکہ 19 منتخب افسران کو وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اپنے دست مبارک سے تقرری لیٹر دیے جن سے انکی حوصلہ افزائی ہوئی انہوں نے کہا کہ منتخب ہونے والے امیدوار اعلیٰ صلاحیت اور مختلف شعبوں میں خصوصی مہارت رکھنے والے انسانی وسائل پر مشتمل ہیں۔

NOTICE INVITING TENDER

E-Bids only Note: In All Procurements of GOB Whether Through Electronic or Manual Bid Submission, It is Mandatory For All Bidders to Get Registered At Electronic Public Procurement System of BPPRAGOB. The Executive Engineer-Building CWPP&H Department District Gwadar invites bids from Eligible Bidders for execution of following works for the Year 2026 based on Composite schedule rates 2026 on Percentage Rates

S. No	Name of Works	Estimated Cost	Tender Fee	Bid Security	Time Limit
	BALOCHISTAN SPECIAL DEVELOPMENT INITIATIVE (PHASE-III)				
1	CONSTRUCTION OF JOINT CHECK POST PASNI TSE-2627081176993	49,754,031	1,500 PKR	2%	09 Months
2	RENOVATION OF CULTURAL COMPLEX BUILDING AND CONSTRUCTIONOF 5 X ADDITIONAL ROOMS IN CULTURAL COMPLEX, GWADAR TSE-2627081176843	54,726,526	1,500 PKR	2%	09 Months
3	ESTABLISHMENT OF IT HUB PASNI TSE-2627081176963	42,999,921	1,500 PKR	2%	09 Months
4	EXTENSION OF WOMEN MARKET GWADAR AND CONSTRUCTION OFBOUNDARY WALL BETWEEN WOMEN BAZAR AND & 11 OFFICESGWADAR TSE-2627081177283	59,701,493	1,500 PKR	2%	09 Months

Procurements shall be made under the Balochistan Public Procurement Rules-2014. **Eligibility of Bidders:** Presence in Active Tax Payer List The bidding firm must not be blacklisted by any procuring agency of Pakistan Balochistan Revenue Authority Registration is required The bidder must have completed 3 Assignment of similar nature of work Turn over of atleast 70% for each work in 2 subsequent previous years Showing financial capacity of the firm **Procedure Of Procurement:** Single Stage One Envelope Bidding Procedure **Bid Security:** The bids must accompany Bid Security in the form of **Bank Guarantee, Deposit at Call** of 2 % specified above in the name of the under-signed from a scheduled bank. **Tender Documents:** The bidding documents can be obtained from the office of the under-signed **1,500 PKR Issuance of tender Documents:** From the date of publication of NIT to 9th September, 2026 during office hours on working days **Last Date of bid submission:** The Tenders must be submitted latest by 9th September, 2026 till 11:30 AM. **Tender opening:** All tenders will be opened on same day at the office of the under- signed at **12:30 PM Address:** Office of Executive Engineer Building Fish Harbour Road Near Civil Hospital Gwadar

Phone no:0864210534 Fax no:0864210534 Email: xen2provincialgwadar@gmail.com

DPRQ/PRQ No.1023/25-08-2026

Executive Engineer-Buildings
CWPP&H Department District Gwadar

www.dpr.gob.pk @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan

بقیہ 1

انکوائریمند رجہ بالا موضوع کے حوالے سے مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 24.08.2026 کو معزز انکوائری کمیشن، جو ضلع زیارت میں منگی ڈیم پمپنگ اسٹیشن پر دہشت گرد حملے اور پولیس اہلکاروں کی قیمتی جانوں کے المناک نقصان کی تحقیقات کے لیے تشکیل دیا گیا ہے، نے ایک حکم جاری کیا ہے، جو معلومات اور ضروری کارروائی کے لیے منسلک ہے۔ 2۔ معزز کمیشن کے حکم کی روشنی میں معلومات/شہادتیں جمع کرانے اور رجسٹریشن کے لیے مقررہ آخری تاریخ یعنی 28.08.2026 کو دفتری اوقات کے دوران، بڑھا کر 03.09.2026 دفتری اوقات تک کر دیا گیا ہے۔ اس مدت کے دوران تمام متعلقہ افراد، خواہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر، بشمول شہید پولیس اہلکاروں کے قانونی ورثاء/قریبی رشتہ دار، زخمی افراد، نیز عام عوام میں سے وہ تمام اشخاص جن کے پاس مذکورہ واقعہ/حملے سے متعلق کوئی معلومات موجود ہوں، بالخصوص قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکار اور افسران جو مذکورہ واقعے کے وقت کسی ڈیوٹی پر مامور یا کسی بھی حیثیت سے متعلق تھے، نیز ضلعی انتظامیہ اور دیگر محکموں کے افسران، اور دیگر تمام دلچسپی رکھنے والے افراد جن کے پاس کوئی معلومات، ٹھوس مواد یا شواہد موجود ہوں یا جو کسی متعلقہ حقیقت کے بارے میں بیان ریکارڈ کرانا چاہتے ہوں، انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے نام اور مکمل کوائف، موجودہ و مستقل پتہ، رابطہ نمبر اور شناختی کارڈ (CNIC) کی نقل کے ساتھ رجسٹرار/سیکریٹری، انکوائری کمیشن کے دفتر میں، جو احاطہ ہائی کورٹ ہالی روڈ، کوئٹہ میں واقع ہے، حاضر ہو کر اپنا نام رجسٹر کروائیں، تاکہ ان کی فراہم کردہ معلومات/مواد معزز انکوائری کمیشن کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

بقیہ 2

ماحول میں ہوئیں۔ اس سے پہلے آئی ایس پی آر کی جانب سے کہا گیا تھا کہ فیلڈ مارشل عاصم منیر کی ایران کے صدر مسعود پزشکیان اور دیگر اعلیٰ حکام سے ملاقاتوں میں ایران امریکا تنازع، مشرق وسطیٰ ...

بقیہ 4

گیا۔ ملاقات کے دوران وزیراعظم محمد شہباز شریف نے خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود اور ولی عہد و وزیراعظم شہزادہ محمد بن سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کے لیے اپنی جانب سے دلی احترام اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ تفصیلات کے مطابق وزیراعظم نے پاکستان اور سعودی عرب کے مابین دیرینہ اور برادرانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے دونوں برادر ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون اور سرمایہ کاری کے فروغ کے مختلف امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ سعودی وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ولی عہد و وزیراعظم شہزادہ محمد بن سلمان کے وژن کے مطابق پاکستان سعودی عرب کے ساتھ اپنے اقتصادی تعلقات کو باہمی مفاد پر مبنی اسٹریٹجک اقتصادی شراکت داری میں تبدیل کرنے کا خواہاں ہے۔ اس حوالے سے وزیراعظم نے شہزادہ منصور بن محمد آل سعود کے پاکستان کے سابقہ دوروں کا بھی ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ ان کا موجودہ دورہ گزشتہ بات چیت کو آگے بڑھانے اور مختلف شعبوں میں مفاہمتی یادداشتوں اور معاہدوں پر دستخط کی راہ ہموار کرے گا۔ شہزادہ منصور بن محمد آل سعود نے زراعت، بندرگاہوں، شاہراہوں، ہوائی اڈوں کی آؤٹ سورسنگ، رئیل اسٹیٹ، توانائی، بجلی کی تقسیم اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کے مواقع میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ وزیراعظم نے ان ترجیحی شعبوں میں سعودی سرمایہ کاری کی دلچسپی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ تعاون، خواہ حکومت سے حکومت (G2G) ہو یا کاروبار سے کاروبار (B2B)، کے لیے یہ بہترین اور موزوں ترین وقت ہے۔

بقیہ 5

اور اپوزیشن دونوں کی ذمہ داری ہے۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ اجلاس میں بہتری آئی اور تمام لوگ ...

بقیہ 8

میلاد النبی ﷺ ہمیں اس عظیم ہستی کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی یاد دہانی کراتی ہے جنہوں نے انسانیت کو جہالت، ظلم اور ناانصافی کے اندھیروں سے نکال کر علم، عدل اور اخوت کی روشنی عطا کی۔ نبی کریم ﷺ نے معاشرے کے کمزور طبقات، یتیموں، مسکینوں، خواتین اور ضرورت مندوں کے حقوق کے تحفظ پر خصوصی زور دیا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ ہمارے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپ ﷺ نے عدل و انصاف، دیانت داری، امانت، مساوات اور باہمی احترام کو معاشرے کی بنیاد بنایا۔ آج ہمیں درپیش چیلنجز کا مقابلہ بھی انہی سنہری اصولوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا حصہ بنا کر کیا جا سکتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوری ریاست ہے اور ہماری قومی شناخت اسلام کی امن، سلامتی، بھائی چارے اور انسانیت سے محبت کی تعلیمات سے جڑی ہوئی ہے۔

بقیہ 9

جاری شدید کشیدگی اور جنگ کے خاتمے کے لیے پاکستان کی سفارتی کوششیں عالمی توجہ کا مرکز بن گئی ہیں۔ فیلڈ مارشل عاصم منیر کے دورہ تہران کو عالمی میڈیا نے خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کم کرنے، تعطل کا شکار مذاکرات کو دوبارہ بحال کرنے اور پائیدار امن کی راہ ہموار کرنے کی اہم کوشش قرار دیا ہے۔ رائٹرز کے مطابق فیلڈ مارشل عاصم منیر کا دورہ ایران ایسے وقت میں ہوا ہے جب واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات تعطل کا شکار ہیں اور خطے میں کشیدگی مسلسل بڑھ رہی ہے۔

بقیہ 10

انصاف بیرسٹر گوہر نے واشگاف کہا کہ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی اطلاع کے مطابق بانی پی ٹی آئی کو اسپتال منتقل کرنے کا منصوبہ آخری لمحے میں تبدیل کیا گیا۔ بیرسٹر گوہر نے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم کافی آگے جا چکے تھے۔ ... پر پانی ڈال دیا گیا، اگر بانی پی ٹی آئی کا شفا انٹرنیشنل اسپتال میں علاج ہو جاتا تو بہت اچھا ہوتا۔

بقیہ 11

تاوان دینے کی بات نہیں مانی جا سکتی۔ میڈیا سے گفتگو میں نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے کہا کہ صومالیہ میں بحری قزاقوں کے ہاتھوں یرغمال بنے پاکستانی ملاحوں کی واپسی چار ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود تاحال ممکن نہیں ہو سکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہل خانہ تاحال پریشان ہیں، یقین دہانیوں کے بجائے عملی اقدامات کیے جائیں۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ قزاقوں کی تاوان دینے کی بات نہیں مانی جا سکتی، عالمی قوانین ہیں کہ مغویوں کو تاوان دے کر نہیں چھڑوا سکتے، قزاقوں کو اس طرح پیسے ملنے شروع ہو گئے تو وہ یہی کام جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قزاقوں کے ہاتھوں ...

بقیہ 14

کی مشترکہ پارلیمانی پارٹی کا پہلا باضابطہ اجلاس ہوا، جس میں جمعیت علمائے اسلام کی شمولیت کا خیر مقدم کیا گیا۔ اجلاس کے اعلامیے کے مطابق پارلیمنٹ کے اندر منظم اور موثر مشترکہ کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جبکہ یہ طے کیا گیا کہ قومی اہمیت کے معاملات پر مشترکہ موقف اختیار کیا جائے گا۔ اعلامیے میں بتایا گیا کہ اجلاس میں طے کیا گیا کہ آئین سے متصادم قانون سازی کے خاتمے کے لیے آئینی اور پارلیمانی ذرائع استعمال کیے جائیں گے جبکہ صوبائی حقوق اور عدالتی فیصلوں پر عمل درآمد کے معاملات پارلیمنٹ میں اٹھائے جائیں گے۔ اجلاس میں سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے قرارداد لانے کی تجویز بھی دی گئی۔

بقیہ 15

میلاد النبی ﷺ (12 ربیع الاول) (آج) بروز بدھ کو مذہبی عقیدت و احترام سے منائی جائے گی، ہر طرف چراغاں، گلی محلوں، بازاروں اور مساجد کو سبز جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے سجا دیا گیا، سکیورٹی کے سخت انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں، حکومت کی جانب سے ملک بھر میں عام تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے، اس دن کی مناسبت سے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر سیمینارز، کانفرنسز اور محافل نعت کا اہتمام کیا جائیگا، ملک بھر میں جلوس نکالے جائیں گے، عید میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے آج شب ملک بھر کی مساجد میں میلاد اور درود و سلام کی محافل کا انعقاد کیا جائیگا جس میں علماء کرام نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ پر روشنی ڈالیں گے۔

بقیہ 16

حاقان فیدان کے درمیان ٹیلیفونک رابطہ ہوا ہے۔ ٹیلیفونک گفتگو میں دو طرفہ تعلقات، علاقائی صورتحال اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ترجمان دفتر خارجہ کے مطابق دونوں وزرائے خارجہ نے ریجنل فور کے آئندہ وزرائے خارجہ اجلاس پر بھی گفتگو کی جبکہ آئندہ کثیرالجہتی اجلاسوں اور روابط سے متعلق امور بھی زیر بحث آئے۔ ترجمان کے مطابق اسحاق ڈار اور حاقان فیدان نے دونوں ممالک کے درمیان قریبی رابطہ برقرار رکھنے پر اتفاق کیا۔

بقیہ 17

پاکستان میں ڈیجیٹل مالیاتی انفراسٹرکچر کے فروغ کے وسیع مواقع موجود ہیں، ورچوئل اثاثوں کے شعبے میں موثر ریگولیٹری نظام سرمایہ کاری کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ تاشقند میں سلک روڈ فنانس اینڈ ٹیکنالوجی فورم سے خطاب کرتے ہوئے بلال بن ثاقب نے پاکستان کے اے آئی اور ٹوکنائزیشن ...

NOTICE INVITING TENDER

The Executive Engineer Patfeeder Canal Division invites bids from Eligible Bidders for execution of following works for the Year 2026 based on Composite schedule rates 2026 on Percentage Rates.

S. No	Description	E/Cost	Tender Fee	Bid Security
1	Construction of Flood Protection Bund for Village Abdul Sallam Tehsil Landhi District Naseerabad PSDP NO. 2841 (Z2026.3511) **TSE-2627081165263**	**20,000,000**	**1,000 PKR**	**2%**
2	Construction of Flood Protection Bund for Village Takari Shah Ali and Mohib Khan Tehsil Ghafoorabad District Naseerabad PSDP NO. 2814 (Z2026.2884) **TSE-2627081177203**	25,000,000	**1,000 PKR**	**2%**

Eligibility of Bidders: Presence in Active Tax Payer List. The bidding firm must not be blacklisted by any procuring agency of Pakistan. Balochistan Revenue Authority Registration is required. The bidder must have completed 3 Assignment of similar nature of work. Turnover of at least 14,000,000 PKR **S No.2, 17,500,000** Amount in 3 subsequent previous years showing financial capacity of the firm. Registration with Pakistan Engineering council (PEC) C-6 and above (Upto 25 million)In Relevant Category And Specialized Code is CE04(v) (Irrigation Only) Green Challan amounting Rs.1000. TSE Number should be mentioned in Green Challan. CDR amounting 2% of estimated cost. **Procedure Of Procurement:** Single Stage Two Envelope Bidding Procedure. **Bid Security:** The bids must accompany Bid Security in the form of **Bank Gurantee, Deposit at Call** of 2% specified above in the name of the under-signed from a scheduled bank. **Tender Documents:** The bidding documents can be obtained from the office of the under-signed **1,000 PKR Issuance of tender Documents:** From the date of publication of NIT to **09 September, 2026** during office hours on working days **Last Date of bid submission:** The Tenders must be submitted latest by **09 September, 2026** till **11:00 AM Tender opening:** All tenders will be opened on same day at the office of the undersigned at **12:00 PM** **Address:** Executive engineer Pat Feeder Canal at Dera Murad Jamali Phone no: 0838710533 Fax no: 0838710533 Email: faridpandarani@gmail.com

Executive Engineer
Patfeeder Canal Division
Dera Murad Jamali

DPRQ/PRQ No.1053/25-08-2026

www.dpr.gob.pk @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan